کتابی کورس علم عملیات

(اول، دوم)

خالد اسحٰق راٹھور

راٹھور پبلشرز
راٹھور مینشن، 11/2 محمد نگر گڑھی شاہو لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابی کورس علم عملیات

(اول، دوم)

روحانی تعلق

آپ کے اور ہمارے درمیان ہمیشہ قائم رہے گا

انشاءاللہ

قائم شدہ: 1991ء

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

خالد اسحٰق راٹھور

ایم اے ہسٹری

بانی خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

راہنمائے عملیات (ماہنامہ)

Far- Zoq (quarterly)

خالد روحانی جنتری

خالد ہندی جنتری

پروپرائٹر راٹھور پبلشرز

خالد اکلٹ سوفٹ وئیر ہاؤس

مصنف کتب ہائے کثیر برائے علومِ مخفی

042-36374864	042-36293245	0321-4753240	0300-8442060	0300-4783518

علم عملیات کا یہ کتابی کورس آپ کو میدان عملیات کے ہر امر کے بارے جامع اور مستند ترین معلومات فراہم کرے گا اور اس کی مدد سے آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ذاتی طور پر بطور عامل اور پیر کامیابی سے کام کر سکیں۔ انشاءاللہ

اس کورس کی سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ آپ اپنے
ذہن میں آنے والے سوالات اور بطور عامل اور پیر کام
کرتے ہوئے پیش آنے والے عملی مسائل کے لیے
حسب قاعدہ راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

تعارف علومِ مخفی

یقین اور اعتماد کے ساتھ

کامیابی کا سفر اس کتابی کورس

کا حاصل ہے۔

پیش لفظ

ادارہ راہنمائے عملیات نے خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے تحت جاری کورسز کو کتابی شکل میں پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ علم عملیات سے اس منصوبے کی عملی ابتداء ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے پامسٹری، نجوم اور دوسرے علوم کے حوالے سے بھی کورسز کو کتابی شکل میں پیش کرنے کے منصوبہ پر کام جاری ہے اور جلد ہی آپ اس حوالے سے مزید کتابی کورس دیکھ سکیں گے۔ اس کورس کو ابتدائی منصوبے کے تحت مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پوری کوشش ہے کہ عملیات کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ مواد اِن کورسز میں شامل کیا جائے۔ فی الحال اس کا حصہ اول اور دوم پیش کیا جا رہا ہے' امید ہے جلد ہی اس کے مزید حصے بھی طالب علموں اور عملیات کے شائقین کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

اس کتابی کورس میں بہتری، اضافہ اور اس کو مزید نکھارنے کے لیے ہر طالب

علم اور ماہر آزاد ہے کہ ہمیں آراء کے ساتھ ساتھ ایسے فنی نکات اور مسائل ارسال کرے جن سے اس کو اپنی علمی اور فنی زندگی میں واسطہ پڑا ہے۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ اِن کو وضاحت کے ساتھ کتابی کورس میں شامل کیا جائے تا کہ عملیاتی دنیا سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگ بھی علمی مواد میں شراکت حاصل کر سکیں۔

اس کے علاوہ کورس اور مختلف علوم مخفی کے حوالے سے اپنے ذاتی تجربات اور واقعات بھی قارئین کی معلومات کے لیے ارسال کیے جا سکتے ہیں۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں دین اور دنیا میں کامیاب فرمائے۔

فہرست مضامین

کتابی کورس علم عملیات (حصہ اول)

تلاش

راہنما کی تلاش

استاد کی تلاش

پیر کی تلاش

مرشد کی تلاش

گرو کی تلاش

فقیر کی تلاش

مجذوب کی تلاش

ولی کامل کی تلاش

صاحب قلب کی تلاش

صاحب کشف کی تلاش

دلوں کے حال کو جان لینے والے کی تلاش

ذہنوں کو پڑھ لینے والے کی تلاش

مکمل انسان کی تلاش

مکمل استاد کی تلاش

بچپن سے بڑھاپے کی اس منزل تک لاتعداد لوگوں کو ایسی ہی کسی نہ کسی تلاش میں دیکھا ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو ایسی کسی تلاش میں کامیاب ہوئے اور کتنے ہیں جو ناکام ہوئے۔

تحریر پڑھنے والے بہت سے اصحاب جب یہ سوال اپنے آپ سے کریں تو زیادہ تر کا جواب یہی ہوگا کہ حسب منشا ابھی تک نہیں ملا۔

جن کو مل گیا، سو مل گیا۔

جن کو نہیں ملا اِن کے سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ آخر اس راہنما تک کیوں نہ پہنچ سکے جس تک دوسرے پہنچ گئے؟

تجربہ بتاتا ہے کہ لوگ نہ اپنے راہنما سے مطمئن ہوتے ہیں اور نہ کسی اور شخصیت کو وہ درجہ دے پاتے ہیں جہاں اِن کو اطمینانیت قلب حاصل ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

کیا علم اُٹھ چکا ہے؟

کیا کوئی اس قابل نہیں رہا کہ کسی کی پیاس بجھا سکے؟

دیکھا جائے تو یہ بات سادہ اور درست ہی ہے؟

صاحب علم لوگوں کا فقدان ہی نظر آتا ہے۔ اُس درجے کے لوگ نظر نہیں آتے جو ماضی میں گزر چکے ہیں۔ وہ ثمر آور درخت ہی نظر نہیں آتے جو پھل دے سکیں۔ سو ظاہر

ہے پیاسا سیراب نہ ہو سکے گا ! ! !

اس کی پیاس تو پیاس ہی رہے گی۔

اس کی تلاش تو تلاش رہے گی۔

اس کی جستجو تو جستجو رہے گی۔

اس کی حسرت تو حسرت رہے گی۔

اور آخر ایک دن اس حسرت کے ساتھ وہ وقت آئے گا جب حسرت مٹی کے اتنے نیچے دب جائے گی کہ یہ بوجھ سب کچھ بہا کر ساتھ لے جائے گا۔

سو حاصل گفتگو تو یہ ہوا کہ کیونکہ علم اور صاحب علم کا فقدان ہے یا ناپید شے ہے حاصل وصول کچھ نہیں ہوتا۔

تو مطلب یہ ہوا جستجو اور تمنا نا تشنہ ہی رہنی ہے۔

اگر یہ سب کچھ ایسے ہی ہے تو کیا زندگی کا مقصد ختم ہوتا سا محسوس نہیں ہوتا۔

جب حاصل ہی کچھ نہیں تو پھر زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اگر روح نے سیراب ہی نہیں ہونا اور ایک مادی پوست، روحانی مادی پوست میں تبدیل ہی نہیں ہونا، تو پھر انسانی اور مشینی زندگی میں کیا فرق ہوا؟

یہ سب کچھ وہ تھا جس پر آپ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن تفکر کرنے کی وجہ کچھ اور ہے اور وہ ہے آپ کی اپنی "ذات"۔

تمام خرابیاں نظام کی اپنی جگہ ہیں لیکن سب سے بڑی خرابی یا کمزوری جہاں ہے وہ نظام نہیں، وہ آپ ہیں، آپ خود ہیں، آپ کی اپنی ذات ہے۔

آپ کا دشمن، آپ کا مخالف، آپ کے لیے مواقع کم کرنے والا کوئی اور نہیں آپ

خود ہیں۔

اصلاح کی ضرورت باہر نہیں، آپ کے اندر ہے۔

اس امر کو ہضم کرنا بہت ضروری ہے۔ جو حصہ مرض سے متاثر ہو اس کو چھوڑ کر جس بھی حصہ کا علاج کریں شفا نہیں ہو سکتی۔ سو یہاں بھی متاثر حصہ اور متاثر کردہ کا درست تعین کرنا ضروری ہے۔

بنیادی سسٹم کی کمزوری، خانقاہی نظام یا پیری فقیری یا عامل کامل سسٹم میں نقائص اور کمزوریاں حقیقت ہیں۔ اِن کے اندر واقع مسائل روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لیکن اِن سب کا آپ کے حصول علم سے کوئی تعلق نہیں۔

آپ کو اگر آج تک استاد نہیں ملا،

آپ آج تک راہنما تلاش نہ کر سکے ہیں تو اس کے ذمہ دار آپ ہیں۔

اب اگلی سوچ، اگلا سوال آپ کے پاس ہی پرورش پا رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں نے تو کوئی خطا نہیں کی،

میں تو اس حوالے سے مخلص ہوں،

میں نے تو حصول علم کے لیے کوشش بھی کی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

لیکن ایک بات رہ گئی؛

- کیا آپ سیکھنے کے لیے تیار ہیں؟
- کیا آپ اپنا آپ کسی دوسرے کے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟
- کیا آپ نے حقیقت میں خود کو حصول علم کے لیے تیار کیا ہے؟
- کیا خود کو اس مقصد کے لیے وقف کیا ہے؟

- کیا آپ کا رویہ ایک متحمن کا ہے؟
- آپ فرد میں اُستاد تلاش کر رہے ہیں یا اس میں غلطیاں تلاش کر رہے ہیں؟
- اپنے اندر آمادگی پیدا کریں۔
- اپنے اندر خود سپردگی پیدا کریں۔
- اپنے اندر رضامندی پیدا کریں۔
- اپنے اندر شاگردی پیدا کریں۔
- اپنے اندر مریدی پیدا کریں۔
- اپنے اندر طالب علم پیدا کریں۔

بات سمجھنے کی ہے، بحث کی نہیں۔

- راہنما کی تلاش کی ضرورت ہی نہیں ہے۔
- بس اپنے آپ کو ہمہ وقت سیکھنے کے لیے تیار کریں۔
- اگر آپ اس طور پر تیار ہیں تو پھر اُستاد خود مہیا ہو جائے گا۔
- راہنما آپ کے سامنے اور آپ راہنما کے سامنے ہوں۔

انشاءاللہ

دعا گو

خالد اسحاق راٹھور

تعارف

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کی بنیاد 1991ء میں رکھی گئی۔ مسلسل آگے بڑھتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے تحت علوم مخفی پر مختلف کورسز متعارف کروائے گئے۔ اس سلسلے میں دو بنیادی طریقہ کار وضع کئے گئے۔

اول: بذریعہ ڈاک کورسز

دوم: بالمشافہ کورسز

جس زمانے میں علوم مخفی کو سمجھنے کی کوشش شروع کی تب کسی بھی سمت سے قابل قدر مواد کا حصول ایک ایسی بات تھی جس کے بارے میں سوچنا ہی مشکل تھا۔ گو کہ علوم مخفی کو سمجھنے کی کوشش ابھی بھی جاری ہے۔ لیکن وہ حالات و واقعات جن سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہوں ابھی بھی میرے ذہن سے نقش ماضی کی طرح نہیں مٹے۔ میرے نزدیک نقش بنا لینا یا تعویذ لکھ کر دے دینا یا زائچہ بنا لینا یا مستحصلہ حل کر دینا یا ساعتوں کا استخراج کرنا کبھی منزل کے طور پر نہیں رہا۔ میری تلاش اور جستجو اِن علوم کی بنیاد، اِن کی اصل اور اِن کی باریکی کے حوالے سے تھی۔ بعض اوقات اس حوالے سے ایسے ایسے تماشے بھی دیکھے کہ حیرانگی اِن کے آگے کچھ بھی نہیں۔ یہاں پہنچ کر مزید چند لائنیں لکھ کر کاٹ دیں کیونکہ روانی میں لکھے اِن حروف کو اس مواد کا حصہ بنانا میرا مقصد نہیں۔

دراصل ایک بات شروع سے میرے ذہن میں سما گئی کہ جب بھی بن پڑا علوم مخفی کے موضوع پر جو کچھ میرے ذہن اور عملی تجربہ کا حصہ بنا اس کو صفحہ قرطاس پر منتقل کر دوں گا۔ اس حوالے سے مختلف رسائل میں تحریر کرنے، کتب، جنتریاں اور کورسز کو کتابی شکل دینے کی کوشش جاری رہی۔ یہ سب زندگی میں ایک دم سے نہیں ہو گیا۔ لحہ بہ لحہ ختم ہوتی زندگی میرے نزدیک اُس چراغ کی طرح ہے جو اپنے حصے کے تیل کو لیے ہوئے

ہے اور دیا بجھنے میں صرف تیل کے ختم ہونے کی دیر ہے۔ سو جب تک تیل ہے اللہ کی ذات سے کامل یقین بھی ہے اور دعا بھی ہے کہ وہ اپنے دیئے ہوئے علم کو اچھے سے اچھے طریق سے آپ تک پہنچانے کے نئے نئے راستے اور وسائل پیدا کرتا رہے۔

کوئی بھی تحریر جو انسانی ہاتھ کی کاوش ہو کبھی مکمل نہیں ہوتی، سو پوری کوشش کے باوجود بہتری کی گنجائش تو موجود رہے گی۔ لیکن پھر بھی کوشش ہو گی کہ اچھی کوشش کی جائے۔

زیر نظر مواد جو کتابی شکل میں آپ کے سامنے ہے دراصل اُس کورس پر مشتمل ہے جو خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز میں علم عملیات کے موضوع پر تیار کیا گیا تھا۔ اس وجہ سے ممکن ہے کہ آپ کو اس کتابی کورس میں باقاعدہ کتاب سے ہٹ کر طرز کار ملے کیونکہ مقصد یہاں کتاب تحریر کرنا ہے بھی نہیں بلکہ علم عملیات پر اسباق کی تیاری تھا۔ سو اس کو ایک کتاب سے زیادہ ایک کورس یا عملیات کی درسی کتاب کے طور پر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ یوں بھی اصل کورس میں صرف اضافت یا ضروری اُمور کا اضافہ کیا گیا ہے ورنہ زیادہ تر مواد اصل کورس کے مطابق ہی ہے۔

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے پہلے طریقہ کار یعنی کورسز بذریعہ ڈاک کے تحت تعلیم دینے کے لیے دو راستے اختیار کئے گئے ہیں۔

اول۔ اس سلسلے میں ایک خصوصی کورس کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس کورس میں عملیات، اعداد، نجوم، (پیدائشی، ٹرانزٹ، سولر ریٹرن) پامسٹری، جفر، انعامی نمبرز، حاضرات، ٹیرٹ کارڈ اور ساعات کی تعلیم بیک وقت دی

جاتی تھی۔ یعنی تمام علوم اس کا حصہ تھے اور ہر ماہ مختلف موضوعات کے حوالے سے خصوصی مواد طلباء کو ارسال کیا جاتا اور وہ بیک وقت تمام یا کم و بیش تمام علوم کی تعلیم حاصل کر رہے ہوتے۔

دوم۔ جب کہ دوسرے سلسلے میں طالب علم مندرجہ بالا علوم میں سے کسی ایک میں بھی داخلہ لے سکتا ہے۔ یعنی تمام علوم کی بیک وقت تعلیم حاصل کرنے کی بجائے وہ صرف نجوم، عملیات یا اپنی پسند کے مطابق کسی بھی ایک خاص موضوع پر اپنی دلچسپی کے حوالے سے داخلہ لے سکتا ہے۔ زیر نظر کورس جو کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ اس ہی کا حصہ ہے اور اِسی طرز پر دیگر کورسز کو کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

گو یہ کورس کتابی شکل میں آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود ادارہ نے اس کتابی کورس کرنے والوں کو ایک موقع دیا ہے کہ وہ اگر اس کتابی کورس کے ساتھ ساتھ ادارے کے ساتھ منسلک ہونا چاہئیں اور راہنمائی کے طلب گار ہوں تو ادارہ اُن کو خوش آمدید کہے گا۔ آگے آنے والا مواد ایسا ہی ہے جیسے کورس میں طلباء کو مخاطب کر کے بیان کیا جا رہا ہو۔ ادارے کے ساتھ منسلک / رجسٹر ہونے کے طریقہ کار کے لیے آخری صفحات دیکھیں۔

کورس کا طریقہ کار

کورس کے حوالے سے ذیل میں طریقہ کار کی تفصیلی وضاحت کی جا رہی ہے۔ادارہ آپ سے توقع کرتا ہے کہ دوران کورس آپ ذیل میں دیئے گئے طریقہ کار کی مکمل پابندی کریں گے۔بصورت دیگر ادارہ کسی بھی طالب علم کو کسی بھی مرحلہ پر کورس سے الگ کرسکتا ہے۔ہمیشہ ادارے کے اصول وقواعد کی پابندی، علمی اور عملی طور پر آپ کی بہتر راہنمائی کرے گی۔اصول وقواعد کی پابندی جہاں آپ کے لیے آسانی لائے گی وہاں ادارہ بھی آپ کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر طریق سے راہنمائی کر سکے گا۔جتنا آپ ادارہ اور صاحب ادارہ سے مخلص ہوں، اس سے زیادہ ادارہ اور صاحب ادارہ کو مخلص پائیں گے۔

آپ کے سوالات کے جوابات

☆ کورس ملنے پر اگر کوئی سوال آپ کے ذہن میں پیدا ہوں اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ:-

--ایک صفحے پر اپنے سوال تحریر کر کے ادارے کو ارسال کر دیں۔

-- ہر سوال کے نیچے جواب تحریر کرنے کے لئے چار سے پانچ لائنیں خالی چھوڑ دیں۔

سوال تحریر کرنے کے لیے لائن دار کاغذ استعمال کریں یا ٹائپ کر کے ارسال کریں۔

☆ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ کے سوالات آپ کو ارسال کردہ کورس سے متعلق ہوں۔

☆ غیر ضروری طویل اور بدخط سوالات یا ایسے سوال جو کورس کے تدریسی مواد سے نہ ہوں ان کے جوابات قابل ترجیح قرار نہیں پاتے۔

☆ جو اُمور جاری سبق میں زیر بحث نہیں آئے، اُن کے زیر بحث آنے کا انتظار کریں۔ بلاوجہ جلد بازی کا شکار ہو کر قبل از وقت سوالات ارسال کر کے اپنا اور ادارہ کا وقت اور توانائی ضائع نہ کریں۔

☆ سوالات ارسال کرنے سے قبل کورس خوب توجہ اور دل لگا کر پڑھیں۔

☆ آپ کوئی سوال یا کوئی اور بات پوچھنا چاہتے ہیں وہ خط کے ذریعے پوچھ سکتے ہیں۔ فون کے ذریعے اس سلسلے میں رابطہ لا حاصل اور بے مقصد ہوگا۔ وہ جو اس

حوالے سے ذاتی ملاقات کے طالب ہوں پہلے وقت لیں اور بتائے گئے طریقہ کار کی پابندی کریں۔مزید تفصیل آگے چل کرآئے گی۔

سند

☆ کورس کی کامیاب تکمیل کرنے والے طالب علم کو ادارے کی طرف سے باقاعدہ امتحان کے بعد سند جاری کی جائے گی۔

امتحان/سوالنامے

☆ دوران کورس طالب علم کو اسباق کے علاوہ سوال نامے بھی ارسال کئے جائیں گے۔یہ سوال نامے دوطرح کے ہیں۔

اول: وہ ہیں جو اس کورس میں شامل ہیں اور اِن کا حل بھی کورس کا حصہ ہے۔

دوم: وہ ہیں جو اس کورس میں شامل نہیں لیکن اس کتابی کورس کو پڑھنے والا خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز سے مستفید ہونا چاہے تو اِن کو مکمل کر کے طریقہ کار کے مطابق ادارے کو ارسال کر دے۔ادارہ اِن کو چیک کر کے طالب علم کو واپس کر دے گا۔اور اس طور کوئی بھی طالب علم یہ جان سکے گا کہ اس کی علمی صلاحیت کس درجے پر ہے۔

☆ وہ طالب علم جو ان سوال ناموں اور کورس کے آخر میں پرچے کو کامیابی سے

پاس کر لیں گے صرف وہی سند کی حقدار ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ ادارے سے سند کے طالب ہوں اور اگر اِن کو سند درکار نہ ہو تو سوالنامے حل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ دورانِ کورس تمام تر تدریسی مواد، ادارہ طالب علموں کو فراہم کرے گا۔ البتہ جہاں ضروری ہوا، ادارہ ہذا کی دیگر امدادی کتب کا ذکر کیا جائے گا۔ یہ طالب علم پر منحصر ہو گا کہ وہ اِن کو مزید راہنمائی کے لیے پڑھنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ہمارا کام صرف نشاندہی اور درست سمت راہنمائی کرنا ہے، اس سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا آپ کی قسمت اور مرضی پر منحصر ہے۔

☆ مندرجہ بالا سہولتوں سے مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم اپنے آپ کو ادارہ کے ساتھ رجسٹر کروائے اس حوالے سے داخلہ فارم وغیرہ اس کتابی کورس کے آخر میں دیا گیا ہے اور ساتھ ہی مکمل طریقہ کار کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

خصوصی/ ذاتی راہنمائی

گو بالمشافہ یعنی ذاتی راہنمائی کا سلسلہ بذریعہ ڈاک کورسز کے طالب علموں کے لیے نہیں ہوتا۔ تاہم کچھ طلباء بعض اوقات خصوصی/ ذاتی راہنمائی کے طالب ہوتے ہیں یا اُن کے ذہن میں ایسے سوالات ہوتے ہیں جن کا وہ جواب چاہتے ہیں یا کورس سے متعلق کسی خاص موضوع پر تفصیلی/ اضافی راہنمائی کے طالب ہوتے ہیں یا کورس کے علاوہ کسی اور علم پر وضاحت درکار ہوتی ہے۔ سو ایسے طلباء جو ذاتی راہنمائی کے طالب ہوں اُن کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ درج ذیل طریقہ کار کی پیروی کر کے ذاتی طور

پر خصوصی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ ذاتی راہنمائی کے لیے پہلے سوالات کی فہرست ارسال کریں۔

☆ اگر ادارے نے خیال کیا کہ سوالات کی نوعیت واقعی ایسی ہے کہ طالب علم کو ذاتی راہنمائی کی ضرورت ہے تو پھر طالب علم کو ایک مقررہ وقت، لیکچر یا کلاس کے لیے دیا جائے گا اور اس حوالے سے ضروری طریقہ کار کی وضاحت بھی کر دی جائے گی۔ اس لیکچر سے نشست کے لیے مناسب ہدیہ ادا کرنا ہوگا۔

☆ طالب علم کو طے شدہ تاریخ اور وقت پر دفتر حاضر ہونا ہوگا۔ نہ حاضر ہونا موقع، وقت اور پیسہ برباد کرنے والی بات ہے اور دوبارہ وقت لینے کے لیے فرد کو پچھلی سطور میں تحریر کردہ تمام طریقہ کار کو دوبارہ اختیار کرنا ہوگا۔

☆ لیکچر یا نشست کا دورانیہ سوالات کے جوابات سے منسلک ہے۔

☆ وقت لیے بغیر، لیکچر یا سوال جواب کی نشست کے بارے میں ملاقات کی کوشش بے مقصد ثابت ہوگی۔

☆ طلباء صرف انتہائی ضرورت کے وقت اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ دیگر مصروفیات کے باعث ہر طالب علم کو ذاتی راہنمائی دینے کے لیے وقت مختص کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ہاں باقاعدہ جماعت و کلاس کی شکل میں لیکچرز وغیرہ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆ بیرون ملک کے طلباء یا دور دراز کے علاقے کے طلباء جو خود نہ آ

سکیں وہ email کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔رول نمبر کا حوالہ لازم دیں۔اِی میل درج ذیل ہے۔

kirathor@yahoo.com

☆ دوسرے مقامات پر لیکچر یا نشست کا بندوبست ہو تو بیرون شہر یا ملک بھی یہ امر ممکن ہے۔

☆ رول نمبر اور اِی میل کی تفصیل داخلہ فارم پر ہے۔ جو اس کتابی کورس کے آخر میں دیا گیا ہے۔

☆ ہر طالب علم پر مندرجہ بالا طریقہ کار کی پابندی لازم ہے۔

خط و کتابت کا طریقہ کار

☆ جب بھی خط لکھیں رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کریں اور جوابی لفافہ بھی لازم ارسال کریں۔

☆ اِی میل صرف دیئے ہوئے پتہ پر کریں اور رول نمبر ضرور تحریر کریں۔

☆ عام ڈاک سے ارسال کردہ خط ادارہ کو نہ ملا تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

☆ خط کے بائیں کونے میں موٹے حروف میں "شعبہ کتابی کورسز" تحریر کریں۔

☆ جس صفحے پر خط لکھیں اس پر سب سے پہلے اپنا نام، پتہ، کورس اور

رول نمبر تحریر کریں۔

☆ کورس کے علاوہ کسی اور امر پر مشورہ یا وضاحت درکار ہو تو اس کو لفافے میں الگ کاغذ پر لکھ کر ارسال کریں۔ جوابی لفافہ لازم ہو۔

☆ داخلہ فارم کے نچلے حصے میں یہ ضرور تحریر کریں کہ یہ رقم آپ بطور رجسٹریشن فیس ارسال کر رہے ہیں۔ اپنا نام، رول نمبر، نام کورس اور سبق نمبر تحریر کرنا نہ بھولیں۔

☆ اس حوالے سے اختتامی تحریر میں تمام طالب علموں کو خصوصی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس بات پر یقین رکھیں کہ ادارہ خلوص قلب کے ساتھ آپ کی کامیابی چاہتا ہے۔ لیکن اس کامیابی کے لیے ادارے کو آپ کا تعاون حاصل ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہ تعاون قواعد کی پابندی کرنے اور اُس محنت سے مشروط ہے جو آپ اس کورس کو سمجھنے اور علم میں مہارت حاصل کرنے کے لیے کریں گے۔ تعاون کی دوسری کئی اشکال بھی ہیں لیکن ہمارے نزدیک تعاون کی سب سے بڑی حالت آپ کا ادارے کے ساتھ مخلص ہونا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاشرتی مقام دیا ہے اس کے مطابق ادارے کی ترقی میں معاونت کرنا اور ادارے کو دوسرے لوگوں سے متعارف کروانا، ادارے کے رسائل مثلاً ماہنامہ ''راہنمائے عملیات''، ''خالد روحانی جنتری''، ''خالد ہندی جنتری''، سہ ماہی "Far-zoq" اور علوم مخفی پر ادارے کی شائع کردہ کتابوں کو ملنے جلنے والوں اور اس شعبے سے تعلق رکھنے والے

لوگوں تک بطور تحفہ یا تعارف پہنچانا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ادارے کے پُرخلوص تعاون کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنائیت اور خلوص کا اظہار کریں گے۔

ادارے کے ساتھ رجسٹر ہونے کے بارے میں تفصیلی معلومات اس کتابی کورس کے آخری صفحات میں دی گئی ہیں۔

علوم مخفی کی حقانیت

علوم مخفی کو عمومی طور پر توہماتی علوم کی فہرست میں شامل کیا جاتا ہے۔لوگ اِن سے مستفید بھی ہوتے ہیں اور بے یقینی کا شکار بھی رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے علوم مخفی کمزور عقیدے، جاہل، اَن پڑھ اور کمزور ذہن کے لوگوں کا پسندیدہ شعبہ نہیں ہے بلکہ علوم مخفی زندگی کی کٹھن اور مشکل راہ گزر پر راہنمائی فراہم کرنے والی روشنی کا پُرتو ہے۔آج کی دنیا میں علم اعداد، نجوم، پیرا سائیکالوجی، ہپناٹزم اور دوسرے مخفی علوم پر لاتعداد ماہرین تحقیق کر رہے ہیں۔ بلکہ نجوم کے شعبے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی دنیا کی مختلف یونیورسٹیاں دے رہی ہیں۔ مغرب جن علوم پر تحقیق کے دروازے کھول رہا ہے، ان علوم کو ہمارے یہاں مذہبی و معاشرتی حوالے سے متنازعہ ثابت کر کے ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اگر ایک لمحے کے لئے یہ مان لیا جائے کہ ہمارے ملک میں لوگ جہالت اور

غربت کے باعث ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو مغرب میں جہاں تعلیم کی شرح سو فیصد کے قریب ہے، وہ لوگ کیوں ان علوم میں رغبت رکھتے ہیں اور کیوں ان میں اتنی تحقیق کر رہے ہیں؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد جو صاحب علم بھی اور صاحب مال بھی ہے وہ بھی اِن علوم سے مستفید ہوتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مختلف قسم کے اعتراضات اِن علوم کے ساتھ ہمارے معاشرے میں رواج پاتے ہیں؟ روحانیات کا وجود تو اسلامی دنیا میں کسی نہ کسی شکل میں صدیوں سے قائم رہا ہے۔ نجوم، روحانیات، عملیات اور علوم مخفی پر مسلمان ماہرین کی تحریریں آج کی بات نہیں زمانہ قدیم سے یہ اپنا وجود رکھتی ہیں۔

بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے ان علوم کو یا تو غیر ماورائی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کیا کہ وہ انھیں سمجھ ہی نہ سکیں یا ہندوؤں کے ساتھ سینکڑوں سال رہنے کے بعد ان علوم کو انہی کی طرح بنیادی عقیدے میں شامل کرنے کی غیر شعوری کوشش کی اور اس کوشش نے اِن کو مذہب (اسلام) کے ساتھ تصادم کی راہ پر ڈال دیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ علم نجوم اور دیگر ایسے علوم ہندوں کے مذہبی عقیدے میں شامل ہیں۔ جس طرح ایران میں ستارہ پرست قوم کا حال تھا اِسی طرح کم وبیش ہندوں کا بھی یہی حال ہے۔ جس طرح یونانی مشتری اور زہرہ کی دیویوں کی برتری کے قائل تھے، ہندومت بھی کچھ ایسے ہی نظریات کا حامل ہے۔ اب سال ہا سال اِن کے ساتھ رہنے کے بعد جب ہم علوم مخفی کی بات کرتے ہیں تو اِن میں ہندو تصورات کا اثر بھی پایا جاتا ہے۔ یا اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ عام طور پر لوگ خالص علم کی بجائے

ہندو مزاج کے علم سے تعارف رکھنے کے باعث اِن علوم کو غیر مذہب، شرک یا ایسی ہی کوئی شہ خیال کرتے ہیں۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے ہندوں کی بہت سی مذہبی، روحانی اور معاشرتی رسومات کو شامل حال کرلیا ہے۔ شادی میں دلہن کے اوپر سے چاول پھینکنے کی رسم، مہندی، مائیوں، برات کا کھانا اور ایسی دیگر لاتعداد رسوم، بعد از مرگ جمعراتوں کے دن، ساتویں دن اور دسویں وغیرہ کھانے اور ختم۔اس طرح کی دیگر رسومات کیا اپنے اصل میں اسلامی ہیں؟ یہ ایک طویل بحث ہے جس کی یہ جگہ نہیں۔ مقصد صرف یہ بیان کرنا تھا کہ ہمارے ہاں علم نجوم، روحانیات، تصوف اور دیگر تمام علوم بھی اِسی طرح ہندوں کے اثرات کی کچھ نہ کچھ سند لیے ہوئے ہیں۔ جس کو قبول کرنے والے غلط ہیں نہ کہ علم بذات خود غلط ہے۔

بطور مسلمان ہمیں نہ کواکب کو خدا ماننا ہے اور نہ اِن کو کرتا دھرتا۔ دراصل جب تک وحدانیت کا تصور آپ کے اندر واضح نہ ہوگا تو آپ اگر ستاروں کو خدا مانیں یا نہ مانیں، قدرت کی مختلف حالتوں مثلاً جانوروں اور انسانوں کو خدا ماننے لگ جائیں گے۔ اِن ہی کو ہر امر کا کرتا دھرتا سمجھ لیں گے اور اِن ہی کو نجات دھندہ خیال کریں تو بھی شرک میں ہی داخل ہو رہے ہیں۔ سو مسئلہ نجوم یا ستارہ پرستی کے ساتھ نہیں' کہیں اور ہے اور اس پر ہمیں تفکر کرنا ہے۔

ہمارے ہاں ان علوم کی مخالفت کی ایک بڑی رو مذہبی علماء کی طرف سے آتی ہے۔ یہاں سب کے بارے میں تو نہیں البتہ کئی ایک مکاتب فکر کے علماء پامسٹری، نجوم، اعداد، عملیات اور جفر وغیرہ کو غیر اسلامی بلکہ اسلام سے متصادم کہتے ہیں۔ البتہ بعض مکتبہ فکر اس حوالے سے اعتراضات نہیں رکھتے یا اگر رکھتے ہیں تو شدت کے ساتھ ان کی

مخالفت نہیں کرتے، اور کچھ اِن کو قیاسی علوم کے زمرے میں داخل کر کے مستفید ہونے کو غیر شرعی خیال نہیں کرتے۔

اس سارے مسئلے کو سمجھنے کے لئے ہمیں پہلے کچھ خاص سوال قائم کرنے ہوں گے اور ان کی بنیاد پر سارے مسئلہ کا جائزہ اس طرح لینا ہوگا کہ ہمارا کام اسلام سے متصادم نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ بطور مسلمان آخر ہمیں اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال و افعال کی جواب دہی کے مرحلے سے گزرنا ہے، تو کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم آنے والے کل کی تیاری اس طرح سے کریں کہ کل پسینے سے شرابور اللہ کے حضور جواب دہ نہ ہونا پڑے۔

ماسوائے عملیات کے دیگر تمام علوم مخفی بنیادی طور پر پیش گوئی کے نظام سے منسلک ہیں۔

کل کیا ہو چکا ہے؟

یہ تو ہر ایک جانتا ہے لیکن شائد نہیں !

کل کیا ہوا !

آپ کو تو صرف اپنی ذات کے حوالے سے آگاہی ہے !

کل کیا ہوگا؟ آپ کو معلوم نہیں !

لیکن شاید معلوم ہے، کل کیا ہوگا !

اسلام کے حوالے سے جب عالم دین، علم نجوم و دیگر پیش گوئی کرنے والے علوم کی مخالفت کرتے ہیں تو ان کے پیش نظر بنیادی طور پر یہ بات ہوتی ہے کہ آنے

والے کل میں کیا ہوتا ہے، اس کا علم صرف اور صرف ذات الٰہی کے ساتھ منسلک ہے اور انسان کو اس سے کیا آ گاہی ہو سکتی ہے۔ اگر اس بات کا گہرائی میں جا کر جائزہ لیا جائے تو یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ اللہ ہی ہے جو جانتا ہے کہ آنے والے کل بلکہ آنے والے ہزاروں سالوں میں کیا ہوتا ہے۔ انسان کی سوچ کی پرواز اس حوالے سے انتہائی محدود ہے وہ اتنی دور کا سوچ ہی نہیں سکتا تو آنے والے کل کے بارے میں بتائے گا کیا؟

علمائے اکرام کے اعتراض کے حوالے سے اگر ہم اس معاملے کا بغور جائزہ لیں تو معلوم یہ ہوگا کہ انسان آنے والے کل کے بارے میں کیا، بلکہ گذرے ہوئے کل کے بارے میں بھی نہیں جانتا کہ کیا کچھ دنیا میں رونما ہوا ہے۔

دنیا کو چھوڑیں وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ اس کے گھر سے نکلنے کے بعد اس کے بیوی بچے کس حال میں ہیں؟

اس کا مطلب کیا ہے؟

انسان نہ صرف مستقبل سے ہی نہیں ماضی اور حال کے حوالے سے بھی بے خبری اور لاعلمی کا شکار ہے۔

گھر سے نکلنے کے بعد۔۔۔۔تو ایک دور کی بات ہے۔ اگر حقیقت کی آنکھ سے دیکھا جائے تو فرد گھر میں ہوتے ہوئے بھی مکمل طور پر نہیں جانتا کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے؟ بیوی کیا کر رہی ہے؟ بیٹی کیا کر رہی ہے؟ بیٹا کیا کر رہا ہے؟ گھر کے کس کمرے میں کیا ہو رہا ہے؟ باورچی خانہ میں کون ہے اور کیا کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ؟

یہاں ہمیں کچھ رک کر واپسی کا سفر اختیار کرنا ہوگا۔

یہ جو میں نے پچھلی سطور میں لکھا کہ "کل کیا ہو چکا ہے یہ تو ہر ایک جانتا ہے

لیکن شاید نہیں؛ کل کیا ہوگا"۔ آپ کو تو صرف اپنی ذات کے حوالے سے آگاہی ہے"۔

اس کا مطلب کیا ہے؟

دراصل ہر وہ امر جو آپ کے سامنے ہے وہ آپ کے لئے حاضر اور جو سامنے نہیں ہے وہ آپ کے لئے غائب ہے۔

سو یہ کہنا کہ کل کیا ہوگا اللہ تعالیٰ جانتا ہے، نامکمل اور غلط ہے۔

درست یہ ہے کہ اب کیا ہو رہا ہے۔ کل کیا ہو چکا ہے اور آنے والے کل کیا ہونے والا ہے۔ درحقیقت اللہ جانتا ہے۔

یہ امر اس قدر وسعت کا حامل ہے کہ آج کو جاننے والا اور ماننے والا بھی بالکل اُس فرد کی طرح جھوٹا ہے جو آنے والے دن اور گزرے دن کو جاننے کا دعویٰ دار ہے۔

جب آپ صرف یہ کہتے ہیں کہ آنے والے کل کے بارے میں اللہ جانتا ہے تو آپ اللہ کی طاقت کا غلط اندازہ لگاتے ہیں۔ انسان مکمل طور پر نہ تو اپنے حال سے واقف ہے اور نہ ماضی سے اور نہ مستقبل سے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک طرف لاتعداد طاقتوں سے نوازا ہے تو دوسری طرف اس کی طاقتوں کو بہت حد تک محدود بھی کر دیا ہے اور بے اختیار بھی اِسی طرح کر دیا جس طرح اس کو بااختیار کیا ہے۔

اس طرح کی بحثوں کی ایک بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت کا غلط بلکہ بے ہودہ سوچ کے ساتھ اندازہ لگایا جاتا ہے۔

اللہ خالق ہے؛

اور انسان مخلوق۔

میرے یقین کے مطابق وہ فرد ہی بے وقوف ہے جو خالق اور مخلوق کو کسی بھی

پلڑے میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ مخلوق کی کبھی یہ قدرت ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ خالق کا مقابلہ کر سکے۔

دوبارہ اس بات کو سمجھیں، بات ہے ہی توجہ طلب، آپ جس وقت بیٹھے یہ سبق پڑھ رہے ہیں تو ایک قوی یقین یہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ حال سے واقف ہیں۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

آپ کے آس پاس کیا ہو رہا ہے؟ آپ کی پیٹھ کے پیچھے کیا ہو رہا ہے؟ آپ کی نظر جس طرف نہیں اس طرف کیا ہو رہا ہے؟ آپ کے کمرہ کے باہر آپ کے گھر میں کیا ہو رہا ہے، گھر سے باہر محلے میں کیا ہو رہا ہے اور محلے سے بڑھ کر آگے کیا ہو رہا ہے؟

کیا آپ واقعی جانتے ہیں کیا ہو رہا ہے؟

فوری طور پر تو آپ جواب دے سکتے ہیں، ہاں' میں جانتا ہوں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنا آپ تفکر کریں گے اتنا آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ نہیں جانتے۔ بلکہ آپ شاید کچھ بھی نہیں جانتے۔ یہاں تک کہ حال کبھی بھی مکمل طور پر آپ کے احاطہ علم میں نہیں آ سکتا۔ حال کی وسعت آپ کی اور میری سوچ سے وسیع تر ہے۔

سو یہ فلسفہ ہی غلط ہے کہ مستقبل شناسی ممکن ہی نہیں یا غلط ہے یا مذہب سے متصادم ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ حال شناسی اور ماضی شناسی بھی ممکن نہیں۔ انسان لامحدودیت سے زیادہ محدودیت پر مبنی ہے' یہی محدودیت اپنی پہچان کی تلاش میں اس کو لامحدودیت کی طرف لے جاتی ہے' تصادم وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں انسان شریعت پر

طریقت، حقیقت پر تصور، کتاب الٰہی پر علم ذاتی کو، عقل کی بجائی اندھی تقلید کو اپنا شعار بنا لیتا ہے اور پتھر کی بجائے انسانی بتوں کو پوجنا شروع کر دیتا ہے۔

علوم مخفی ایک اشاراتی زبان ہے۔ ایک قیاسی جائزہ ہے۔ کائناتی حکمتوں کو سمجھنے اور اِن سے احکام اخذ کرنے کا منبع ہے۔ خالق کائنات کی عظیم تخلیق میں ایک ذرہ ریت سے بھی کم تر حیثیت کے ساتھ۔

سو کوئی بھی بڑے سے بڑا ماہر نجوم، ماہر عملیات، ماہر روحانیت، پیر، فقیر وغیرہ حتمی حکم بیان نہیں کر سکتا۔ یہ امر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مختص ہے۔ آپ صرف اپنے علم کی بنیاد پر بات کر سکتے ہیں۔ آپ صرف جز ہیں کل نہیں۔ سو علوم مخفی کو زندگی کی حقانیت کو سمجھنے کے لیے استعمال کریں۔ اس کو خدائی علم یا خدائی طاقت کے حصول کا ذریعہ یا اس کا پُرتو خیال نہ کریں، تو آپ درست راستے پر ہیں ورنہ غلط۔ یاد رکھیں نہ آپ عقل کل ہیں نہ مختار کل، عقل بھی محدود ہے اور اختیار بھی۔

اور اگر تفکر کریں تو محدودیت بھی لامحدودیت پر محیط ہے۔ بشرطیکہ سمجھ آئے۔

یہ موضوع علوم مخفی کے حوالے سے حد درجہ اہمیت کا حامل ہے۔ سو بحث یہاں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ یہ آپ پر بھی لازم ہے کہ اِن امورات کو سمجھیں اور اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر اس موضوع کو سمجھنے کی کوشش کریں اور کچھ نوافل آپ بھی ادا کریں ہم نے اپنے حصے کے فرائض ادا کرنے کی پوری سعی کی ہے۔

ہاں ابھی بھی آپ کا کوئی سوال ایسا ہو جس کا جواب اوپر نہ آیا ہو تو ضرور تحریر کریں۔ انشاء اللہ اختتام کورس تک کے دورانیے میں کہیں نہ کہیں اس پر بات کرنے کی کوشش کریں گے۔

تعارف متفرق علوم مخفی

علوم مخفی سے اپنی طویل رفاقت کے دوران میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ اس شعبہ میں داخل ہونے والے خواتین و حضرات حقیقی معنوں میں یہ بھی نہیں جانتے کہ اعداد، عملیات، جفر یا نجوم وغیرہ میں باہم فرق کیا ہے؟

کیا یہ ایک ہی علم کے متفرق نام ہیں یا ناموں کی طرح الگ الگ ہیں؟

ان کا طریقہ کار ایک سا ہے یا فرق ہے؟

ان میں باہم کوئی ربط ہے یا یہ ایک دوسرے سے بالکل کٹے ہوئے ہیں؟

بہت سے لوگ جب بات کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ تمام علوم کو ایک جانتے ہوئے بیک وقت سیکھنے یا سمجھنے کے طالب ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی غلط فہمی ہے جس کا آگے بڑھنے سے قبل ازالہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر آپ نے اُس کورس کا انتخاب کر لیا ہے جو درحقیقت آپ کی منزل نہ تھا تو اب اس سے آگے مزید وقت ضائع

نہیں ہوگا اور آپ اپنے مطلوبہ کورس کی طرف رُخ کرسکیں گے۔

آیئے آپ کو اس سلسلے میں بنیادی معلومات فراہم کریں تا کہ ان علوم کے بارے میں ایک عمومی نقشہ آپ کے ذہن میں بن سکے اور اِن کے باہم امتزاج و اختلاف کو آپ سمجھ سکیں اور درست منزل کا انتخاب کرسکیں۔ یہاں پر تمام مخفی علوم کو تو بیان نہیں کرسکا کیونکہ اِن کی فہرست بہت طویل ہے تاہم زیادہ مروج اور مشہور کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

لوحِ زہرہ

عوام و خواتین میں مقبولیت، تسخیر محبوب، رجوع خلقت، شادی، حسن، خوبصورتی اور کشش پیدا کرنے کے لیے باکمال لوح ہے۔ اس کے ساتھ زعفران سے تحریر کردہ خصوصی نقوش بھی پینے کے لیے دیئے جائیں گے۔ بیوٹی پارلر اور ڈاکٹروں سے استفادہ کے ساتھ ساتھ اس لوح اور نقوش کا استعمال حیرت انگیز نتائج لائے گا۔ وہ مرد اور خواتین جو حسن اور خوبصورتی کے مسائل کا شکار ہوں وہ بھی اس لوح سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

اعداد

اعداد کا علم شاید دیگر تمام علوم سے قدیم ہے۔ کہتے ہیں انسان کا علمی ارتقاء اشکال اور پھر حروف سے شروع ہوا۔ اس ارتقاء کے منازل میں سے ایک اہم ترین اعداد کا علم ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے کہ خود پہلا حرف ہر زبان میں بمعہ اشارتی زبان کے واحد اور مفرد حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کو "1" بھی کہا جا سکتا ہے۔ علم الاعداد میں بنیادی طور پر دو طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔

اول:

اعداد کا براہ راست استعمال جیسے کہ فرد یا ملک کی تاریخ پیدائش وغیرہ۔

دوم:

اعداد کا بالواسطہ استعمال، جیسے کہ حروف کو اعداد میں تبدیل کرنا اور

پھر ان سے کام لینا۔

علم الاعداد میں ہر عدد ایک خاص معنی لئے ہوئے ہے۔ اعداد کی اس خاصیت سے ہم کئی طریقوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلی بحث تو اعداد کے اسباق میں آئے گی۔ یہاں اتنا ہی سمجھ لیں کہ اعداد اور حروف کا یہ امتزاج علم الاعداد کی روح ہے۔ کسی بھی فرد یا کسی بھی امر پر پیش گوئی کیلئے اعداد کی جادونگری سے راہنمائی لی جاتی ہے۔ اس علم میں فرد یا کسی اور شے کے بارے میں آپ حکم بیان کرنا چاہتے ہیں تو اس کا نام بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ساتھ ہی اس فرد کی تاریخ پیدائش بھی خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ فرد کے نام کے اعداد اور تاریخ پیدائش کے اعداد کی بنیاد پر اعداد کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔

علم اعداد میں بنیادی طور پر فرد کے نام اور تاریخِ پیدائش اور اِسی طرح سوال وغیرہ کو اعداد کی شکل میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے الفاظ اور حروف پیچھے رہ جاتے ہیں اور اعداد حاکم بن جاتے ہیں اور راستہ دیکھانے کا باعث بنتے ہیں۔

اعداد کے موضوع پر ”خزینہ اعداد“ کے نام سے کتاب تحریر کی گئی ہے جو بہت جامع اور عددی اُصول وقواعد کا خزانہ ہے۔

پامسٹری

پامسٹری یا علم دست شناسی اپنے پیش رو سے بالکل مختلف علم ہے۔اس علم میں ہماری حسابی بنیاد ہاتھ پر قائم ہوتی ہے۔ اس میں نہ ہمیں فرد کے نام کی ضرورت ہوتی ہے نہ تاریخ پیدائش کی۔ اگر ضرورت ہوتی ہے تو صرف اور صرف فرد کے ہاتھوں کی۔ علم دست شناسی میں پیشن گوئی یا حکم بیان کرنے کے لئے فرد کے ہاتھوں کی لائنیں، اس کے ابھار اور ہاتھ کی ساخت بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ تا ہم حرف عام میں ہاتھ کی لائنوں کے علم کو دست شناسی یا پامسٹری کہا جاتا ہے۔لیکن ایک حقیقی دست شناس بننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہاتھ کی لکیروں کے ساتھ ساتھ ہاتھ کی جلد اور ساخت کو بھی لازم طور پر مد نظر رکھا جائے۔

یوں سمجھ لیں کہ علم دست شناسی میں ہاتھ مکمل طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ہاتھ کے ناخن، بال، اس کی رنگت، لکیروں کی ساخت و تعداد، انگلیوں، انگوٹھا، جلد غرضیکہ جو

بھی چیز آپ کے ہاتھ کا حصہ ہے دراصل وہ علم پامسٹری کا حصہ ہے۔

انسانی زندگی میں پیش آنے والے تمام تر معاملات مثلاً روزی، روٹی، شادی، صحت، بیماری، سفر، شریک حیات وغیرہ انسانی ہاتھ پر لکیروں وغیرہ کی مدد سے استخراج کیے جاتے ہیں۔ تعین وقت کا حساب بھی یہاں ہی سے ہوتا ہے۔

پامسٹری پر ایک کتاب ''اسباق دست شناسی'' کے نام سے تحریر کی گئی ہے اور ادارہ سے طلب کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ پامسٹری پر ''راہنمائے دست شناسی'' کے نام سے تفصیلی اور جامع کتاب شائع کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں علم پامسٹری کے تمام رموز کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

ساعات

علم ساعات کی تاریخ شاید اس وقت سے بہت زیادہ قدیم ہے جب انسان نے وقت کی باقاعدہ تقسیم کو اپنایا، اس وقت ہی ساعات کا علم کسی نہ کسی شکل میں وجود میں آ گیا ہوگا۔ قدیم ساعات کا بنیادی علم ایک ڈھیلے ڈھالے نظام پر مشتمل تھا۔ تاہم آج کا علم ساعات حد درجہ ترقی یافتہ اور منٹوں تک کی تقسیم کی اہمیت کا علم بردار ہے۔ علم ساعات بنیادی طور پر وقت کی تقسیم کا ایک خاص نظام ہے۔ اس میں سائل کے سوال کا جواب دینے کیلئے نہ ہمیں تاریخ پیدائش اور نہ ہی ہاتھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صرف گھڑی پر ایک نظر ڈالیں اور یہ دیکھیں کہ کون سی ساعت جاری ہے۔ پس سائل کے سوال کا جواب دے دیں۔

علم ساعات ہے کیا؟

علم ساعات میں ہم دن اور رات کو بارہ یا سات برابر حصوں میں تقسیم کر دیتے

ہیں۔ ہر دن ایک خاص ستارے کے تحت ہوتا ہے اِسی طرح دن کے مختلف حصے بھی کسی ستارہ کے تحت ہوتے ہیں۔ بس ان دونوں ستاروں کا باہمی متوقع ردعمل ہمارے سوال کے جواب کو استخراج کرنے کا باعث بنتا ہے۔ دیگر تمام معاملات اور سوالات کا جواب بھی اِس ہی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔

ساعتوں کے حساب کو ایک دفعہ سمجھ لیا جائے تو پھر لمبے چوڑے حساب کی ضرورت نہیں ہوتی اور فرد آسانی سے ذہن میں حساب رکھ کر بظاہر بلا حساب سائلین کے سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا علم ہے جس کو زمانہ قدیم سے پیر، فقیر اور روحانیت یا طلسماتی و عجیب و غریب قوتوں کا حامل ہونے کے دعوی دار استعمال کرتے رہے ہیں۔ اس حوالے سے یہ مقام بحث نہیں، انشاء اللہ اس کی وضاحت متعلقہ کورس میں کی جائے گی۔

''ساعات حقیقی'' کے نام سے کتاب شائع کی گئی ہے جس میں زمانہ قدیم سے مروج ساعتوں کے مختلف نظاموں کے بیان کے ساتھ خصوصی طور پر سات کواکب کی بنیاد پر قائم ایک قدیم ساعتی طریقہ کو بیان کیا گیا ہے، اس میں ساعتوں کی تعداد بارہ کی بجائے سات ہوتی ہے۔

عملیات

عملیات کا علم زیر بحث تمام علوم سے ایک خاص حوالے سے مختلف ہے۔ زیادہ تر زیر بحث علوم بنیادی طور پر پیش گوئی کے علوم ہیں اور اپنے دائرہ کار کے اندر متفرق انسانی مسائل پر بحث کرتے ہیں جبکہ عملیات کا علم ان مسائل اور معاملات زندگی کے روحانی و عملیاتی حل کا علم ہے جو فرد کو درپیش آتے ہیں۔ کوئی آدمی صحت کا طالب ہے' امراض کا شکار ہے، روزگار نہیں مل رہا، نوکری میں ترقی نہیں ہو رہی، عمر گزرتی جا رہی ہے شادی نہیں ہو رہی ہے اور اگر شادی ہو گئی ہے تو ازدواجی مسائل ختم نہیں ہو رہے، ایسے ہی لاتعداد مسائل کا روحانی حل علم عملیات کے تحت آتا ہے۔ گو ان مسائل کو حل کرنے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالٰی کی ہے تاہم ایک آدمی اس شعبے میں اپنی خاص مہارت کے حوالے سے لوگوں کو مسائل کے حل کی درست اور بہتر راہنمائی کر سکتا ہے۔ عملیات کے شعبے میں نقوش' اسمائے حسنہ اور قرآنی آیات وغیرہ کی مدد سے ہم فرد کے

مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔کون سی آیت یا کون سی سورۃ یا کون سا اسم الٰہی یا کون سا نقش کس امر میں مفید ہے، کس میں بے مقصد اور کس میں نقصان کا باعث ہو سکتا ہے جیسے معاملات کی آگاہی صرف اور صرف علم عملیات کے حصے میں آتی ہے۔

جہاں تک تعویذات و نقوش وغیرہ کا تعلق ہے یہ بھی قدیم اقوام اور مذاہب میں مروج رہے ہیں۔گو کہ بہت سے لوگ اس کو ایک مکمل اسلامی نظام خیال کرتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ نقوش کا علم انتہائی قدیم ہے۔فرق یہ پڑا ہے کہ عبرانی اور دوسری زبانوں کی بجائے عربی اور آیات قرآنی لے کر اس کو ایک اسلامی مزاج بخشا ہے۔اس شعبہ میں داخل ہونے والے کچھ اصحاب کے لیے یہ بات ہضم کرنا مشکل ہوگا۔لیکن میرا مشورہ ہے آپ آنے والے دنوں میں اس علم کی بنیاد پر ریسرچ کریں اور اس کی ابتدائی بنیاد تک جانے کی سعی کریں۔ازخود تاریکی کے پردے ہٹتے جائیں گے اور روشنی آپ کے ذہن کو منور کر دے گی۔اس حوالے سے اگر موقعہ ملا تو عملیات کی قدامت کے حوالے سے مزید بات کریں گے۔ہاں اگر چاہئیں تو ادارہ راہنمائے عملیات نے جو قدیم کتب غیر ملکی زبانوں میں فراہم کی ہیں اِن کو پڑھیں۔ کیونکہ اُردو زبان میں اس حوالے سے موثر کتاب میری نظروں سے نہیں گزری، تاہم دیگر زبانوں میں آپ کو ایسی کتب مل جائیں گی جن میں چاروں بڑے فرشتوں کے ناموں کا ذکر ہوگا۔

علم عملیات پر درج ذیل کتب تحریر اور شائع کی گئی ہیں۔

عملیات اسمائے ربی

روحانی مشورے

تسخیر موکلات وحاضرات

علم الحروف

راہنمائے عملیات

مفتاح الرموز واسرار الکنوز

السحر الاحمر

السحر العجیب (اول)

السحر العجیب (دوم)

السحر العجیب (سوم)

سحر بار نوخ

مجربات خالد

مسائل کا روحانی حل

آسان عملیات

شفائے امراض

خاص نمبر

طلسمات زہرہ

بحر الغرائب

اُصول وقواعد عملیات

غایۃ الحکیم

عملیات شفق رامپوری

حروف نورانی

حواہر المامہ

کئی ایک کتب اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ تفصیل کے لیے آپ ہماری ویب سائٹ www.khalidrathore.com یا ہر ماہ شائع ہونے والے ماہانہ "راہنمائے عملیات" کا مطالعہ کریں۔

حاضرات

حاضرات و تسخیر وغیرہ جیسے علوم، علم عملیات کی شاخیں ہیں اور بنیادی طور پر ان خصوصیات کی مظہر ہیں جو اِن کے ناموں کا براہ راست پرتو ہے۔ تاہم عمومی عملیات اور اِن علوم میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اِن علوم میں مختلف غیر مرئی مخلوقات کو حاضر کرنے یا تسخیر کرنے یعنی اِن کو مطیع و فرمانبردار یا غلام بنانے کی سعی چلہ کشی اور توجہ وغیرہ سے کی جاتی ہے اور پھر اِن سے سائلوں کی ضرورت یا حسب منشاء کام لیے جاتے ہیں۔

بعض صورت میں عامل خود بھی اِن کا غلام بن سکتا ہے۔ دراصل فرد پر جب اِن غیر مرئی مخلوقات سے کام لینے یا اِن سے ربط یا اِن سے کسی طور مستفید ہونے کا تصور ہوتا ہے تو وہ ایسے اعمال اور عبادات میں داخل ہو جاتا ہے جو غیر مرئی مخلوق کی تسخیر کی بجائے خود اس کی تسخیر پر مبنی ہوتے ہیں اور یوں وہ اِن کا آلہ کار بن جاتا ہے۔ اس صورت حال کی اور بھی کئی حالتیں ہیں جن میں سے ایک نمایاں یہ ہے کہ تصور اس قدر

قوت کے ساتھ عامل پر غالب آ جاتا ہے کہ وہ خود ہی عامل اور خود ہی معمول بن جاتا ہے۔ ہاں اپنی سمجھ کے مطابق وہ یہی خیال کرتا ہے کہ وہ غالب ہے اور مخلوق مغلوب۔ یہ صرف غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں۔

اِن مخلوقات سے کام لینے کے بارے میں لاتعداد قاعدے ملتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر مواد فرضی اور داستانی طرز کا ہے۔ در حقیقت یہ ایک حد درجہ مشکل اور خطرناک علم ہے اور انتہائی کم لوگ ہی اس میں کامیاب یا جزوی کامیاب ہوتے ہیں۔ ہاں دعوے کرنے والے لاتعداد مل جاتے ہیں۔ حاضرات وغیرہ کا زیادہ تر کام دھوکہ اور فراڈ پر مبنی ہے۔ بہت ہی شاذ و نادر ایسی صورت ملی ہے جس کے حقیقت ہونے پر گمان ہو۔ اس بارے تفصیل اس موضوع کے کورس یا کتاب میں تحریر کی جائے گی۔

تسخیر حاضرات و جنات وغیرہ کے حوالے سے مختلف چلے کیے جاتے ہیں جو کافی لمبی پڑھائی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بعض میں دیوی دیوتاؤں کو بھی تسخیر کیا جاتا ہے اور بعض میں خاص نام کی حامل پریوں اور دیگر مخلوقات کو حاضر و تسخیر کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف قسم کے چلے وغیرہ کرنے کے علاوہ بعض شدید نوعیت کے عمل قبرستان وغیرہ میں بھی کیے جاتے ہیں، جن میں جان جانے کی صورت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جان کا خطرہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے اعمال اپنے اندر خالصتاً غیر اسلامی اور مشرکانہ نوعیت رکھنے کے باعث عامل کو مذہب اسلام سے خارج کرنے اور مشرک و کافر بنانے کا باعث بنتے ہیں۔ اِن اعمال کی عبارت یا بذات خود تمام عمل کا جائزہ اگر سچے دل و دماغ کے ساتھ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ کہیں نہ کہیں اِن اعمال میں

ایسے حصے اور مقصد ہیں جن میں اِن مخلوقات کو غالب مانا جاتا ہے اور اللہ کی بجائے کاموں کی تکمیل کا مظہر اِن کو خیال کیا جاتا ہے جو کہ اللہ کی واحدنیت کے تصور کی نفی ہے۔کوئی بھی مرئی یا غیر مرئی مخلوق احکام الٰہی میں تصرف کی صلاحیت نہیں رکھتی۔اس قسم کے نظریات شرکیہ اور شریعت کے خلاف ہیں۔ایمان کی سلامتی کے ساتھ کسی بھی عمل کو کرنا امر لازم ہے۔جو لوگ تسخیر کے اس قدر دیوانے ہوتے ہیں کہ ہر کام کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں وہ اس کی قیمت دنیا اور آخرت دونوں میں ادا کرنے کے سزا وار ہوں گے۔

اس موضوع پر ایک خاص کتاب جو اپنی جامعیت اور مواد کے برحق ہونے کی مظہر ہے "تسخیر موکلات و حاضرات" کے عنوان سے شائع کی گئی ہے۔

جفر

ہمارے ہاں عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ عرب وہ قوم ہے جس نے قبل از اسلام حروف کی عددی قیمتیں وضع کیں۔ یعنی ''ا'' کو ''1'' ب کو ''2'' اور اس طرح تمام حروف تہجی سے خاص عددی قوتیں منسوب کیں اور اس سے ہی علم جفر کی ابتدا ہوئی۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں میں یہ علم پہلے سے ہی کافی ترقی یافتہ شکل میں موجود تھا۔ عربوں نے اس کو مزید نکھارا۔ پاک و ہند، مصر اور ایران وغیرہ میں بھی اس حوالے سے کافی کام کیا گیا ہے۔

قدیم اقوام نے جو کام حروف کو اعداد اور اعداد کو حروف میں بدلنے کے فن کو مروج کیا تھا اب ترقی یافتہ شکل میں ہمارے سامنے ہے۔

علم جفر کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اول اخبار

دوم آثار

اخبار

علم جفر کی زیادہ مانگ اس کے شعبہ اخبار کے حوالے سے ہے۔ اس شعبے میں کسی سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے اس کو مستحصلہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس وقت لوگوں کے پاس مستحصلہ جات کی کل تعداد لاکھوں سے اوپر چلی جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے 99.99 فی صد مستحصلہ جات ناقص اور نام نہاد جفاروں کے ذاتی استخراج کردہ ہیں، جن کا مقصد صرف اور صرف شہرت کا حصول ہے۔ جبکہ حقیقی مستحصلہ جات آٹے میں نمک سے بھی کم والی تعداد میں ہیں۔ جب کہ لاحاصل اور تجربے پر پورا نہ اترنے والے مستحصلہ جات کی ایک عظیم لائبریری بن سکتی ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بغرض اشاعت و نام، نت نئے مستحصلہ جات تخلیق کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے تفصیلی بحث آپ کو علم جفر کے حصہ اخبار پر ہمارے کورس/کتابی کورس میں مل سکتی ہے۔ تاہم اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ سچ ناپید ہے، بس ملاوٹ اتنی ہے دودھ میں پانی کی بجائے پانی میں چند قطرے دودھ ڈال کر اس کو دودھ کہا جا رہا ہے اور اس پانی کے خالص دودھ ہونے پر زور بھی دیا جاتا ہے۔

آثار

جفر کے شعبہ آثار میں مسائل کے حل کے لئے کام کیا جاتا ہے۔ جفر کا یہ شعبہ

علم عملیات کی ہی ایک شکل ہے۔اس کے مقاصد بھی وہی ہیں جو کہ علم عملیات کے ہیں۔ ہمارے کورس کے حوالے سے یہ شعبہ علم عملیات کے تحت آئے گا۔ کیونکہ اس میں علم عملیات سے فرق کچھ نہ ہے۔ عملیات اور عملیات جفر میں تفریق اور اختلاف کو مکمل طور پر الگ الگ بیان کرنا مبنی بر حقیقت نہیں۔ اس وجہ سے اس کو عملیات کے عنوان کے تحت ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

مستحصلہ کے حوالے سے صرف ایک کتاب دستیاب ہے جس کا نام مستحصلہ قادر الکلام ہے۔ عملیات کے حوالے سے کتب کا بیان علم عملیات کے تحت آ چکا ہے۔

علم نجوم

علم نجوم میں بنیادی طور پر کسی فرد کی پیدائش کے وقت آسمان کی کواکبی حالت کے مدنظر زائچہ استخراج کیا جاتا ہے۔اس زائچے کی بنیاد پر فرد کے حالات زندگی یا کسی سوال کا جواب یا کسی کے حالات یا دیگر کسی بھی امر کے بارے میں پیشن گوئی کی جاتی ہے۔علم نجوم میں زائچہ سازی کے لئے فرد کی تاریخ پیدائش، مقام پیدائش اور جس خاص وقت اس کی پیدائش ہوئی ہے اس کا درست تعین ضروری ہے۔ نجوم میں تمام تر کام کی بنیاد زائچہ پر ہے اور زائچہ بنانے کے لئے ان تینوں امور کا بالکل درست معلوم ہونا امر لازم ہے۔دراصل، وقت، علم نجوم میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔کسی ایک دن کواکب کی عمومی پوزیشن میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا ماسوائے قمر کے' کہ یہ انتہائی تیز رفتار ہے اور اپنی پوزیشن تبدیل کرتا رہتا ہے۔اس لئے دو افراد کے زائچوں میں فرق کرنے کے لئے ان کا درست وقت معلوم ہونا از حد ضروری ہے۔لیکن درجاتی فرق

بہت اہم اور نمایاں ہو جاتا ہے۔ گو نجوم میں زائچہ سازی/احکام بیان کرنے کے حوالے سے بہت سے قواعد ہیں تاہم اِن پر تفصیلی بحث اِن کے مقام یعنی علم نجوم کے کورس میں ہی آپ کو مل سکے گی۔

علم نجوم کو کئی شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اِن میں سے ہر ایک اپنی جگہ تفصیلی احکام لیے ہوئے ہوتی ہے۔ اِن میں سے چند کا ذکر کچھ یوں کیا جا سکتا ہے۔

- پیدائشی نجوم
- ملکی نجوم
- طبی نجوم
- سیاسی نجوم
- معاشی نجوم
- موسمی نجوم
- جنسی نجوم

علم نجوم کے موضوع پر اب تک درج ذیل کتاب کی اشاعت الحمد اللہ ہو چکی ہے۔

- راہنمائے علم نجوم (اول)
- راہنمائے علم نجوم (دوم)
- ہندی نجوم
- آپ کا برج
- راٹھور وقتی نجوم

- احکام النجوم (وقتی نجوم)
- کتاب الرمل، کواکب بروج وساعات
- دس سالہ جنتری (2001-2010)
- راٹھور تسویۃ البیوت (لگن سارنی تمام دنیا کی)
- راٹھور 60 سالہ تقویم (1940 تا 2000)
- راٹھور 50 سالہ تقویم (2001 تا 2050)

قیافہ شناسی

قدیم ترین اور مستند ترین علوم کی فہرست میں اگر قیافہ شناسی کو شامل نہ کیا جائے تو اس سے بڑی کوئی اور غلطی نہ ہوگی۔ قیافہ شناسی سے مراد چہرے مہرے سے فرد کی شخصیت اور قسمت کا حال بیان کرنا۔

قیافہ شناسی کو وسیع تر تناظر میں لیا جائے تو اس سے مراد انسانی چہرہ کے خدو خال یعنی اس کی ناک کیسی ہے، آنکھیں کیسی ہیں، جبڑا کس ساخت کا ہے، ماتھے کی کیا حالت ہے، چہرے پر بال کتنے اور کس رنگ کے ہیں جیسے متعدد امور زیر بحث آتے ہیں۔ اِسی طرح بات کرتے وقت چہرہ یا ہاتھ وغیرہ کی حالت کیا ہوتی ہے اور دیگر معاملات بھی اس کے تحت آتے ہیں۔ پہلے زمانے میں ناجائز بچوں کے باپ کا تعین کرنے کے لیے بھی اس علم سے مستفید ہوا جاتا تھا۔

خیال رہے کہ قیافہ شناسی سے فرد کی ذات کے حوالے سے پیش گوئی کا کام کیا

جا سکتا ہے۔ دوسرے لوگوں یا ملکی یا دیگر معاملات کے حوالے سے پیش گوئی کرنا اس حوالے سے ممکن نہیں ہوتا۔ ایک قیافہ شناس صرف متعلقہ فرد کی قسمت یا اس کو پیش آنے والی اونچ نیچ کو ہی بیان کر سکتا ہے۔ فرد کے دیگر رشتہ داروں کے بارے یا ملکی حالات یا دیگر ایسے معاملات کے بارے وہ پیشن گوئی کی قوت نہیں رکھتا۔

طلسم صحت و شفاء

طلسم صحت تیار کرتے ہوئے شفاء کے حوالے سے خاص کواکبی حالتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کو مزید پُراثر بنانے کے لیے اس پر خاص روحانی عمل کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ طلسم فرد کو بیماری سے نجات اور صحت دلانے کی غیر معمولی برقی و مقناطیسی طاقت کا حامل ہو جاتا ہے۔ آپ کسی بھی بیماری کا شکار ہوں' دوا کے ساتھ دعا' کو بھی علاج کا حصہ بنائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

ٹیرٹ کارڈ

ٹیرٹ کارڈ ایک دفعہ پھر مقبولیت حاصل کرر ہے ہیں اوراب پاکستان میں بھی آپ کواس کا ذکر کئی افراد سے سننے کو ملے گا۔ ٹیرٹ کارڈ دراصل پیشن گوئی کا ایک ایسا طریقہ ہے جو کسی حساب پر مشتمل نہ ہے بلکہ اشکال کے ذریعے پیشن گوئی کی جاتی ہے۔ اس نظام میں کارڈوں کا ایک بنڈل ہوتا ہے جس کی تعداد مختلف ماہرین کے مطابق مختلف ہے۔ اِن کارڈوں پر مختلف اشکال بنی ہوتی ہے۔ سائل کے سوال پوچھنے پر کارڈوں کی بساط بچھائی جاتی ہے اور پھر سائل کے سوال کا جواب اِن کارڈوں پر بنی اشکال کی روشنی میں دیا جاتا ہے۔

کارڈوں کی تعداد و اشکال کے حوالے سے بھی اِن میں باہم کافی اختلاف ہے۔ اسی طرح اس سسٹم کے پیچھے کوئی حسابی نظام نہیں ہے بلکہ چانس یا فرد کی قسمت کی بنیاد پر اور اگر کہا جائے تو کسی حد تک وقتی نجوم کی طرز پر یعنی وقت سوال جو بساط ہوتی ہے

اس کی بنیاد پر فیصلہ یا حکم بیان کیا جاتا ہے۔تاہم وقتی نجوم میں جو گہرائی ہے اور جو اُصول وقواعد اس حوالے سے مرتب کیے گئے ہیں ٹیرٹ کارڈ اس حوالے سے بہت کمزور ہے۔ بس اس میں کارڈ اور اِن کی اشکال یا ٹیرٹ کارڈ پڑھنے والے نے جو مختصر یا اشاراتی احکام اس پر لکھے ہوتے ہیں اس علم کی کل کائنات ہے۔اس میں فوری نوعیت کے اور طویل المدت کے جواب بھی دیئے جاسکتے ہیں تاہم اس علم کے لیے فرد میں مضبوط اور کافی ترقی یافتہ، وجدانی وسائیکو صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔صرف اِن ہی صلاحیتوں کی بنیاد پر اس علم میں نام پیدا کیا جاسکتا ہے۔ادارہ نے اس موضوع پر بھی کورس تیار کیا ہے۔دلچسپی رکھنے والے اس علم کو مکمل طور پر ہماری زیرِ نگرانی سیکھ سکتے ہیں۔

ٹیرٹ کارڈ پر ادارہ کا کورس دستیاب ہے۔اس کو جلد کتابی کورس کی شکل دینے کی کوشش کی جائے گی۔

رمل

قدیم ترین مخفی علوم میں جو علوم شامل ہیں، رمل ان میں سے اولین حیثیت کا حامل ہے۔ علم رمل کی بنیاد سولہ اشکال پر ہے۔ اِن اشکال سے زائچہ رمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ زائچہ رمل کے استخراج کے لیے قرعہ رمل استعمال ہوتا ہے۔ زائچہ بنانے کے لیے قرعہ پھینکا جاتا ہے اور اس سے وجود میں آنے والی اشکال کو بنیاد بنا کر سولہ اشکال پر مبنی حتمی زائچہ رمل استخراج کیا جاتا ہے۔

پھر یہ زائچہ سائل کے سوال کا جواب دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ زائچہ رمل میں نجوم کی طرز پر اشکال کو بروج وکواکب سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تاہم نجوم کا براہ راست احکام کے حوالے سے تعلق نہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ الگ علوم ہیں تاہم کچھ اُمور میں مطابقت کے ساتھ کچھ میں اختلاف بھی ہے۔ تاہم نجوم کی طرح یہ بھی ایک موثر علم ہے۔

ایک زمانہ میں علم رمل کا بہت بول بالا تھا اور اس کے ماہرین کافی تعداد اور درستگی کی صلاحیت کے ساتھ دستیاب تھے۔تاہم گزرتے وقت کے ساتھ فی زمانہ اس کو علوم مخفی کے شائقین میں اس قدر مقبولیت حاصل نہیں رہی۔جس طرح نجوم وعملیات کے اُصول وقواعد سینوں کا راز رہنے کی وجہ سے اندھیرے میں چلے گئے اور اب رفتارِ زمانہ اِن کو دوبارہ سامنے لے آئی ہے۔توقع ہے زمانہ کی یہ تبدیلی اپنے وقت پر رمل جیسے مستند علم کو بھی ایک دفعہ پھر اندھیر سے روشنی کی طرف لے آئے گی۔

رمل کے شوقین افراد کے لیے ادارے نے پیتل، تانبا اور سلور میں خوبصورت قرعہ رمل تیار کروا رکھے ہیں جنہیں آپ ادارے سے منگوا سکتے ہیں۔

اس موضوع پر درج ذیل کتب کی اشاعت ہو چکی ہے۔

- کتاب الرمل، کواکب، بروج وساعات
- اقوال امرضیہ فی معرفتہ الاعمال الرملیہ

تل شناسی

تل شناسی اُن قدیم علوم میں سے ایک ہے جو اب حقیقی معنوں میں مستعمل نہیں رہا۔ انسانی چہرے اور تمام جسم پر موجود تل اس علم میں بنیاد کا کام دیتے ہیں۔ آج کل تل شناسی کا علم صرف اتنا رہ گیا ہے کہ یہاں تل ہے تو اس کا کیا مطلب یہ ہے یا وہاں تل ہے تو اس کا کیا اثر ہوگا۔ ایک مکمل پیشن گوئی کے علم کے طور پر اس کو اب استعمال نہیں کیا جاتا۔ جس کی وجہ سے یہ عظیم علم ناقدری کا شکار ہو گیا ہے۔

اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ فنی لحاظ سے تلوں کے باہم روابط ہوتے ہیں۔ دیگر علوم کی طرح مختلف جگہوں پر تل، ملتے جلتے یا متضاد احکام بیان کرتے ہیں جن کو ایک صاحب علم بعد از امتحان درست طور پر بیان کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے سائل کے تمام جسم پر تلوں کے مقام اور نوعیت کو ضبطِ تحریر میں لانا پڑتا ہے۔ عموماً لوگوں کے لیے یہ مشق ناقابل قبول ہوتی ہے اس لیے علمی وفنی رکاوٹ آڑے آجاتی ہے۔ جو حقیقی

تل شناسی کو اپنے قدم جمانے نہیں دیتی۔ تل شناسی میں تلوں کے جوڑے تلاش کرنے کے لیے جسم کو بے نقاب یعنی بے لباس کرنا پڑتا ہے اور تمام اعضاء کا بغور جائزہ اس حوالے سے لیا جاتا ہے۔ یہ فعل مذہبی یا اخلاقی حوالے سے قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس لیے حقیقی اور تنقیدی جائزہ لینا ممکن نہیں ہوتا۔ سو علم تل شناسی کو مکمل طور پر لاگو کرنے کے مواقع کم وبیش ہی ہوئے۔

علم تل شناسی کے حوالے سے فی الحال تو کوئی کورس جاری نہیں کیا گیا، تاہم اس موضوع پر ایک جامع کتاب تحریر کرنے کی سعی ضروری ہے۔ تاکہ آنے والے دنوں میں یہ علم معدوم نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بہتر جانتی ہے۔ کتاب کا نام "راہنمائے تل شناسی" ہے۔

ٹیلی پیتھی

ٹیلی پیتھی کا معنیٰ یا اس علم کا جو تعارف سب سے زیادہ مروج ہے۔ اس کے مطابق یہ ایک ذہنی طاقت ہے جس کی مدد سے سامنے موجود یا غیر موجود ذات کے ساتھ لہروں اور محسوسات کے ذریعے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ رابطہ بعض صورتوں میں یک طرفہ اور بعض میں دو طرفہ ہوتا ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ماہر کے لیے فاصلہ معنیٰ نہیں رکھتا۔ اس کا تعلق دوسرے فرد کے ساتھ غیر مرئی لہروں، جن کو سوچ کی لہریں بھی کہا جا سکتا ہے کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان لہروں کے دوش پر دو طرفہ ٹریفک تب چلتی ہے جب دونوں اس فن کے ماہر ہوں۔ ورنہ جو ماہر ہوگا وہ ہی اپنا حکم یا ہدایت یا گفتگو جاری کر سکے گا دوسرا نہیں۔ یعنی ایک عامل ہوگا اور ایک معمول۔

اس صلاحیت کی بدولت ایک ماہر فرد دوسرے کا ذہن پڑھ سکتا ہے، اس کے

خیالات جان سکتا ہے، اس کے ساتھ ذہنی گفتگو کر سکتا ہے اور کسی بھی کمزور طبع فرد سے اپنی مرضی کے مطابق افعال بھی انجام دلوا سکتا ہے۔ تاہم ایسی صلاحیت ہر ٹیلی پیتھی کے ماہر میں نہیں ہوتی۔ اس کے لیے غیر معمولی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

جس طرح دوسرے علوم میں لوگ کچھ زیادہ ماہر اور کچھ کم ماہر ہوتے ہیں بالکل اس طور ٹیلی پیتھی میں بھی ہے۔ ہر ٹیلی پیتھی کا ماہر ایک سی صلاحیت کا مالک نہیں۔ بعض صرف اتنی قابلیت رکھتے ہیں کہ فرد کے خیالات کو ایک معمولی حد تک جان سکیں اور بعض اس سے بھی کم درجے پر معمولی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اعلیٰ طاقت اور صلاحیت غیر معمولی حالت ہوتی ہے جو کم و بیش ناپید ہے یا ناپید کے قریب قریب ہے۔

ٹیلی پیتھی یا لہروں کے ذریعے گفتگو یا تبادلہ خیال کی صلاحیت انسانوں کے علاوہ جانوروں میں بھی ہوتی ہے اور اپنے معاملات کے حوالے سے یہ کافی ترقی یافتہ حالت میں اِن میں پائی جاتی ہے۔ جس میں اِن سے کبھی غلطی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ صلاحیت اِن کے اندر فطری ہوتی ہے۔ جبکہ انسان اِس فطری صلاحیت کو مشقوں کے ذریعے پروان چڑھاتا ہے اور غلطی یا کمزوری کا احتمال کافی زیادہ ہوتا ہے۔

یہ صلاحیت بہت شاذ ہے لیکن لوگ زبردستی اس کے ماہر ہونے کا اظہار کرتے ہیں اور عوام کو بھی بے مقصد سمت میں معروف رکھتے ہیں۔ اس کے مکمل حصول کے لیے غیر معمولی محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور خوش قسمتی کا حامل ہونا ضروری ہے۔

بانڈ نمبرز

بالذات بانڈ نمبرز کوئی الگ سے علم نہیں ہے۔ بلکہ نجوم، اعداد، رمل، جفر اور ساعت میں اس حوالے سے کافی مواد دستیاب ہے۔ تاہم ادارے کے تحت لکی نمبرز اور بانڈ نمبرز وغیرہ کے متلاشی افراد کے لیے الگ سے ایک کورس تحریر کیا گیا ہے۔ سو اس وجہ سے ایک الگ عنوان کے تحت اس کا ذکر ہو رہا ہے۔ تا کہ قارئین جان سکیں کہ اس موضوع پر الگ سے کورس بھی ہے۔

اس کورس کا بنیادی مقصد مختلف انعامی سکیموں کے تحت واقع ہونے والی قرعہ اندازیوں میں اول درجوں کے حق دار نمبرز وغیرہ کا استخراج ہے۔ دراصل جدید زمانے میں بھی اور پاکستان میں بھی بانڈ نمبرز اور بیرونی دنیا میں مختلف قسم کے لکی ڈراز اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ "بانڈ نمبرز" کا ایک نیا علم وجود میں آ گیا ہے۔ تاہم اپنی اصل میں دراصل اُن اُصول وقواعد سے ہی استخراج شدہ ہے جو بنیادی طور پر نجوم، اعداد اور

ایسی دیگر پیشن گوئی یا استخارہ کے علم سے تعلق رکھتے ہیں۔

بانڈ نمبرز بذریعہ ڈاک کورس کا اجراء بھی کیا گیا ہے اور اس حوالے سے درج ذیل کتب بھی دستیاب ہیں:-

بانڈ ریس اور لاٹری کے نمبر

نمبر ہی نمبر (حصہ اول)

نمبر ہی نمبر 15000 (حصہ دوم)

قسمت اور چانس

انعامی کرشمات

صفحہ، آ کڑہ اور بنڈل (مکمل بمعہ 2011 کی نظرات)

صفحہ، آ کڑہ اور بنڈل (2013)

صفحہ آ کڑہ اور بنڈل ہر سال شائع کی جاتی ہے

خزینہ اعداد

خالد روحانی جنتری

خالد ہندی جنتری

وہ تمام علوم جن کا تعارف پچھلے صفحات میں دیا گیا ہے اِن پر خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے تحت یا تو کورسز جاری ہیں یا اِن پر کورسز کی تیاری کا کام کیا جارہا ہے یا کیا جانا مطلوب ہے۔اِن علوم کے علاوہ دیگر علوم پر کورسز کی تشکیل کی تفصیل آپ ویب سائٹ یا ادارے کے ماہنامہ ''راہنمائے عملیات'' میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہماری ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:-

www.khalidrathore.com

کتاب اور داخلہ فارم کا نمبر

کتابی کورس علم عملیات (حصہ دوم)

پڑھائی کا طریقہ کار

آپ یہ کورس بذریعہ ڈاک/ کتابی کورس کر رہے ہیں۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ آپ دیگر مصروفیات کے باعث اس پر پوری توجہ نہ دے سکیں۔ سو آپ اپنی روزمرہ مصروفیات میں سے زیادہ نہیں تو' صرف اور صرف ایک گھنٹہ علوم مخفی کی تعلیم پر غور و فکر کے لئے مختص کر لیں۔ اس طرح آپ ایک تسلسل کے ساتھ علوم مخفی کی تعلیم میں دلچسپی لیتے جائیں گے۔ گھر کے کسی گوشے میں ایک میز کرسی اپنی کتابوں اور دیگر مواد کے لئے ضرور رکھیں تا کہ پڑھائی کے دوران آپ کتابوں اور دیگر مواد کی تلاش میں نہ لگ جائیں۔

میں آپ کو روزانہ زیادہ وقت اس کورس کے لئے مختص کرنے کے لئے نہیں کہوں گا۔ آپ ہر روز صرف اتنا وقت اس کورس کی تعلیم پر دیں جتنا آپ ایک تسلسل کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن آدھا گھنٹہ، دوسرے دن دو گھنٹے اور تیسرے دن چھٹی جیسے شیڈول آپ کے مددگار نہ ہوں گے۔ صرف اور صرف اتنا وقت دیں جتنا

آپ روزانہ اس کورس کو دے سکیں، چاہے یہ ایک گھنٹے کی بجائے آدھا گھنٹہ ہی ہو۔ لیکن
ہو، روزانہ، بلاناغہ۔

ایک تسلسل کے ساتھ کسی بھی کام کو کرنا اِس کی کامیابی کی جانب پہلا قدم ہوتا
ہے سو جو سوچتا ہے کہ آج رہنے دو کل کرلوں گا، کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

اپنی نشست کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جو قدرے پُرسکون ہو۔ جہاں
پر غیر ضروری شور وغل اور گھر والوں کی مداخلت کے کم سے کم امکانات ہوں۔ ایسی تمام
چیزیں یکسوئی سے حصول تعلیم میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ جب بھی پڑھنے بیٹھیں اپنے ذہن کو
یکسوئی کے ساتھ تعلیم میں لگائیں اور دوران کورس اور تکمیل کورس کے بعد بھی ہمیشہ اپنے
آپ کو طالب علم سمجھیں۔

دوران کورس، موضوع کورس کو سمجھنے کی کوشش کریں، جو کورس ارسال کیا گیا ہے
اس کو بار بار پڑھیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ موضوع سے متعلق جو کتب و رسائل
آپ کے پاس ہیں یا آپ نے پڑھ رکھیں ہیں، وہ اپنی جگہ اہم ہیں، ان کو بلاشبہ ذہن میں
رکھیں، تاہم جو مواد آپ کو اس کورس کے ذریعے ارسال کیا جارہا ہے اور جو علم آپ کو منتقل
کرنے کی کوشش اور جو تعلیم آپ کو دی جارہی ہے، جو اصول و قواعد زیرِ بحث لائے جا
رہے ہیں ہر کتاب اور مواد پر آپ اس کورس کو ترجیح دیں۔

مقصد یہ نہیں کہ دیگر کتب و رسائل غلط ہیں یا ان میں کوئی خامی ہے، حقیقت یہ
کہ یہ کوئی بھی طالب علم خود یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ کیا درست ہے اور کیا غلط اور اِسے کس
طریقہ کار کی پیروی کرنا چاہیے، سو اس کورس کے ذریعے جب آپ کا ذہن کھلے گا اور
حقیقت سے آگاہی کے ساتھ آپ ان کتب و رسائل کی علمی سطح کا اندازہ کرنے کے

ساتھ ساتھ ان سے درست استفادہ کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ کتب بہت سے اختلافی مسائل یا ایسے اُمور کو لیے ہوئے ہوتی ہیں جو مختلف ضروریات کے تحت شامل کتاب ہوتی ہیں۔ لیکن ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ پہلے وہ متعلقہ علم کے اُصول وقواعد سے واقف ہو اور پھر بحث اور دلیل کی طرف آئے۔ بات کو سمجھنے سے پہلے بحث شروع کرنا یا ایسی باتوں میں اُلجھ جانا مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

ابتدائیہ

کتابی کورس

عزیز طالب علم عملیات پر جو تحریری مواد کتب ورسائل کی شکل میں اس وقت دنیا میں موجود ہے۔اس کو اگر کوئی فرد تمام زندگی پڑھتا رہے تو اس کا ایک معمولی حصہ بھی نہیں پڑھ سکتا۔اس حساب سے یہ کورس کچھ مختصر محسوس ہوتا ہے۔لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہے۔اس کورس میں شروع سے لے کر آخر تک علم عملیات کے اصول وقواعد اور دیگر تفصیلات کو انتہائی جامع انداز سے بیان کیا گیا ہے۔دراصل اس کورس کے ذریعے آپ کو ایک مکمل طریقہ کار سے روشناس کروایا گیا ہے۔جس پر عمل کرتے ہوئے آپ اس میدان کے تمام ضروری اور اہم امور پر کما حقہ کمان حاصل کرلیں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ تمام اصول وقواعد کو بیک وقت بیان نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کوئی ذہین سے ذہین شخص چند لمحوں یا دنوں میں کسی علم پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔اپنے

"طویل تجربے کی روشنی میں اس کورس میں نہایت ہی بہترین ترکیب وتدبیر سے علم عملیات کے مختلف اصول وقواعد اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ معمولی توجہ سے آپ ان کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ مہارت بھی حاصل کرلیں گے۔ شرط صرف یہ ہے کہ ہر روز کچھ وقت ان اسباق کو سمجھنے پر صرف کریں۔

بعض طالب علم صرف ایک دفعہ یا نیم دلی یا بلا توجہ سے کورس پڑھتے ہیں اور سوالات کی لائن لگا دیتے ہیں جو کہ ایک غلط طریقہ کار ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں:

وہ اُمور جو کورس میں بیان کردیئے گئے ہیں
اِن کا سمجھنا اور بارہا پڑھنا آپ کے اپنے
ذاتی مفاد میں ہے اور یہ امر آپ کی علمی سطح
میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ کورس پر توجہ
دیئے بغیر آگے بڑھنے کا مطلب وقت اور
پیسہ برباد کرنا ہے۔ جب آپ حصول علم کے
لیے تیار ہی نہیں تو پھر علم سے آپ کا رابطہ
نہیں ہے۔ بس آپ خیال کر رہے ہوتے
ہیں کہ آپ آگے بڑھ رہے ہیں لیکن
فی الحقیقت آپ پیچھے کی طرف جا رہے
ہوتے ہیں۔

سو توقع ہے کہ آپ اس کتابی کورس کو پوری توجہ سے پڑھیں گے اور اس کے ہر لفظ پر عبور حاصل کریں گے۔ اور اگر آپ نے محنت کی تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس عظیم علم

کے ماہر نہ بن سکیں۔

زیر نظر کورس میں اگر کوئی بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے یا اس سلسلے میں کوئی مشکل درپیش ہو تو پہلے تحریر کردہ طریقہ کار کے مطابق ادارے کے ساتھ رجسٹر ہو کر سوال ارسال کر کے جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ جتنا سبق بھی اس کورس میں شامل ہے اس میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ پھر باقی باتیں بھی سمجھ میں آ جائیں گی۔ کورس پوری توجہ اور دلجمعی سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

لمحہ فکریہ

عملیات یا ایسے دیگر علوم کی جب بات کرتے ہیں تو بنیادی طور پر اس سے مراد ایسا علم ہوتا ہے جس کی مدد سے اعمال خیر یا اعمال شر انجام دیے جائیں جن کا تعلق مادی دنیا کی بجائے روحانی دنیا کے ساتھ ہو۔ آخر انسان خیر و شر کی اس جنگ میں کیوں شریک ہے۔ کائنات جب اللہ کی تخلیق ہے تو پھر خیر ہی خیر کیوں نہیں ہے؟ شر کا وجود اس میں کہاں سے آ گیا؟

گو اس کائنات کی تخلیق سے متعلق راز انسان کے لیے آج بھی پوشیدہ ہیں اور آنے والے زمانوں میں بھی پوشیدہ ہی رہیں گے۔ ماسوائے اُن کے جن کو اللہ نے کسی نہ کسی طور ہمارے لیے آشکار کر دیا۔

خیر وشر کی اصل تاریخ دراصل ابوالبشر کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

شر کہاں سے آیا، اس کا علمبردار کون ہے؟

ظاہر بات ہے، آسان سا جواب ہے، شیطان۔

لیکن تخلیق شر کی کیا ضرورت تھی؟

آخر انسانی نفس کیوں شر سے خیر کی طرف نہیں آتا اور پھر فطرت پر پیدا ہونے کے بعد فطرت سے منسلک کیوں نہیں رہتا؟

ایسے سوالوں کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ شر شیطان سے ہے۔ یہ ازل سے انسان کے ساتھ ہے اور ابد تک رہے گا۔ قصص القران میں مولانا محمد حفظ الرحمٰن سوہاروی نے اس موضوع کو بہت خوبصورت طریق سے درج ذیل طور پر جمع کیا ہے۔

﴿ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا، اوران کا خمیر تیار ہونے سے قبل ہی اس نے فرشتوں کو یہ اطلاع دی کہ عنقریب وہ مٹی سے ایک مخلوق پیدا کرنے والا ہے جو بشر کہلائے گی، اور زمین میں ہماری خلافت کا شرف حاصل کرے گی۔

آدم کا خمیر مٹی سے گوندھا گیا اور ایسی مٹی سے گوندھا گیا جو نت نئی تبدیلی قبول کر لینے والی تھی، جب یہ مٹی پختہ ٹھیکری کی طرح آواز دینے اور کھنکھنانے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اس جسد خاکی میں روح پھونکی اور وہ یک بیک گوشت پوست، ہڈی، پٹھے کا زندہ

انسان بن گیا اور ارادہ، شعور، حس، عقل اور وجدانی جذبات و کیفیات کا حامل نظر آنے لگا۔

اور پھر (دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کے آگے سربسجود ہو جاؤ، وہ جھک گئے، مگر ابلیس کی گردن نہیں جھکی، اس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ کافروں میں سے تھا پھر (ایسا ہوا کہ) ہم نے آدم سے کہا اے آدم تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو، جس طرح چاہو، کھاؤ پیو، امن چین کی زندگی بسر کرو، مگر دیکھو وہ جو ایک درخت ہے، تو کبھی اس کے پاس نہ بھٹکنا، اگر تم اس کے قریب گئے تو (نتیجہ یہ نکلے گا کہ) حد سے تجاوز کر بیٹھو گے، اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جو زیادتی کرنے والے ہیں۔ (البقرہ ۲، آیت ۳۴-۳۵)

اور (دیکھو یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ) ہم نے تمہیں پیدا کیا (یعنی تمہارا وجود پیدا کیا) پھر تمہاری (یعنی نوعِ انسانی کی) شکل و صورت بنا دی، پھر (وہ وقت آیا کہ) فرشتوں کو حکم دیا (آدم کے آگے جھک جاؤ) اس پر سب جھک گئے، مگر ابلیس کہ جھکنے والوں میں سے نہ تھا۔ (الاعراف 7، آیت 11)

اور بلاشبہ یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کا خمیر اٹھے ہوئے گارے سے بنایا، جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے اور ہم "جن" کو اس سے پہلے جلتی ہوئی ہوا کی گرمی سے پیدا کر چکے تھے، اور (اے پیغمبر) جب ایسا ہوا تھا کہ تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا "میں خمیر اٹھے ہوئے گارے سے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے" ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں (یعنی

نوع انسانی پیدا کرنے والا ہوں) تو جب ایسا ہو کہ میں اسے درست کر دوں (یعنی وہ وجود تکمیل کو پہنچ جائے اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو چاہیے کہ تم سب اس کے آگے سر بسجود ہو جاؤ چنانچہ جتنے فرشتے تھے سب اس کے آگے سر بسجود ہو گئے، مگر ایک ابلیس، اس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۔

اور جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا "آدم کے آگے جھک جاؤ" اور سب جھک گئے تھے مگر ابلیس نہیں جھکا تھا، وہ جن میں سے تھا۔ پس اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہو گیا پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر (کہ تمہارا پروردگار ہوں) اسے اور اس کی نسل کو کارساز بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ (دیکھو) ظلم کرنے والوں کے لیے کیا ہی بری تبدیلی ہوئی ا (الکہف 18، آیت 50)

اور وہ وقت یاد کرو جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا۔ میں مٹی سے بشر کو پیدا کرنے والا ہوں، بس جب میں اس کو بنا سنوار لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو سب فرشتے اس کے لیے سر بسجود ہو جاؤ پس سب ہی نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے نہ مانا، گھمنڈ کیا اور وہ (علم الٰہی میں پہلے ہی) کافروں میں تھا۔ (ص 38، آیت 71-74)

اللہ تعالیٰ اگرچہ عالم الغیب اور دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے اور ماضی، حال اور مستقبل سب اس کے لیے یکساں ہیں، مگر اس نے امتحان و آزمائش کے لیے ابلیس (شیطان) سے سوال کیا:-

کس بات نے تجھے جھکنے سے روکا جبکہ میں نے حکم دیا تھا؟ (الاعراف 7، آیت 12)۔

جواب میں ابلیس نے کہا:۔

اس بات نے کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے (الاعراف 7، آیت 12)۔

شیطان کا مقصد یہ تھا کہ میں آدم سے افضل ہوں، اس لیے کہ تو نے مجھ کو آگ سے بنایا اور آگ بلندی و رفعت چاہتی ہے اور آدمی مخلوق خاکی، بھلا خاک کو آگ سے کیا نسبت؟ اے اللہ ! پھر یہ تیرا حکم کہ ناری، خاکی کو سجدہ کرے کیا انصاف پر مبنی ہے؟ میں ہر حالت میں آدم سے بہتر ہوں، لہذا وہ مجھے سجدہ کرے نہ کہ میں اس کے سامنے سربسجود ہوں، مگر بد بخت شیطان اپنے غرور و تکبر میں یہ بھول گیا کہ جب تو اور آدم دونوں اللہ کی مخلوق ہو، تو مخلوق کی حقیقت خالق سے بہتر خود وہ مخلوق بھی نہیں جان سکتی، وہ اپنی تمکنت اور گھمنڈ میں یہ سمجھنے سے قاصر رہا کہ مرتبہ کی بلندی و پستی اس مادہ کی بنا پر نہیں ہے جس سے کسی مخلوق کا خمیر تیار کیا گیا ہے بلکہ اس کی ان صفات پر ہے جو خالق کائنات نے اس کے اندر ودیعت کی ہیں۔

ابلیس نے جب دیکھا کہ خالق کائنات کے حکم کی خلاف ورزی، تکبر و رعونت اور اللہ تعالیٰ پر ظلم کے الزام نے ہمیشہ کے لیے مجھ کو رب العلمین کی آغوش رحمت سے

مردود اور جنت سے محروم کر دیا، تو توبہ اور ندامت کی جگہ اللہ تعالی سے یہ استدعاء کی کہ تاقیام قیامت مجھ کو مہلت عطا کر اور اس طویل مدت کے لیے میری زندگی کی رسی کو دراز کر دے۔

حکمت الٰہی کا تقاضا بھی یہی تھا، لہذا اس کی درخواست منظور کر لی گئی، یہ سن کر اب اس نے پھر ایک مرتبہ اپنی شیطانیت کا مظاہرہ کیا، کہنے لگا! جب تو نے مجھ کو راندۂ درگاہ کر ہی دیا تو جس آدم کی بدولت مجھے یہ رسوائی نصیب ہوئی میں بھی آدم کی اولاد کی راہ ماروں گا اور ان کے پس و پیش، ارد گرد اور چہار جانب سے ہو کر ان کو گمراہ کروں گا، اور ان کی اکثریت کو تیرا ناسپاس اور ناشکر گزار بنا چھوڑوں گا، البتہ تیرے "مخلص بندے" میرے اغوا کے تیر سے گھائل نہ ہو سکیں گے اور ہر طرح محفوظ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

ہم کو اس کی کیا پرواہ، ہماری فطرت کا قانون "مکافات عمل و پاداش عمل" اٹل قانون ہے، پس جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا اور جو بنی آدم مجھ سے روگردانی کر کے تیری پیروی کرے گا وہ تیرے ہی ساتھ عذاب الٰہی (جہنم) کا سزاوار ہوگا جا اپنی ذلت و رسوائی اور شومی قسمت کے ساتھ یہاں سے دور ہو اور اپنی اور اپنے پیروں کی ابدی لعنت (جہنم) کا منتظر رہو۔

قرآن عزیز کی حسب ذیل آیات ان ہی تفصیلات پر روشنی ڈالتی ہیں:-

﴿ کس بات نے تجھے جھکنے سے روکا جبکہ میں نے حکم دیا تھا؟ کیا "اس بات نے کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اسے مٹی سے" فرمایا جنت سے نکل جا: تیری یہ ہستی نہیں کہ یہاں رہ کر سرکشی کرے۔ یہاں سے نکل دور ہو یقیناً تو ان میں سے ہوا جو ذلیل وخوار ہیں ابلیس نے کہا "مجھے اس وقت تک کے لیے مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) اٹھائے جائیں گے"۔ "تجھے مہلت ہے" اس پر ابلیس نے کہا چونکہ تو نے مجھ پر راہ بند کردی، تو اب میں بھی ایسا ضرور کروں گا تیری سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں گا، پھر سامنے سے پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے (غرضیکہ ہر طرف سے) ان پر آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا، خدا نے فرمایا "یہاں سے نکل جا، ذلیل اور ٹھکرایا ہوا، بنی آدم میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو (وہ) تیرا ساتھی ہوگا اور میں البتہ ایسا کروں کہ (پاداش عمل میں) تم سب سے جہنم بھر دوں"۔ (الاعراف 7، آیت 12-17)۔

اللہ نے فرمایا "اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟" کہا! مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے خمیر اٹھے ہوئے گارے سے بنایا ہے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے "حکم ہوا" اگر ایسا ہے تو یہاں سے نکل جا، کہ تو راندہ ہوا اور جزا کے دن تک تجھ پر لعنت ہوئی "اس نے کہا" اللہ! مجھے اس دن تک مہلت دے جب انسان (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا "اس مقررہ وقت کے دن تک تجھے مہلت دی گئی" اس نے کہا "اللہ! چونکہ تو نے مجھ پر (نجات وسعادت) کی راہ بندی کر دی، تو اب میں ضرور ایسا کروں گا کہ زمین میں ان کے لیے جھوٹی

خوشنمایاں بنادوں اور (راہ حق سے) گمراہ کردوں، ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہوں گے (میں جانتا ہوں) میرے بہکانے میں آنے والے نہیں" فرمایا بس یہی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچانے والی ہے۔ جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں چلے گا تیرا زور صرف انہی پر چلے گا جو (بندگی) کی راہ سے بھٹک گئے اور ان سب کے لیے جہنم کے عذاب کا وعدہ ہے" (جو کبھی ٹلنے والا نہیں)(الحجر 15، آیت 32-43)۔

اور (دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو (حکم دیا) "آدم کے آگے جھک جاؤ" اس پر سب جھک گئے مگر ایک ابلیس نہ جھکا۔ اس نے کہا "کیا میں ایسی ہستی کے آگے جھکوں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے؟" نیز اس نے کہا "کیا تیرا یہی فیصلہ ہے کہ تو نے اس (حقیر) ہستی کو مجھ پر بڑائی دی؟" اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تو میں ضرور اس کی نسل کی بیخ بنیاد اکھاڑ کے رہوں، تھوڑے آدمی اس ہلاکت سے بچیں، اور کوئی نہ بچے گا" اللہ نے فرمایا "جا اپنی راہ لے، جو کوئی بھی ان میں سے تیرے پیچھے چلے گا، تو اس کے لیے اور تیرے لیے جہنم کی سزا ہوگی پوری پوری سزا، ان میں سے جس کسی کو تو اپنی صدائیں سنا کر بہکا سکتا ہے بہکانے کی کوشش کر لے، اپنے لشکر کے سواروں اور پیادوں سے حملہ کر، ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جائے، ان سے (طرح طرح کی باتوں کے) وعدہ کر، اور شیطان کے وعدے تو اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ سرتا سر دھوکا" جو میرے (سچے) بندے ہیں ان پر تو قابو پانے والا نہیں تیرا پروردگار کارسازی کے لیے بس کرتا ہے۔(بنی اسرائیل 17، آیت 61-65)

فرمایا اے ابلیس: کس چیز نے روک دیا تجھ کو کہ سجدہ کرنے سے اس کو جس کو میں نے بنایا اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے، یہ تو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجہ میں، بولا میں بہتر ہوں اس سے مجھ کو بنایا آگ سے اور اس کو بنایا مٹی سے، فرمایا تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ پر میری پھٹکار ہے اس جزا کے دن تک، بولا، اے رب! مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک مردے جی اٹھیں۔ فرمایا تجھ کو ڈھیل ہے۔ اسی وقت کے دن تک جو معلوم ہے۔ بولا تو قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کروں گا ان سب کو، مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چنے ہوئے، فرمایا، تو ٹھیک بات یہ ہے اور میں ٹھیک ہی کہتا ہوں۔ مجھ کو بھرنا ہے دوزخ تجھ سے اور جو ان میں تیری راہ چلیں ان سب سے۔ (ص 38 آیت 75-85)۔

خیر کے ساتھ یا شر

اب واپس اصل موضوع پر آ جائیں اور سمجھیں کہ پچھلے حوالہ سے بات بالکل واضح ہے، شیطان کو قیامت تک کے لیے ڈھیل دی گئی ہے۔ اس ڈھیل کے حاصل کے طور پر وہ اُس وقت سے لے کر آج تک خیر کے مقابلے میں شر کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔

خیر و شر کی یہ حالتیں ہمیں اس دنیا اور زندگی کے ہر ہر شعبے میں ملتی ہیں، میدان عملیات میں داخل ہونے کے بعد ایک فیصلہ آپ کو بھی کرنا ہے کہ آپ خیر و شر کی اس جنگ میں کس طرف جا رہے ہیں۔ تصوف، روحانیات، حاضرات، جنات، تسخیر، کشف القبور، تسخیر دیوی، دیوتا اور ایسے لاتعداد شعبے یا اعمال آپ کے سامنے آئیں گے۔ جب آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ خیر کے ساتھ ہیں یا شر کے ساتھ۔

میدان عملیات میں البتہ خیر و شر کا پیمانہ بہت اہمیت حاصل کر جاتا ہے۔ جھوٹ بولنا، چوری کرنا، شراب پینا، جوا کھیلنا وغیرہ گناہ اور شر ہی کے پیمانے ہیں، لیکن میدان عملیات کا شہسوار جب شر کی طرف جاتا ہے تو عموماً صرف ایک گناہ کی طرف نہیں جاتا، بہت امکان اس امر کا ہوتا ہے کہ وہ ''شرک اور کفر'' کے دائرہ میں داخل نہ ہو جائے۔

کالے یا منفی عملیات کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو فرد سے غیر شرعی کاموں کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اس سے بھی خطرناک حالت وہ ہے جب کسی مادی غیر شرعی کام کا تقاضا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ارادہ یا نیت ایسی ہوتی ہے جو چھوٹے موٹے یا بڑے گناہ کی بجائے کفر کی طرف لے جاتی ہے۔

جوں جوں آپ آگے بڑھیں گے آپ پر یہ بات واضح ہوتی جائے گی۔ لیکن میری صرف ایک نصیحت اس حوالے سے ہے اور وہ مختصر اور واضح ہے۔

تمام ایسے اعمال سے بچیں جو آپ کو شرک کی طرف لے جائیں چاہے یہ کسی بڑی سے بڑی ذات کی طرف منسوب کیے جا رہے ہوں۔ اگر خلافِ شرع ہیں تو ان کو چھوڑ دیں، چاہے معاملہ موت کا کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ اگر آپ موت کو اختتام سفر سمجھتے ہیں تو پھر بات ہی ختم ہو گئی اور اگر آپ موت کو ایک نیا سفر خیال کرتے ہیں تو پھر ڈر کیسا؟ اور پھر اُس سفر سے، جو آپ کو راستے سے اٹھا کر منزل پر پہنچا دے گا۔ تفکر فرمائیں۔

اس حوالے سے ایک واقعہ یاد آ گیا۔ میدان عملیات کے ہی ایک فرد تھے۔ موت نے اِن کا گھر دیکھ لیا۔ ایک فرد خانہ کی وفات کے بعد ایک دوسرا فرد بستر مرگ پر لیٹ گیا۔ ایک عامل صاحب نے گارنٹی کے ساتھ ایک عمل بتایا کہ گھر پر یہ جھنڈا لگاؤ اور یہ نیاز دو، یہ عمل کرو، اس پر یقین و ایمان لاؤ، لازم فرد کی جان بچ جائے گی۔ بات کیونکہ یقین اور گارنٹی کے ساتھ تھی کہ ہمارے طریقے، ہمارے مسلک، ہمارے عمل کو اختیار کر لو، تو موت خود بخود دور چلی جائے گی۔ سو زندگی کی محبت نے سوچنے پر مجبور کیا کہ اگر ایسا

کر لیا جائے تو کیا ہے جان تو بچ جائے گی۔ کوئی خاص فرق تو پڑتا نہیں۔ اب ایک طرف دل اس کو قبول کرنے کو کہتا تھا اور دوسری طرف دماغ اس کے غلط ہونے کی دلیل دیتا تھا۔ سو مشاورت کا عمل جاری ہوا۔

میرے پاس بھی معاملہ آیا۔ ایک طرف شر کی ایک ہاں تھی جو زندگی دے دیتی اور دوسری طرف خیر تھا جس پر عمل زندگی لے سکتا تھا۔ میرا مختصر فیصلہ تھا، خیر کے ساتھ موت آئے تو کیا ہے؟ آج نہیں تو کل مرنا ہی ہے پھر بے عقیدہ اور بد بخت ہو کر کیوں مرنا۔

اور شر کے ساتھ زندگی مل بھی گئی تو، روز قیامت اللہ کو کیا پیش کیا جائے گا اور پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ شر واقعی موت نہیں لے کر آئے گا۔ شر کا ساتھ بھی دیا اور موت بھی مل گئی تو پھر؟

سو فیصلہ یہ ہوا کہ زندگی ملے یا موت۔ جو بھی ہو خیر کے ساتھ ہو اور اللہ کا کرنا کیا ہوا۔ عجب اُس کی ذات ہے اور جب اس پر یقین اور اعتماد کیا جائے تو نوازتی بھی ایسا ہے کہ فرد سوچ ہی نہیں سکتا۔ سو یہاں بھی یہی ہوا۔ فرد اللہ کے فضل سے زندہ بچ گیا۔ شر پر خیر کی فتح ہوئی۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر فرد مر بھی جاتا تو کیا ہوتا۔ یقین اگر موت پر ہے تو یہ واقعاتی طور پر نظر بھی آنا چاہیے۔ جیسے عام طور پر کہا جاتا ہے، سب نے مرنا ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ یقین اور ذات الٰہی پر یقین کے ساتھ نہیں کی جاتیں۔ اگر ایسا ہو تو کبھی شر زندگی کی نوعیت بدل کر بھی اپنی

طرف نہیں لے جا سکتا۔

اگر ہمیں موت پر اور روز آخر پر واقعی حقیقی یقین آ جائے تو پھر ہم پیر پرستی، شخصیت پرستی، شرک اور کفر کے دائرہ سے خود بخود محفوظ ہو جائیں گے جو عملیات کے میدان کے سب سے بڑے جال جو کبھی محبت کا پردہ اور کبھی احترام کا پردہ اور کبھی فرد کے غیر معمولی روحانی طاقت کا حاصل ہونے کا کہہ کر ڈالا جاتا ہے۔

راہِ منزل

علم عملیات کے کورس کو کئی ایک اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسباق کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ یہ کورس اس شعبے میں داخل ہونے والے نئے افراد کی جامع راہنمائی کا فریضہ بااحسن طریق سے سرانجام دے سکے۔ ساتھ ہی وہ طالب علم جو عملیات کے حوالے سے ابتدائی علم رکھتے ہیں ان کے لیے بھی اسباق میں ایسا مواد مہیا کیا گیا ہے جو ان کو مہارت تامہ کی طرف لے جانے کا باعث ہوگا۔

علم عملیات اور دیگر مخفی علوم میں فرق

پچھلے صفحات میں مختلف علوم پر بحث کرتے ہوئے یہ تحریر کر چکا ہوں کہ عملیات

کا موضوع دوسرے تمام علوم مخفی سے ایک خاص حوالے سے مختلف ہے۔

نجوم، جفر، دست شناسی، رمل، ساعت اور اعداد وغیرہ بنیادی طور پر پیشگوئی کے علوم ہیں۔ گو یہ انسانی زندگی کو درپیش مسائل کا حل اپنے احاطہ کار کے اندر پیش کرتے ہیں تاہم عملیات کا موضوع پیش گوئی کی بجائے براہ راست فرد کے مسائل کا حل روحانی اور مذہبی حوالے سے پیش کرتا ہے۔

بنیادی طور پر علم عملیات کا وہی کام ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے تاہم ایک حد تک اس کے ذریعے پیشن گوئی کا کام بھی لیا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے سوال کا جواب نفی یا اثبات میں دیا جاتا ہے۔ تاہم علم عملیات میں یہ پہلو زیادہ اہم اور بنیادی نوعیت کا نہ ہے بلکہ جزوی کردار کا حامل ہے اور پیشن گوئی وغیرہ کے لیے متعلقہ علوم سے مدد لینا زیادہ انسب مانا جاتا ہے۔

نجوم، اعداد جفر یا پامسٹری وغیرہ سے فرد کو درپیش مسائل جاننے کے بعد ان کا حل مشاوراتی حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔ آنے والے وقت اور مسائل وغیرہ کے پیش نظر خاص حکمت عملی اختیار کرنے یا طرز کار میں تبدیلی جیسے امور سے فرد کے مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ علم عملیات میں اس طرز کار سے ہٹ کر روحانی، مذہبی، شیطانی اور روحی حوالے سے فرد کے مسائل کو حل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ اس کے لیے ہمیں کیا طریقہ کار اختیار کرنا ہے یہی بات ہمارا موضوع بحث ہے آئندہ صفحات میں انشاء اللہ تعالی ان معاملات پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔

علم عملیات کے اس کتابی کورس کو مختلف اسباق (حصوں) میں تقسیم کیا گیا ہے۔اسباق کی تیاری میں اس بات کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیا ہے کہ کورس میں داخلہ لینے والے افراد چاہے وہ اس شعبے میں نئے ہوں یا پرانے، انہیں اس شعبے میں مہارت حاصل ہے یا نہیں، ہمارا مطمع نظر دوران کورس یہ ہے کہ کورس کو ہر فرد کی راہنمائی کے لیے ابتداء سے انتہا تک مکمل تفصیل اور جامعیت کے ساتھ تحریر کیا جائے۔طلباء کی راہنمائی اس طور کی جائے کہ وہ اس علم میں انسانی حد تک مہارت تامہ کی جانب پرواز کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکیں۔

تدریسی مواد

علم عملیات کے اس کورس میں راٹھور پبلشرز کے تحت شائع شدہ مختلف کتب سے بھی مواد شامل کیا گیا ہے۔اس کورس میں جن کتب کو بطور تدریسی مواد کے شامل کیا گیا ہے اِن کی فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے۔تاہم خیال رہے یہ کورس اپنے اندر مکمل جامعیت لیے ہوئے ہیں تاہم یہ بات اپنی جگہ اہم ہے کہ جس قدر آپ کا مطالعہ زیادہ ہوگا اس قدر ہی آپ کی علمی اور فنی سطح زیادہ ہوگی۔سو ادارے کی دیگر کتب بہر حال آپ کے لیے مفید ثابت ہوں گی۔سو آپ کو اِن سے مدد لینی چاہیے۔اِسی طرح ادارے کے تحت شائع ہونے والے جرائد مثلاً راہنمائے عملیات، خالد روحانی جنتری، خالد ہندی جنتری اور Far-zooq کو مسلسل زیر مطالعہ رکھنا کامیابی اور علوم مخفی کے شعبے میں راہنمائی کا باعث ہوگا۔

ذیل میں کتب اور دیگر مواد کی جو فہرست دی جا رہی ہے یہ اس لیے ہے کہ آپ اگر مزید حصول علم کی خواہش رکھتے ہوں یا آپ کو کتب بینی کا شوق ہے تو درج ذیل کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر کوئی اور مواد بھی سامنے آیا تو اس کا ذکر مناسب موقع پر کر دیا جائے گا:

☆ راہنمائے عملیات (ماھنامہ)

☆ خالد روحانی جنتری (سالانہ)

☆ خالد ہندی جنتری (سالانہ)

☆ Far-zooq (سہ ماہی)

☆ اُصول وقواعدِ عملیات

☆ علم الحروف

☆ راہنمائے عملیات (کتاب)

مندرجہ بالا کتب فنی نوعیت کی ہونے کے ساتھ عملیاتی مواد پر بھی مبنی ہیں۔ تاہم ذیل کی کتب خالصتاً عملیاتی مواد، حل شدہ اور تجربہ شدہ اعمال ونقوش پر مبنی ہیں۔ اِن کا مطالعہ سائلین کی راہنمائی اور حل مسائل کے حوالے سے حددرجہ معاون ومددگار ہو

گا۔

☆ آسان عملیات

☆ مجربات خالد

☆ مسائل کا روحانی حل

☆ روحانی مشورے

☆ شفائے امراض

☆ عملیات اسمائے ربی

☆ مفتاح الرموز واسرالکنوز (عربی سے ترجمہ)

☆ سحر بارنوخ (عربی سے ترجمہ)

☆ السحر العجیب فی جلب الحبیب (اول، دوم، سوم) (عربی سے ترجمہ)

☆ السحر الاحمر (عربی سے ترجمہ)

☆ خاص نمبر (سحر، جادو، محبت، عداوت)

☆ طلسمات زہرہ (عملیات تسخیر وحب)

☆ بحرالغرائب (عربی سے ترجمہ)

☆ عملیات شفق رامپوری

☆ حروف نورانی

☆ الشجرہ النعمانیہ

☆ غایت الحکیم

☆ جواہر الماعہ

علم عملیات سے آپ کیا کام لے سکتے ہیں۔

سطور ذیل میں اشاراتی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ میدانِ عملیات میں داخل ہونے کے بعد اس عظیم علم سے آپ کن کن سمتوں میں راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ انسانی مسائل کا عملیاتی حل

☆ انسانی مسائل کا روحانی حل

☆ عملیاتی میدان میں راہنمائی

☆ ذہنی اور نفسیاتی امراض کا علاج

☆ جادو، ٹونہ اور آسیب وغیرہ کا علاج

☆ ردسحر، دفع سحر وغیرہ

☆ تسخیر و حاضرات

☆ حاضرات و جنات وغیرہ کو دفع کرنا۔

☆ خاص کواکبی حالتوں یعنی شرف و ہبوط اور نظرات وغیرہ میں حل مسائل کے حوالے سے عملیات کی تیاری

☆ افراد اور گھروں پر سحری اثرات کا خاتمہ

☆ مستقل نوعیت کا علاج برائے بچاؤ سحری و عملیاتی اثرات

نوٹ:۔ حاضرات و تسخیر موکلات کے حوالے سے ادارے نے الگ سے کورس کا اہتمام کیا ہے دلچسپی رکھنے والے اس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

علم عملیات میں آپ کیا کیا سیکھیں گے۔

☆ فرد کی اخلاقی راہنمائی

☆ اعداد و حروف کا تعلق

☆ ساعات

☆ نجوم

☆ ابجد

☆ حروف

☆ امتزاج، تکسیر، تخلیص وغیرہ۔

☆ استخراج نقوش

☆ زکات حروف

☆ وظائف و چلہ کشی

☆ تسخیر و حاضرات

☆ اسمائے حسنیٰ سے روحانی اور دنیاوی فوائد اور مسائل کا حل

☆ قرآنی سورتوں، دعاؤں اور روحانی اعمال کا بیان۔

☆ نقوش، اسمائے حسنیٰ وغیرہ کی زکات

☆ منازل قمر کا بیان

☆ حروف کے اعمال

☆ شرف وہبوط کے اعمال

☆ نظرات کواکب وغیرہ کے اعمال

☆ انسانی زندگی کے مختلف مسائل مثلاً شادی، روزگار، امراض، آسیب، جادو وغیرہ جیسے معاملات کا حل۔

علم عملیات کی تقسیم

عملیات کے فن کو بلحاظ نوعیت دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اول: تکنیکی۔

دوم: روحانی۔

ان دونوں حصوں میں فرق کیا ہے؟

درحقیقت عملیات میں کسی بھی عامل کو عمل کو تیار کرنے کے لیے نقوش کے حسابی قواعد اور درست وقت کے انتخاب کے لیے ساعات و نجوم کے علم سے مکمل واقفیت ضروری ہے۔اس سارے طریقہ کار کی سمجھ بوجھ کا فعل عملیات کا حسابی یا تکنیکی حصہ ہے۔

جبکہ عملیات کی اثر پذیری کے لیے روحانی قوت کی پیدائش اور اضافہ درکار ہوتا ہے اور یہ ہی علم عملیات کا دوسرا حصہ ہے۔یعنی کسی بھی فرد کے روحانی مدارج میں اضافہ تا کہ وہ جو بھی نقش یا لوح وغیرہ تحریر کرے اس میں تاثیر پیدا ہو اور وہ بطور عامل کام کر سکے اور اپنی ذات کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے موثر روحانی نقوش و اعمال تیار کرنے کی روحانی قوت اس میں پیدا ہو۔

علم عملیات سیکھنے سے قبل

علم عملیات کے زیر نظر کورس میں ان تمام معاملات پر بحث کی جائے گی۔تاہم اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ بنیادی طور پر یہ کورس عملیات سے متعلق ہے سو دیگر علوم یعنی اعداد ساعات و نجوم وغیرہ کو صرف حسب ضرورت اس کورس میں بیان کیا جائے

گا اور وہ جو متعلقہ علم کو مکمل طور پر سمجھنے کے خواہش مند ہوں یا علوم میں مہارت کے خواہش مند ہوں ان کو عملیات کے کورس کے علاوہ ان کورسز کی بھی تعلیم الگ سے حاصل کرنی چاہیے۔اس کورس میں صرف عملیات کو موضوع بحث بنایا جائے گا باقی تمام علوم کا ذکر ضرورت کی حد تک کیا گیا ہے۔سو دوسرے علوم کے حوالے سے یہ توقع نہ رکھیں کہ یہاں اِن کا ذکر آنا اِن کو سمجھانے کے مترادف ہے۔ہاں موضوع زیر بحث کے حوالے سے معلومات کی فراہمی اور علم کی منتقلی ہمارا مقصد عظیم ہے۔اس مقصد کے لیے آپ کو بھی مزید جستجو اور محنت کرنا ہوگی جب ہی مثبت نتائج کا حصول ہوگا۔

جیسا کہ پچھلے صفحات میں علم عملیات کی تقسیم بیان کی گئی ہے۔اس ہی کے مدنظر ابتداء میں طلباء کو تکنیکی امور یعنی حروف کے اعداد لینا، ساعات اور نجوم کے اصول وقواعد سے واقفیت اور پھر نقوش وعملیاتی اصول وقواعد پر بحث کی جائے۔اور اس بحث کا اختتام روحانیت کے شعبے پر روشنی ڈالتے ہوئے ہوگا۔اس کورس میں طلباء کی حقیقی راہنمائی کی مکمل اور سچی کوشش کی گئی ہے۔بالیقین آپ کو علم کے وہ خزانے دستیاب ہوں گے۔جو دیکھنے میں پہاڑ برابر نہ ہوں گے لیکن ان کی حقیقت اور سچائی کئی پہاڑوں سے زیادہ بڑی، روشن اور واضح ہوگی۔

علم عملیات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کچھ بنیادی امور کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ کوئی بھی فرد اگر ان امور کا احاطہ کامیابی کی ساتھ کر لے تو اگلی کسی منزل پر اسے مشکل درپیش نہیں ہوگی۔علم عملیات (یعنی نقوش کیسے بنائے جاتے ہیں؟ زکوۃ اور چلہ کشی کے

مسائل وغیرہ کیسے حل ہوں گے؟) کو سمجھنے کے لیا یک طالب علم کو درج ذیل علوم سے واقفیت ہونا ضروری ہے۔

علم اعداد

علم ساعات

علم نجوم

علم تقویم . . . (صرف تقویم/جنتری کو مکمل طور پر سمجھنے یعنی پڑھنے اور کام لینے کی اہلیت)۔جیسے کہ خالد روحانی جنتری اور خالد ہندی جنتری۔

جیسے کہ پہلے تحریر کیا کہ یہ کورس عملیات کے حوالے سے ہے۔سو مندرجہ بالا علوم پر تفصیلی بحث یا معلومات فراہم نہیں کی جاسکتیں۔تاہم اس حوالے سے مکمل راہنمائی کے حصول کے لیے ہمارا مشورہ ہے کہ آپ متعلقہ کورس/کتابی کورس حاصل کریں یا موضوع پر شائع شدہ کتب سے استفادہ کریں۔اس کورس میں اِن کا بیان جزوی اور حسب ضرورت ہوگا۔

علم عملیات پر براہ راست بحث کے ساتھ آپ کو علم اعداد، علم ساعات، علم نجوم اور تقویم کے بارے میں اس قدر معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی جو عملیات کے شعبے میں آپ کے لیے حد درجہ ضروری ہے۔

اس تفصیل کو بیان کرنے کی ضرورت اس حوالے سے بھی ہے کہ آپ ابھی علم عملیات کا کورس کر رہے ہیں۔ تاہم آنے والے دنوں میں دیگر علوم مخفی میں مہارت حاصل کرنے کی آپ کو خواہش ہو تو یہ بات درست طریقے سے آپ کے علم میں ہو کہ ایک ماہر عامل بننے کے لیے علم عملیات کے علاوہ کس کس علم میں مہارت حاصل کرنا فائدہ مند، مفید اور ضروری ہے۔

اس سلسلے میں سیر حاصل بحث بعد میں کی جائے گی۔ آپ کو ارسال کردہ عملیات کا کورس/ کتابی کورس ادارے نے ایک خاص طرز کار اختیار کرتے ہوئے تیار کیا ہے۔ تاکہ اس شعبے میں داخل ہونے والے طلباء کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ تاہم ان ابتدائی معلومات کے بعد آئندہ آنے والے کورسز کے لیے آپ اپنے آپ کو تیار کر لیں کیونکہ یہ اس کورس کی نسبت زیادہ جامعیت کے حامل اور علوم کے خزانے لیے ہوئے ہوں گے۔

بیان عملیات

عملیات کا معنی و مفہوم

عملیات کا لفظ 'عمل' کی جمع ہے۔ معنی اس کا افسوں، منتر، رسومات وغیرہ کا ہے۔ واحد کی حالت میں اس کا معنی فعل، تاثیر، حکومت، وقت، جادو، منتر، سحر وغیرہ کا ہے۔ عمل کی جمع "اعمال" بھی ہے۔ اس کا معنی افعال، ورد اور وظائف وغیرہ ہے۔

سو ہم کہہ سکتے ہیں کہ علم عملیات کے تحت ہم ایسے قواعد سے بحث کرتے ہیں جن کے زیر اثر مختلف قسم کے اعمال و افعال کی مدد سے روحانی و سحری اعمال یعنی تعویذ، لوح، نقش، ورد اور ایسے دیگر امور انجام دیئے جاتے ہیں۔

عملیات کی ابتداء وتعارف

عملیات کا علم انسانی تہذیب اور باقاعدہ فن تحریر کے وجود میں آنے سے بھی قدیم ہے۔قدیم زمانے کے عمل' حروف کی کرشمہ سازیوں پر مشتمل نہیں تھے بلکہ اشکال کے زیراثر وجود پاتے تھے۔خصوصاً اشیاء اور واقعات کی فطری اشکال کا پرتو ہمیں مختلف طلسمات میں ملتا تھا۔آج بھی آپ فرعونوں، یہودیوں، ہندوں یا کسی بھی دیگر قدیم تہذیبوں کے بنیادی عملیات کو دیکھیں تو عبارتیں خال خال نظر آئیں گی اور اشکال ان میں حاوی ہوں گی۔ کسی بھی چیز کی شکل انسان کی فطرت پر حد درجہ اثر رکھتی ہے کہ یہ صورت دیکھ کر ہی نفرت اور دور رہنے کا احساس غالب آجاتا ہے۔کوڑھ کے مریض کو دیکھتے ہی ہر فرد کا دل کانپ جاتا ہے اور اس کو اپنی جان کے لالے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔اس بات کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ شگون اور عملیات کی کڑیاں زمانہ قدیم میں ایک ہی تھیں۔شگون سے طلسم اور طلسم سے عبارت اور عبارت سے نقش کی ترویج شکل اختیار کی گئی۔

میدان جنگ میں جھنڈے کا گرنا، شکست کی علامت تھی۔طلسم پر بھی یہی خاص علامت فریق کو نیچا دیکھانے اور شکست دینے کے لیے استعمال ہوئی ہے۔اسی طرح جنسی طاقت کے لیے' جنس سے منسوب اعضاء کی مختلف حالتوں کا دھات یا مٹی پر کندہ کر کے پاس رکھنا یا اس شکل کو مجسم شکل دے کر ہمراہ رکھنا اور پوجنا زمانہ قدیم بلکہ قبل از تاریخ سے لے کر آج تک مروج ہے۔آج بھی آپ کو کتب میں حضرت سلیمان علیہ

السلام سے منسوب الواح کا ذکر ملے گا۔صرف اردو، فارسی یا عربی کی کتب ہی نہیں بلکہ انگریزی اور دیگر قوموں میں بھی حضرت سلیمانؑ سے منسوب طلسم ملتے ہیں۔

سو حتمی طور پر یہ کہنا کہ عملیات کی ابتداء کب، کہاں اور کیسے ہوئی ناممکن بات ہے۔جس طرح انسانی تاریخ دوسرے علوم اور امور کے بارے میں خاموش ہے۔اسی طرح اس علم کی حقیقی ابتداء کے بارے میں بھی خاموشی ہے۔بہر حال اس کی قدامت کا اندازہ قرآن سے بھی ہوتا ہے۔بابل اور نینوا کی تہذیب کا بھی اس حوالے سے حد درجہ اہم نام ہے۔

کس قدر یہ علم قدیم ہے اس کا اندازہ کرنے کے بعد اگر اس کی طاقت یا اس کے اثر انداز ہونے کی صلاحیت کو جانچنا چاہیں تو جان لیں کہ زمانہ قدیم میں یہ عمل بادشاہوں کی براہ راست سرپرستی میں پروان چڑھتا رہا ہے۔قرآن ہی میں حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصے کو لے لیں آپ کو سحری طاقتوں کی اہمیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ رحمٰن کی طاقت اور اثرات کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔اگر بخاری شریف اور حدیث کی دیگر کتب کا مطالعہ کریں تو رسول اکرمؐ پر بھی جادو ہونے اور اس کے اثرات کا پتا چلتا ہے۔

بالیقین اس حوالے سے مزید بحث ہمارے موضوع کا حصہ اور اہم بھی ہے سو مزید تفصیل آپ کو انشاء اللہ اگلے کتابی کورس میں ملے گی۔

عملیات کی اقسام

یوں تو عملیات کو لاتعداد اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔تاہم اس کی بنیادی طور

پر دو بڑی اقسام ہیں۔

اول: نوری

دوم: ناری

نوری علم سے مراد وہ عمل لیا جاتا ہے جو اسلامی حوالے سے جائز ہو اور رحمٰن

کے احکام کے تابع ہو۔ جبکہ ناری علم سے مراد ایسا علم لیا جاتا ہے جو رحمٰن کی بجائے

شیطان کی تعلیمات کے تابع ہو۔

نوری اور ناری کی مندرجہ بالا تعریف بھی مکمل نہیں گو اکثر کتب میں کچھ اسی

طرح تحریر ہے۔ آیئے آپ کو تفصیل سے اصل صورت حال بتائی جائے۔

نوری علم دراصل ایسا عملیاتی علم ہے جو کسی مذہب کے بنیادی اصولوں کے

مطابق ہو۔تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں میں نوری علم

کا وجود نہیں۔ دراصل نوری علم جس کو انگریزی میں White Magic بھی کہا

جاتا ہے ایسا علم ہے جو فرد کے مذہب سے مطابقت رکھتا ہو۔ یعنی اگر ایک فرد مسلمان

ہے تو وہ ایسے روحانی علم پر عمل کرے جو اللہ اور رسول کی تعلیم کے برعکس نہ ہو تو نوری

کہلائے گا۔اسی طرح ایک عیسائی یا ہندو بھی اپنے مذہب کے مطابق کوئی روحانی عمل کرے جو اس کے مذہب کی روح سے متصادم نہ ہو تو یہ نوری یا White علم ہی کہلائے گا۔

اسی طرح وہ عملیات جو عامل کے مذہب کی تعلیم کے برعکس ہوں یا ان کا استعمال منفی طریق سے ہو تو ایسے علوم یا عمل ناری علم/کالے جادو یا Black Magic کے اندر آئیں گے۔یعنی ہر مذہب اور قوم کے مطابق عملیات کی دو بڑی اقسام نوری اور ناری ہیں۔نوری وہ جو متعلقہ مذہب کی تعلیم اور رحمٰن کے احکام کے تابع ہو۔ناری وہ جو متعلقہ مذہب کی تعلیم کے برعکس اور اس کے دینی احکام کے تابع نہ ہو۔

سو آپ کو مسلمانوں کے علاوہ بھی نوری یا ناری علم مل سکتا ہے۔مگر دوسرے مذاہب کا علم ہمارے مذہب کے حوالے سے ناری ہی ہوگا۔

لیکن اس حوالے سے اہم بات یہ ہے کہ نوری علم یعنی قرانی علم کو ہی بعض بد بخت کالا علم بنا دیتے ہیں۔اس مقصد کے لیے انتہائی گھٹیا اور قابل سزا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا ایک مثال سے سمجھ جائیں۔ایسے لوگ آیات ربانی کو سیدھا لکھنے کی بجائے الٹ تحریر کرتے ہیں۔تاکہ برعکس اثرات حاصل کیے جاسکیں۔اللہ معاف فرمائے۔اب دیکھیں، ظاہری طور پر نہ شیطان سے مدد مانگی گئی نہ کوئی دیوی نہ دیوتا خدا مانا گیا۔لیکن جو کچھ کہا گیا وہ ان باتوں سے بھی زیادہ خوف ناک اور جہالت پر مبنی ہے۔ایسے اعمال بھی ہیں جن میں چاہے کسی نیک عبارت عمل کو استعمال

کیا گیا ہو لیکن طریقہ یا مقصد غلط ہو تو یہ وہ چیز ناری میں شامل ہو جائے گی۔

یہاں تک کہ میرے نزدیک کسی کو طلاق دلانے کا عمل کرنا بھی غیر شرعی اور حرام ہے، چاہے اس کے لیے روحانی عمل اختیار کیا جائے وہ شریعت کے اندر آتا ہو۔ کیونکہ مقصد اور مدعا غلط ہے سو عمل بذات خود بھی غلط اور حرام ہو جائے گا۔ جائز رشتے میں تفرقہ پیدا کرنا بالیقین اللہ کے نزدیک احسن قدم نہیں ہو سکتا۔

ناری علوم کے بارے میں جہالت

یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہمارے عامل حضرات اپنے اعمال میں نوری یا ناری علوم کی تفریق نہیں کرتے۔ عموماً عامل ناری علم کے تیز بہدف ہونے کے تصور کے باعث اس کو اختیار کرتے ہیں اور سائلین کو بھی اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ عموماً جنتر، منتر، تنتر اور دیگر کئی اعمال ناری علم کے تحت آتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ عربی میں کوئی عبارت ہے تو وہ نوری یا قرآنی عمل نہیں بن جاتا۔ عربی، عبرانی اور دیگر ملتی جلتی زبانوں میں بھی لاتعداد منتر ہیں جو خلاف اسلام ہیں۔ قرآن کے عربی زبان میں ہونے سے یہ مطلب نہیں کہ ساری عربی قرآن ہے۔ عربی زبان میں بھی اسی طرح گالیاں ہیں جیسے اردو میں۔ عربی زبان میں بھی ایسے ہی فحش، اخلاق سوز اور ننگا ادب ہے جیسے فارسی، اردو اور انگریزی میں ہے۔ سو عربی یا اس سے ملتے ہوئے کسی بھی زبان کے ہر عمل کو قرآنی

عمل نہ خیال کریں۔ عربی میں غیر اسلامی اور سحری عمل ایک بہت بڑی تعداد میں دستیاب ہیں۔ بلکہ اتنا زیادہ مواد ہے جتنا اردو میں بھی نہیں۔

ناری علم سے کیوں بچیں

حقیقت یہ ہے کہ نوری اعمال میں اللہ کی ذات سے مانگا جاتا ہے۔ جبکہ ناری اعمال میں شیطان اور اس کے چیلوں سے۔

ناری اعمال کرنے کے لیے کالے علم میں کامیابی کے لیے اللہ کی بجائے شیطان کو راہبر اور راہنما بنانا پڑتا ہے۔ جس شخص کا قبلہ ہی شیطان ہے وہ کیسا مسلمان ہوگا اور اس کا کیا ایمان ہوگا اس کا خود اندازہ لگالیں۔ بلکہ اگر یہاں یہ بھی کہا جائے کہ ایسا فرد دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح جو افراد کالے علم سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس کے عاملوں کے پاس جاتے ہیں یا عیسائی یا ہندو عاملوں سے کام کرواتے ہیں بالواسطہ طور پر غیر اسلامی اور شیطانی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں مزید کیا کہوں۔ سمجھ دار کے لیے اشارہ کافی ہے۔

کیا ناری علم طاقت ور ہے؟

عموماً لوگوں کا ناری علم کی طرف رجحان اس لیے بھی زیادہ ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ناری علم کا اثر نوری علم سے جلد اور لازمی ہوتا ہے۔ لیکن اللہ کے بندے یہ بھی تو سوچو ایسا کیوں ہوتا ہے؟

بات مختصر سی ہے۔ نوری علم میں اللہ سے مانگتے ہیں۔

جبکہ ناری علم میں شیطان سے۔

ایک طرف اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ دعا سنتا اور قبول کرتا ہے مگر بقول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعا کی تکمیل اور ظہور کا وقت حکمت الٰہی پر منحصر ہے۔

دوسری طرف شیطان کا اللہ سے یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کے بندوں کو تا قیامت گمراہ کرتا رہے گا۔ بس اس گمراہی کے لیے جیسے ہی اس سے دعا یعنی مدد کی درخواست کی جاتی ہے، مانگا جاتا ہے، وہ فوراً کمر بستہ ہو جاتا ہے کہ میں نے یہ کام کر کے اللہ کے اس بندے کو راہ راست سے گمراہ کر کے اپنی طرف متوجہ کرنا ہے۔ شیطان کے سامنے کوئی حکمت نہیں ہوتی، سوائے فرد کو گمراہ کرنے کی حکمت کے، اور وہ فوری طور پر اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے چکر میں ہوتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ نوری کی بجائے ناری بظاہر طاقتور اور تیز اثر خیال کیا جاتا ہے جو کہ غلط ہے۔ کوئی بھی روحانی عمل جو اُصول وقواعد

کے مطابق ہو اپنی موثریت میں کامل مانا جاتا ہے اور وہ مسلمان ہی کیسا ہے جو قرآنی عمل کو موثر نہ مانتا یا خیال کرتا ہو؟

تاہم ایک بات یاد رکھیں آخری حکم اللہ کا ہے' آخر کار اس ہی کی حکمت نے غالب آنا ہوتا ہے۔ سو ناری عمل وقتی طور پر تو کامیاب ہو سکتا ہے ہمیشہ کے لیے غلبہ شیطان کا نہیں ہو سکتا۔ انجام کار اس کو شرمندگی ہی اٹھانا ہوتی ہے۔ سو جلد بازی کے چکر میں اپنے ایمان کو خطرے میں نہ ڈالیں۔

جادو کرنے والے کے بارے میں امام ابو حنیفہ ؒ امام مالک ؒ اور امام احمد ؒ کا فتوی یہ ہے کہ " وہ کافر ہے " ۔ اب یہ آپ پر ہے کہ آپ کالے علم و عمل میں داخل ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہونا چاہتے ہیں یا مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور دنیا کے ساتھ دین پر بھی استقامت رکھتے ہیں۔

علم عملیات کا حصول کیوں؟

اس علم کے حصول کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ یہ سوال ایک طویل جواب کا متقاضی ہے۔ تاہم یوں سمجھ لیں کہ اس علم کے حصول کی ضرورت درج ذیل امور کی وجہ سے ہے۔

عملیات کے فوائد حاصل کرنے کے لیے

یعنی مختلف قسم کے وظائف اور نقوش وغیرہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مگر یہ فائدہ تب ہی اٹھانا ممکن ہے جب فرد کو اس علم کی الف بے آتی ہے۔ جب تک کوئی اس علم کے اصول وقواعد کو سمجھ نہیں پائے گا اس سے مکمل طور پر فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

سحر سے بچاؤ

عموماً حاسد اور تنگ نظر لوگ دوسروں کو پریشان کرنے کے لیے مختلف عملیاتی حربے استعمال کرتے ہیں۔ان کا توڑ علم عملیات کے بغیر ممکن نہیں۔

کالے علم کے مقابلے میں

وہ لوگ جو ناری اشغال میں ملوث ہوتے ہیں ان کا مقابلہ کرنے اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے اس علم کو سمجھنا اور اس کے رموز جاننا ضروری ہے۔علم کا توڑ علم ہی میں پوشیدہ ہے۔رحمٰن کو شیطان سے طاقت ور اس کے کلام کی مدد سے ہی ثابت کیا جا سکتا ہے۔

بلندی درجات

علم عملیات کے حصول میں روحانی اشغال اختیار کرنا اس کا جزو لازم ہے اور روحانی درجات میں بلندی کا باعث ہوتا ہے۔

علم عملیات کی طرف کون آئے؟

علم عملیات سیکھنے کے خواہش مند ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں۔تاہم ہوتا یہ ہے کہ بلاسوچے سمجھے ہر فرد اس سمت منہ اٹھا لیتا ہے۔ یہاں تک کہ کوئی کسی خوبصورت لڑکی کو عشق میں گرفتار کرنا چاہتا ہے تو کوئی عامل کامل بننے کے چکر میں ہے۔کوئی ہمزاد کو قابو کرنا چاہتا ہے۔کوئی ہمزاد کو قابو کر کے ہاتھ ہلائے بغیر دنیا کا ہر کام کرنے کے چکر میں ہے۔کوئی شاہ جنات بننے کے چکر میں ہے اور کوئی حسین اور جمیل پری کو تسخیر کر کے راتیں رنگین کرنا چاہتا ہے۔کوئی راتوں رات کروڑ پتی بننا چاہتا ہے۔اس طرح کے عامل بننے کے خواہشمندوں کی ایک طویل فہرست ہے۔اس ضمن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ:-

تسخیر حاضرات موکلات و جنات کرنی چاہیے کہ نہیں؟ اس کے دو جواب ہیں ؛

اول: ہاں

دوم: نہیں

جن، ہمزاد وغیرہ کی تسخیر ناممکن نہیں لیکن اس قدر آسان بھی نہ ہے کہ ہر کوئی اس کو کر سکے۔اس کے لیے ایک خاص تربیت اور راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر

ایک خاص مزاج کے بغیر اس کی تکمیل ممکن نہیں ہوتی۔ عام افراد اس تربیت اور راہنمائی کے بغیر ہی صرف ایک عمل کی بنیاد پر "تسخیر" مکمل کر لینا چاہتے ہیں۔ جو کہ خام خیالی ہے۔

میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں ذرا غور کریں۔ گلی میں کھیلتے کسی انجان بچے کو دیکھتے ہی آپ اس پر حکم چلانا چاہیں، اس کو اپنا تابع فرمان کرنا چاہیں تو وہ آمادہ بغاوت ہو جائے گا۔ بھاگ جائے گا یا آپ کی زیادتی پر شور مچائے گا یا رونا دھونا شروع کر دے گا۔ اس کے برعکس آپ اس کو ایک دو دن آرام پیار کے ساتھ یا کسی لالچ کے تحت اپنی طرف متوجہ کریں تو زیادہ امکان ہے کہ وہ آپ کی طرف رجوع کرے گا اور آپ کے حکم کو مانے گا۔ پورے طور پر نہ سہی، جزوی طور پر تو آپ کی طرف رغبت ظاہر کرے گا۔

اسی طرح آپ دیکھیں۔ تیاری آپ نے کی ہی نہیں بلکہ تیاری کا آپ کو پتہ ہی نہیں کہ کرنا کیا ہے۔ بس عمل پوچھا یا کہیں سے پڑھا اور جناب شروع ہو گئے۔ بھائی میرے کیا رزلٹ نکلے گا۔ بس ناکامی ہی ناکامی مقدر ہو گی۔ بلکہ الٹا رجعت اور پاگل پن اور متفرق امراض و مسائل کا شکار ہوں گے۔ سو پہلے اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو اس دشت میں کامیابی دلا سکیں تب اس طرف کا رخ کریں۔

تسخیر کے حوالے سے الگ کورس کا اجراء کیا گیا ہے کیونکہ یہ عملیاتی نقوش و الواح سے نسبتاً الگ موضوع ہے اور اس کے وظائف اور چلہ جات خاص نوعیت اور توجہ کے طالب ہوتے ہیں، سو وہ طلباء جو اس حوالے سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ متعلقہ کورس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

کیا تعویذات موثر ہیں؟

جن بھوت قابو کرنے کی طرح تعویذ و نقش کا بھی معاملہ ہے۔ نقش ہوتا کیا ہے؟ بھرنا کس طرح ہے؟ چال کیا ہوتی ہے؟ قلم کس طرح بنے گا؟ زکوۃ دینی ہے کہ نہیں؟ اور ایسے ہی لاتعداد امور ہیں جن کو سامنے رکھے بغیر لوگ نقش تحریر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اثر نہیں ہوا۔ بھائی میرے اثر ہو گا بھی کیسے؟ جب آپ شربت بنانا چاہیں اور اس میں چینی ہی نہ ڈالیں تو شربت کیسا؟ میں نے تو ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے سامنے کتاب پڑی ہوتی ہے اور دھڑا دھڑ نقش نقل ہو رہا ہوتا ہے۔ عامل صاحب کہتے ہیں کہ رات آپ کے لیے استخارہ کروں گا۔ لوگوں کی ایک لائن لگی ہے استخارہ کروانے والوں کی۔ ان لوگوں کی عقل میں نہیں آتا بھئی ایک آدمی ایک رات میں کتنے لوگوں کے لیے استخارہ کر سکتا ہے۔ لوگ خود دھوکہ کھاتے ہیں جان بوجھ کر۔ سامنے کی بات ان کو نظر ہی نہیں آتی۔ بس چلے جا رہے ہیں۔ چند دن قبل ٹی وی پر ایک پروگرام "استخارہ" کے نام سے چل رہا تھا اور فرد لمحوں میں اِدھر سوال سُنا اور اُدھر جواب دے دیا۔ یہ کون سا استخارہ ہے۔ استخارہ کرنے کے لیے اللہ کا نام لینا پڑتا ہے اور وقت طلب مسئلہ ہے۔ اب اگر کوئی تسبیح پر ہاں ناں یا عدد یا وقت کے حساب سے جواب دے رہا ہے تو استخارہ کا نام لے کر جھوٹا کیوں بن رہا ہے۔ حالانکہ آپ سچ بول کر بھی حساب بتا سکتے ہیں لیکن ہماری زندگی میں جھوٹ اولیت اختیار کر چکا ہے۔

ٹی وی پر بیٹھے ہیں اور مسلسل لوگوں کے سوالات کے جوابات استخارہ کے نام

سے دیئے جا رہے ہیں۔ نا معلوم یہ کس چیز کو استخارہ کہتے ہیں۔ اللہ معاف فرمائے۔

اب تو حالت یہ ہے کہ لوگ نقش، تعویذ یا عمل کے ساتھ گارنٹی دیتے ہیں۔ عمل موثر نہ ہوا تو ایک لاکھ جرمانہ، پانچ لاکھ جرمانہ وغیرہ وغیرہ۔ اللہ کے بندو، خوف کرو اللہ کا۔ کیا تمھاری سمجھ میں نہیں آتا کہ پیر یا عامل آخر انسان ہے خدا تو نہیں۔ وہ کس طرح حتمی طور پر کہہ سکتا ہے کہ یہ عمل ضرور پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ ناکامی، خطا یا کسی کمی بیشی کا امکان واقع ہونے کے بارے میں سوچا ہی نہیں جاتا۔

میرے پاس بھی لوگ آتے ہیں کہ عمل کی گارنٹی دیں۔ لیکن میں نے تو آج تک ایسا نہیں کیا۔ یہ بات نہیں کہ مجھے اپنے پر یا عمل پر یقین نہیں۔ بات یہ ہے کہ میں تو مکمل توجہ اور اپنی تمام تر علمی و عملی صلاحیتوں کے مطابق عمل یا نقش تیار کر دیتا ہوں۔ کام کا ہونا، عمل کا درست کام کرنا اور حسب منشاء حصول مقصد ہونا صرف اور صرف ذات الہی کی منشا پر منحصر ہے۔ میں عموماً کہتا ہوں میرا اور آپ کا کام دعا کرنا ہے، قبول کرنا یا نہ کرنا ذات الہی پر منحصر ہے۔ خدائی کا دعویٰ انسان کو زیب نہیں دیتا۔ یعنی مجھے اپنے آپ پر یا اپنے عمل سے زیادہ ذات الہی پر یقین ہے جس کو روپیہ کے لیے متزلزل نہیں کر سکتا۔

کیا دعوی کرنے والے عامل اور پیر خدا ہیں کہ رضا الہی کے بغیر کوئی پتا ہلانے پر قادر ہیں۔ آخر وہ کس چیز کی گارنٹی دیتے ہیں۔ کیا ان کو دعویٰ حاکمیت ہے؟ محترم آپ لوگ خود دھوکہ کھانے کے شوقین ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ عامل یا پیر خدا نہیں پھر بھی ایسی گفتگو کرتے ہیں اور ایسے معاملے طے کرتے ہیں۔ لوگ عاملوں، پیروں اور

بزرگوں کو اس درجہ طاقت کا حامل خیال کرتے ہیں کہ وہ اِن کے لیے جنت کا راستہ بتانے سے لے کر بخشش جیسے کام بھی کر لیں گے۔

میرے بھائیو اور بہنوں یہ بات یاد رکھو جس طرح بیمار ہونے پر ڈاکٹر سے دوا لیتے ہیں اسی طرح مسائل کے حل کے لیے روحانیات اور عملیات سے مدد لی جاتی ہے۔ ڈاکٹر سے دوا لینے کے باوجود مرضی اللہ کی ہے کہ شفا دے یا نہ دے۔ مگر دوا لینا اور دعا کرنا یہ تقدیر میں شامل ہے۔ اس کو ضرور کریں مگر پیر کو پیر اور عامل کو عامل رہنے دیں ان کو خدا نہ بنائیں۔

ذات الٰہی کے ساتھ شریک ٹھہرانا یا کسی لمحے اور درجے پر یہ خیال کرنا کہ کسی بھی انسان کے پاس چاہے وہ نبی ہو یا ولی، خدائی طاقت ہے، غلط اور شرک ہے۔ کوئی بھی انسان جتنی بھی ریاضت کرے وہ انسان ہی رہتا ہے اور اس کو انسان ہی سمجھنا ایمان کی سلامتی ہے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں' اسلام اور دیگر مذاہب میں اصل فرق یہ ہے کہ یہ وحدانیت کا درس دیتا ہے۔ خالق عرش پر ہے مخلوق فرش پر ہے۔ سو ان میں سے کوئی بھی کتنا اہم کیوں نہ ہو وہ خالق کا پرتو کیا' اس کے آس پاس بھی نہیں ہو سکتا۔ جتنی بھی ریاضت کر لے اور واقعتاً اللہ کا مقرب بندہ بن جائے' تب بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ خدائی صفات یا اس کے قریب بھی سمجھا جا سکے۔ ایسا سب کچھ شرک ہے اور شرک کے سوا کچھ نہیں اور اگر کسی نے شرک، وحدانیت میں کیا تو پھر مسلمان کیسا؟

اللہ تعالی خالق ہے اور انسان مخلوق ہے۔ دونوں میں کبھی کوئی تال میل یا کوئی مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسی سوچ ہی ناقص اور قابل مذمت ہے۔

کلام الٰہی کی بڑی تاثیر اور اثر ہے۔ اللہ نے ہر پتھر میں بھی ایک خاص اثر پیدا کیا ہے۔ آپ کی نظروں میں جو بے جان اشیاء ہیں وہ بھی اس کائنات میں اپنا ایک کردار ادا کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ منہ سے نکلنے والے الفاظ بھی فضاء میں ارتعاش پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ عمل میں اثر نہ ہو۔ اب تو ایسے کیمرے وجود میں آ چکے ہیں جو سانس کے نکلنے سے جو زبردست ارتعاش فضاء میں ہوتا ہے اسے انسانی آنکھ کو دکھا سکتے ہیں۔ آپ زمین سے قدم اٹھاتے ہیں اور پھر زمین پر رکھتے ہیں تو آپ کے نزدیک دیگر کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ آپ قدرت کے کرشمہ کو اگر کیمرے کی آنکھ سے دیکھ سکیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جس حرکت کو آپ نے کبھی حرکت خیال ہی نہیں کیا وہ آپ کے اردگرد کیا تبدیلی لاتی ہے؟ ایسے کیمرے جو فضائی ارتعاش کو ریکارڈ کر سکتے ہیں جب اِن سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک قدم اٹھا کر زمین پر رکھنے سے ایک ارتعاشی طوفان برپا ہوتا ہے اور تمام فضا میں لہریں گردش میں آ جاتی ہیں۔ سو جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے یا محدود سوچ کے تحت ہے وہ مکمل سچ نہیں ہے۔ فضائی ارتعاش کی طرح روحانی ارتعاش بھی ہوتا ہے جو میدان روحانیات و عملیات میں موثریت کا باعث ہوتا ہے۔

اگر ایسی سہولت نہیں ہے تو بھی آپ ایک اور طریقے سے بات کو سمجھ سکتے

ہیں۔شدید نزلے کے شکار فرد کی ہمراہی بھی فرد کو نزلے یا کسی چھوت کی بیماری کا شکار بنا دیتی ہے۔آج کل جو نئے نئے وائرس دریافت ہو رہے ہیں یہ ہاتھ ملانے سے دوسرے تک منتقل ہوتے ہیں۔مطلب یہ ہوا کہ بظاہر سانس کوئی تبدیلی ماحول میں پیدا نہیں کرتا، لیکن حقیقت میں اس کے دوررس نتائج ہوتے ہیں جو عام آنکھ سے نظر نہیں آتے اور فرد خیال کرتا ہے کہ سانس لینے سے کوئی ارتعاش یا قابل ذکر حرکت وجود میں نہیں آتی۔حالانکہ ایک طوفان آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔روحانیات میں بھی کچھ ایسا ہوتا ہے۔زبان سے بات کا نکلنا جو بنیادی امر ہے اپنے اندر ایک روحانی ارتعاش رکھتا ہے جو موثریت و غیر موثریت، جو منفی و مثبت ہر طرح کی خوبیوں اور خامیوں کا حامل ہوتا ہے۔

بات ہو رہی تھی؛

علم عملیات کی طرف کون آئے؟

وہ آئے جو نیک نیت ہو

وہ آئے جو نیک سیرت ہو

وہ آئے جس کا یقین ذات الٰہی پر مستحکم ہو

وہ آئے جو ذہنی لحاظ سے تندرست ہو اور دماغ میں فتور نہ ہو

وہ آئے جو صرف منفی امتحانی ذہن نہ لائے

وہ آئے جو تنقیدی طبع نہ ہو

وہ آئے جو مذہب پرست ہو

وہ آئے جس کے مزاج میں استحکام ہو

وہ آئے جو اخلاقی اصولوں کی پاسداری کر سکتا ہو

وہ آئے جس کے بڑے اس کے مخالف نہ ہوں

وہ آئے جو اس علم کو وقت دے سکتا ہو

وہ آئے جس میں حسابی قوت ہو

وہ آئے جس کا وجدان ترقی یافتہ ہو

وہ آئے جس کی حسیات تیز ہو

وہ آئے جو رزق حلال کھاتا ہو

وہ آئے جو منتشر خیال نہ ہو

وہ آئے جو کسی راہنما کی نگرانی میں ہو

وہ آئے جو جلد باز نہ ہو اور استقامت اختیار کر سکتا ہو

وہ آئے جو اسلامی مزاج کا ہو

وہ آئے جو پاک صاف رہتا ہو

وہ آئے جو دوسرے مخفی علوم کو جانتا ہو یا جان رہا ہو

وہ آئے جس کا دماغ روشن اور دل رحم والا ہو

وہ آئے جو اس کو بطور علم حاصل کرنا چاہے نہ کہ حسن پرستی یا مادیت پرستی کرنے

والا ہو

وہ آئے جس کو بزرگان کے ساتھ انسیت ہو

وہ آئے جو شریعت کا پابند ہو

وہ آئے جو واپسی کا نہ سوچے

کورس کا مواد

کورس جس مواد پر مشتمل ہے اس کو اہم جانیں اور بار بار اس کو پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں، تاکہ آپ کی ذہنی وسعت کے سامان پیدا ہو سکیں اور جیسے جیسے ہم آگے چلیں آپ کامیابی سے روحانی ترقی کی منازل طے کرتے جائیں۔

لوحِ نظر بد

یہ لوح کسی بھی ضرورت یا کام کا استخارہ کرنے کے لیے مفید ہے۔ بعض دفعہ انسان دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے کہ وہ اِدھر جائے یا اُدھر جائے۔ جب فیصلہ کرنا بہت مشکل اور ضروری بھی ہو تو ایسے حالات میں اس سے استخارہ و فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کو ہر کام میں استخارہ کے لیے کیا جا سکتا ہے سو آپ حسب منشاء کسی بھی سوال کے جواب کے لیے اطمینانِ قلب سے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کو درست جواب حاصل کرنے میں حد درجہ معاون ثابت ہوگی۔

خالد اسحٰق راٹھور، مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، محمد نگر، گڑھی شاہو، لاہور

روحانی خدمات کا معاوضہ اور اسلام

روحانی و عملیاتی خدمات کا معاوضہ لینا بعض لوگوں کے نزدیک غلط ہے اور کچھ کو اس امر کو اس طور لیتے ہیں کہ نا جانے معاوضہ لینے والا کیا گناہ کر رہا ہے۔ حالانکہ عملیات کا معاوضہ لینا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت نبوی بھی ہے اس حوالے سے سطور ذیل میں کچھ مواد احادیث سے بیان کیا جا رہا ہے جس کے ہوتے ہوئے میرے کچھ کہنے یا بحث کرنے کی جگہ ہی نہیں رہتی؛

صحیح بخاری:

کتاب الطب

حدیث نمبر ۵۷۴۹

حدثنا موسی بن اسماعیل، حدثنا ابو عوانة، عب ابی

المتوکل ، عن ابی سعید . ان رھطا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا فی سفرۃ سافروھا حتی نزلو ابحی من احیاء العرب، فاستضافوھم، فابوا ان یضیفو ھم، فلدغ سید ذلک الحی، فسعو الہ بکل شیء ال ینفعہ شیء ، فقال بعضھم : لو اتیتم ھؤلاء الرھط الزین قد نزلوابکم لعلہ ان یکون عند بعضھم شیء ، فاتوھم فقالوا: یا ایھا الرھط ان سید نا لدغ، فسعینا لہ بکل شیء لا ینفعہ شیء، فھل عنداحد منکم شیء فقال بعضھم : نعم واللہ انی لراق، ولکن واللہ لقد استضفنا کم فلم تضیفونا ، فما انا براق لکم حتی تجعلو النا جعلا ، فصالحوھم علی قطیع من الغنم ،فانطلق فجعل یتفل ویقرا الحمد للہ رب العالمین سورۃ الفاتحۃ آیۃ نمبر ۲، حتی لکانما نشط من عقال ،فانطلق یمشی مابہ قلبۃ ، قال: فاوفوھم جعلھم الذی صالحوھم علیہ،فقال بعضھم : اقسموا،فقال الذی رقی : لاتفعلوا حتی ناتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنذکر لہ الذی کان، فنظر مایا مرنا ، فقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ، فقال : وما یدرک انھا رقیۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم بسھم.

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا، ان سے ابوبشر (جعفر) ان سے ابوالمتوکل علی بن داؤد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انہیں طے کرنا تھا راستے میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا اور چاہا کہ

قبیلہ والے ان کی مہمانی کریں لیکن انہوں نے انکار کیا، پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انہوں نے کر ڈالی لیکن کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ آخر انہیں میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنہوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی منتر ہو۔ چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا لوگو: ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے ہم نے ہر طرح کی بہت کوشش اس کے لئے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کیا تم لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لئے منتر ہے؟ صحابہ میں سے ایک صاحب (ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ ہاں واللہ میں جھاڑنا جانتا ہوں لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہماری مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) تو تم نے انکار کر دیا تھا اس لئے میں بھی اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لئے اس کی مزدوری نہ ٹھہرا دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کچھ بکریوں (۳۰) پر معاملہ کر لیا۔ اب یہ صحابی روانہ ہوئے۔ یہ زمین پر تھوکتے جاتے اور (الحمد للہ رب العالمین) پڑھتے جاتے اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو، بیان کیا کہ پھر وعدہ کے مطابق قبیلہ والوں نے ان صحابی کی مزدوری (۳۰ بکریاں) ادا کر دی بعض لوگوں نے کہا کہ ان کو تقسیم کر لو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں، پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کر دیں پھر دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے دم

کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا جاؤ ان کو تقسیم کر لو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

کتاب فضائل القرآن

حدیث نمبر: ۵۰۰۷

حدثنی محمد بن المثنی ، حدثنا وهب، حدثنا هشام ، عن محمد ،عن معبد ، عب ابی سعید الخدری،قال کنا فی مسیرلنا ،فنزلناجاء ت جارية ، فقالت: ان سيدالحی سليم ، وان نفرنا غيب ، فهل منكم راق؟ فقام معها رجل ما كنانابنه برقيه فرقاه ، فبرافامرله بثلاثين شلة وسقانا لبنا، فلما رجع ،قلنا له : اكنت تحسن رقيه ، او كنت ترقى ؟ قال : لا مارقيت الا بام الكتاب ، قلنا: لا تحدثوا شيئا حتى ناتى او نسال النبی صلى الله عليه وسلم ، فلما قدمنا المدينة ذكرناه النبی صلى الله عليه وسلم ،فقال : وما كان يدريه انها رقية؛ اقسموا واضربوا لی بسهم ، وقال ابو معمر : حدثنا عبدالوارث ، حدثنا هشام ، محمد بن سيرين ، معبد بن سيرين ، عن ابی سعيد الخدری ، بهذا.

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا، کہ ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے معبد بن سیرین نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک فوجی سفر میں تھے (رات میں) ہم نے ایک قبیلہ کے نزدیک پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں۔ کیا تم میں کوئی

پھوکا جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ایک صحابی (خود ابوسعید) اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم کو معلوم تھا کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑ اتو اسے صحت ہو گئی۔ اس نے اس کے شکرانے میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ جھاڑ پھونک کر کے واپس آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کیا تم واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لیں ان بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو۔

چنانچہ ہم نے مدینہ پہنچ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے کیسے جانا کہ سورۃ فاتحہ منتر بھی ہے۔ (جاؤ یہ مال حلال ہے) اسے تقسیم کر لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا۔ اور معمر نے بیان کیا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، کہا ہم سے معبد بن سیرین نے بیان کیا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی واقعہ بیان کیا۔

کتاب الطب

حدیث نمبر: ۵۷۳۷

حدثنی سیدان بن مضارب ابو محمد الباهلی ، حدثنا ابو معشر البصری هو صدوق یوسف بن یزید البراء، قال : حدثنی عبید الله بن الاخنس ابو مالک، عن ابن ابی ملیکة، عن ابن عباس : ان نفر امن اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم مروا بماء فیهم لدیغ او سلیم،

فعرض لهم رجل م اهل الماء .فقال هل فيكم من راق ؟ ان فی الماء رجلا لديغا او سليما، فانطل رجل منهم فقراء بفاتحة الكتاب على شاء، فبراء، فجاء بالشاء الى اصحابه، فكرهوا ذالک ، وقالوا: اخذت على كتاب الله اجراء، حتى قدموا المدينة ،فقالوا: يارسول الله اخذ على كتاب الله اجرا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ان احق ما اخذ تم عليه اجرا كتاب الله.

ہم سے سیدان بن مضارب ابو محمد باہلی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو معشر یوسف بن یزید البراء نے بیان کیا، کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخنس ابو مالک نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اوران سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ چند صحابہ ایک پانی سے گزرے جس کے پاس کے قبیلہ میں بچھو کا کاٹا ہوا (لدیغ یا سلیم راوی کوان دونوں الفاظ کے متعلق شبہ تھا) ایک شخص تھا۔قبیلہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے۔ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا ہے چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صحابی اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی، اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انہوں نے اسے قبول کر لینا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر تم نے اجرت لے لی۔ آخر جب سب لوگ مدینہ آئے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ: ان صاحب نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

کتاب الطب

حدیث نمبر:۵۷۳۶

حدثنی محمد بن بشار ، حدثنا غندر ، حدثنا شعبة،عن ابی بشر ، عن ابی المتوکل ، عن ابی سعیدالخدری رضی اللہ تعالیٰ عنھم.ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتوا علی حی من احیاء العرب فلم یقروھم،فبینما ھم کذالک اذ لدغ سید اولئک فقالوا: ھل معکم من دواء اوراق فقالوا: انکم لم تقرونا ولا نفعل حتی تجعلوالنا جعلا ،فجعلوالھم قطیعا من الشاء ،فجعل یقراء بام القران ،ویجمع بزاقه ، ویتفل ،فبراء فاتوا باشاء،فقالو: لا ناخذہ حتی نسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،فسالوہ فضحک ،ومادراک انھا رقیة خذوھا واضربوالی بسھم.

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے ،ان سے شعبہ نے ،ان سے ابوبشر نے ،ان سے ابوالمتوکل نے ،ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ درحالت سفر عرب کے ایک قبیلہ پر گزرے۔قبیلہ والوں نے ان کی ضیافت نہیں کی کچھ دیر بعد اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا،اب قبیلہ والوں نے ان صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوایا کوئی جھاڑ نے والا ہے۔صحابہ کرام نے کہا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں بنایا اوراب ہم اس وقت تک دم نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لئے اس کی مزدوری نہ مقرر کردو۔چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کرلیں پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سورۃ فاتحہ

پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منہ کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے۔ اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے دم بھی کیا جا سکتا ہے، ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

عملیات کا وجود ہے یا نہیں؟

عملیات کا وجود ہے یا نہیں؟

عملیات کام کرتے ہیں یا نہیں؟

اور ایسے لاتعداد ملتے جلتے سوال ہیں، جو مختلف ذہنوں میں اپنا وجور رکھتے ہیں، سو سطور ذیل میں اس حوالے سے ہی کچھ احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جو جادو وغیرہ کے قدیم اور موثر ہونے کا واضح ثبوت ہیں؛

صحیح بخاری:

کتاب الطب

حدیث نمبر: ۵۷۶۵

حدثنی عبدالله بن محمد ،قال : سمعت ابن عبینة،یقول :اول من حدثنا به ابن جریج ک،یقول : حدثنی آل عروة ،عن عروة

،فسالت هشاماعنه ، فحدثنا،عن ابیه، عن عائشۃرضی اللہ تعالیٰ عنہا،قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم سحر حتی کان یری انه یاتی النساء ولا یاتیهن ،قال سفیان : وهذا اشد مایکون من السحر ،اذا کان کذا،فقال :یا عائشة اعلمت ان الله قد افتانی فیمااستفتیته فیه،اتانی رجلان فقعد احدهماعندراسی والاخرعندرجلی،فقال الذی عندراسی للاخر ،مابال الرجل ؟،قال: مطبوب،،قال : ومن طبه؟،قال:لبیدبن اعصم رجل من بنی زریق حلیف لیهود کان منافقا،قال : وفیم؟قال:فی مشط ومشاقة،قال: واین ؟قال:فی جف طلعة ذکر تحت راعوفة فی بئر ذروان،قالت: فاتی النبی صلی الله علیه وسلم البئر حتی استخرجه،فقال : هذه البئر التی اریتها، وکان ماءها نقاعه الحناء،وکان نخلها رءوس الشیاطین،قال: فاستخرج، قالت: فقلت افلا ای تنشرت، فقال : اما الله فقد شفانی ، واکره ان الیر علی احد من الناس شرا.

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا ا، کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ سے بیان کی، اس لئے میں نے (عروہ کے بیٹے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) سے بیان کیا کہ ان سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازوا

ج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہمبستری کی ہے حالانکہ آپ ﷺ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان ثوری نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ: تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے کب کا دے دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے دوسرے سے کہا ان صاحب کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک شخص تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا جادو ہے کہاں؟ جواب دیا نر کھجور کے خوشے میں جو زروان کے کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جادو اندر سے نکالا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا رنگین تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنویں میں سے نکالا گیا۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ نے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا۔ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اب میں لوگوں میں ایک شور ہونا پسند نہیں کرتا۔

کتاب الطب

حدیث نمبر: ۵۷۶۳

حدثنا ابراهیم بن موسی، اخبرنا عیسی بن یونس ،عن هشام ،عن ابیه ،عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها ، قالت: سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم رجل من بنی زریق، یقال له لبید بن الاعصم، حتی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخیل الیه انه کان یفعل الشیء وما فعله،حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلة وهو عبدی لکنه دعا ودعا، ثم قال : یاعائشۃ:

اشعرت ان الله افتانی فیما استفتیته فیه ،اتانی رجلان فقعد احدهماعند راسی والاخر عند رجلی ،فقال احدهما لصاحبه: ماوجع الرجل ؟، فقال : مطبوب ، قال : من طبه ؟، قال: لبید بن الاعصم ،قال فی ای شیء ؟، قال : فی مشط ، ومشاطة وجف طلع نخلة ذکر ،قال : واین هو؟، قال: فی بئر ذروان، فاتاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناس من اصحابه،فجاء ،فقال: یا عائشة کان ماء ها نقاعة الحناء او کان رء وس الشیاطین ، قلت یا رسول الله افلا استخرجته،قال: قد عافانی الله فکرهت ان اثور علی الناس فیه شرا،فامربها ،فدفنت، تابعة ابو امامة ،وابو ضمرة ،وابن ابی الزناد ،عن هشام ،وقال اللیث ، وابن عیینة عن هشام فی مشط ومشاقة ،یقال المشاطة : مایخرج من الشعر اذا مشط،والمشاقة من مشاقة الکتان.

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ اشعری نے بیان کیا، کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کرلیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کام نہ کیا ہوتا۔ایک دن یا (راوی نے بیان کیا کہ) ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف رکھے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عائشہ:

تمہیں معلوم ہے اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا،اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔میرے پاس دو (فرشتے جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام) آئے۔ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔سوال کیا اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ زروان کے کنویں میں۔پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو فرمایا عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں کر دیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے اس سے عافیت دے دی اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں اس برائی کو پھیلاؤں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس جادو کا سامان کنگھی بال خرما کا غلاف ہوتے ہیں اسی میں دفن کرادیا۔ عیسیٰ بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ اور ابوضمرہ (انس بن عیاض) اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے یوں روایت کیا اور لیث بن مسور اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے یوں روایت کیا ہے "فی مشط ومشاقۃ" اسے کہتے ہیں جو بال کنگھی کرنے میں نکلیں سر یا داڑھی کے اور "مشاقۃ" روئی کے تار یعنی سوت کے تار کو کہتے ہیں۔

جادو، روحانیت اور قرآن

سورہ کا وہ حصہ جو روحانیت اور جادو کے وجود اور ان کے فرق کو بیان کرتا ہے اور روحانیت اور جادو کی قدامت کا بھی مظہر ہے۔

سورۂ نمل

طٰسٓ۔ یہ قرآن اور کتابِ روشن کی آیتیں ہیں۔۱۔ مومنوں کیلئے ہدایت اور بشارت۔۲۔ وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔۳۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال ان کیلئے آراستہ کر دیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں۔۴۔ یہی لوگ ہیں جن کیلئے بڑا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہ

بہت نقصان اٹھانے والے ہیں۔۵۔اور تمہیں قرآن (اللہ) حکیم وعلیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔۶۔جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں وہاں سے (رستے کا) پتہ لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارا لاتا ہوں تاکہ تم تاپو۔۷۔ جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو ندا آئی کہ وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے بابرکت ہے اور وہ جو آگ کے اردگرد ہیں اور اللہ جو تمام عالم کا رب ہے پاک ہے۔۸۔اے موسیٰ میں ہی اللہ، غالب و دانا ہوں۔۹۔اور اپنی لاٹھی ڈال دو جب اسے دیکھا تو (اس طرح) ہل رہی تھی گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا کہ) موسیٰ ڈرو مت! ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔۱۰۔ہاں جس نے ظلم کیا پھر بُرائی کے بعد اُسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔۱۱۔اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو سفید نکلے گا (ان دو معجزوں کیساتھ جو) نو معجزوں میں (داخل ہیں) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ کہ وہ بے حکم لوگ ہیں۔۱۲۔جب ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے۔۱۳۔اور بے انصافی اور غرور سے ان کا انکار کیا کہ ان کے دل ان کو مان چکے تھے سو دیکھ لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔۱۴۔اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا اور انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔۱۵۔اور سلیمان داؤد کے قائم مقام ہوئے اور کہنے لگے کہ لوگو! ہمیں (اللہ کی طرف سے) جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر عطا چیز فرمائی گئی ہے بیشک یہ (اس کا) صریح فضل ہے۔۱۶۔اور سلیمان کیلئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے اور قسم وار کیے جاتے تھے۔۱۷۔ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو!

اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔۱۸۔ تو وہ اس کی بات سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے الٰہی! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں اُن کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو اُن سے خوش ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔۱۹۔

شان اگربتی

اگربتی کوئی ایسی شے نہیں کہ بازار میں دستیاب نہ ہو۔ پھر یہاں اس کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بات یہ ہے کہ اگربتیاں تو بازار سے مل جاتی ہیں لیکن یہ عملیاتی مقاصد کے لیے موزوں نہیں ہوتی۔ سو راہنمائے عملیات کے تحت عمومی اور خصوصی عملیاتی مقاصد، پڑھائی، وظائف اور زکوۃ وغیرہ کے دوران استعمال کرنے کے لیے خصوصی طور پر تیار کی گئی ہیں اور اِن میں تمام تر عملیاتی مقاصد اور احتیاطوں کو دھیان میں رکھا جاتا ہے۔

عموماً عملیاتی پڑھائی طویل وقت پر مشتمل ہوتی ہے اور عام اگربتی بیس یا تیس منٹ کام کرتی اور پھر ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ ادارہ کی فراہم کردہ اگربتی کم و بیش چار گھنٹے تک مسلسل جلتی رہتی ہے اور ماحول کو معطر رکھتی ہے اور یوں ماحول کو عملیاتی حوالے سے مطلوبہ ماحول دستیاب ہو جاتا ہے اور عامل کو بھی بار بار بخور کی طرف توجہ دینے کی بجائے پورا وقت اور توجہ پڑھائی و عمل کی طرف رکھنے میں کوئی دشواری نہیں آتی۔ اس کو ایک دفعہ آزمائیں، خود اس کے قائل ہو جائیں گے۔ ہر طرح کے سعد امور میں استعمال ہو سکتی ہے

واقعہ ملکہ سبا اور علم روحانیات کا بیان

ملکہ سبا کا ذکر، روحانی قوتوں کے درجات اور خاص علم کی اہمیت

سورۂ نمل

انہوں نے جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کہ کیا سبب ہے کہ ہدہد نظر نہیں آتا؟ کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ ۲۰۔ میں اُسے سخت سزا دوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے (اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح پیش کرے۔ ۲۱۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہدہد آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ

کو خبر نہیں اور میں آپ کے پاس (شہر) سبا سے ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں ۔۲۲۔ میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان لوگوں پر حکومت کرتی ہے اور ہر چیز اسے میسر ہے ۔۲۳۔ اور اس کا ایک بڑا تخت ہے میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے اُن کے اعمال اُن کو آراستہ کر دکھائے ہیں اور اُن کو رستے سے روک رکھا ہے پس وہ رستے پر نہیں آئے ۔۲۴۔ (اور نہیں سمجھتے) کہ اللہ کو جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو ظاہر کر دیتا اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے کیوں سجدہ نہ کریں ۔۲۵۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۔۲۶۔ سلیمان نے کہا (اچھا) ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے ۔۲۷۔ یہ میرا خط لے جا اور اُسے اُن کی طرف ڈال دے پھر اُن کے پاس سے پھر آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ ۲۸۔ ملکہ نے کہا کہ دربار والو! میری طرف ایک نامہ گرامی ڈالا گیا ہے ۔۲۹۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور مضمون یہ ہے کہ شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔۳۰۔ (بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مطیع و منقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ ۔۳۱۔ (خط سنا کر) کہنے لگی کہ اے اہلِ دربار! میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو جب تک تم حاضر نہ ہو (اور صلاح نہ دو) میں کسی کام کا فیصلہ کرنے والی نہیں ۔۳۲۔ وہ بولے کہ ہم بڑے زور آور اور سخت جنگ جو ہیں اور حکم آپ کے اختیار میں ہے تو جو حکم دیجئے گا (اس کے مآل پر) نظر کر لیجئے گا ۔۳۳۔ اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے ۔۳۴۔ اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں

۳۵۔ جب قاصد سلیمان کے پاس پہنچا تو سلیمان نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہو گے۔ ۳۶۔ اس کے پاس واپس جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر سے حملہ کریں گے جس کے مقابلے کی ان کو طاقت نہ ہوگی اور ان کو وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہوں گے۔ ۳۷۔ سلیمان نے کہا کہ اے دربار والو! کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے؟ ۳۸۔ جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کو آپ کے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور میں اس (کے اٹھانے کی) طاقت رکھتا ہوں (اور) امانتدار ہوں۔ ۳۹۔ ایک شخص جس کو کتابِ الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے اُسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے۔ ۴۰۔ سلیمان نے کہا کہ ملکہ (کے امتحانِ عقل کے) لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو دیکھیں کہ وہ سوجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سوجھ نہیں رکھتے۔ ۴۱۔ جب وہ آ پہنچی تو پوچھا گیا کہ آپ کا تخت بھی اسی طرح کا ہے؟ اس نے کہا یہ تو گویا ہو بہو وہی ہے اور ہم کو اس سے پہلے ہی (سلیمان کی عظمتِ شان کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں۔ ۴۲۔ اور وہ جو اللہ کے سوا (اور کی) پرستش کرتی تھی سلیمان نے اُس کو اس سے منع کیا (اس سے پہلے تو) وہ کافروں میں سے

تھی۔۴۳۔ (پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلیئے جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے پانی کا حوض سمجھا اور (کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا یہ ایسا محل ہے جس میں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں وہ بول اٹھی کہ الٰہی! میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور (اب) میں سلیمان کے ہاتھ پر اللہ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔۴۴۔

ہاروت وماروت

نوری علم کی شیطانی وکالے علم پر غلبہ، حکم الٰہی کا غالب ہونا اور جادو کا کفر ہونا

سورہ البقرہ

کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو (اس کو غصے میں مر جانا چاہیئے) اس نے تو (یہ کتاب) اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔۹۷۔ جو شخص اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا

اللہ تعالیٰ دشمن ہے۔۹۸۔اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائی ہیں
اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں۔۹۹۔ان لوگوں نے جب جب (اللہ
سے) پختہ وعدہ کیا تو اُن میں سے ایک فریق نے اُس کو (کسی چیز کی طرح) پھینک دیا
حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں۔۱۰۰۔اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف
سے پیغمبر (آخرالزماں) آئے اور وہ اُن کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں
تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی اُن میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے
پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔۱۰۱۔اور اُن (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان
کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی
بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اُن باتوں کے بھی (پیچھے
لگ گئے تھے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں اور وہ
دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں
تم کفر میں نہ پڑو غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی
ڈال دیں۔اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے اور
کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو اُن کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔اور وہ جانتے
تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اُس کا آخرت میں کچھ
حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بُری تھی۔کاش وہ
(اس بات) کو جانتے۔۱۰۲۔اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے
ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے۔

اصطلاحاتِ عملیات

علم عملیات کے کورس کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسباق کی تقسیم کا یہ سلسلہ اس طور ترتیب دیا گیا ہے کہ ہر طالب علم اس علم کو بآسانی سمجھ سکے۔ سو ہم آہستگی کے ساتھ قدم بہ قدم آگے بڑھیں گے۔ اور انشاء اللہ اسباق کا یہ سلسلہ علم عملیات کے حوالے سے آپ کو مہارت تامہ کی طرف لے جانے کا باعث ہوگا۔ سو یہاں سے ہم عملی میدان عملیات کی طرف رُخ کریں گے گو بہت سے تشنہ کام موضوعات آنے والے صفحات میں زیر بحث آنے باقی ہیں۔ اس حوالے سے میدان عملیات کے چند اہم بنیادی اُمور کو درجہ بہ درجہ سطور ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔ خیال رہے کہ ذیل میں جو اُمور زیر بحث آ رہے ہیں وہ انفرادی طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ تاہم آگے چل کر اِن کا باہم استعمال کرنا بھی سیکھنا پڑے گا۔ سو اپنے آپ کو اس حوالے سے تیار کریں۔

چند بنیادی اصطلاحات

ذیل میں آگے بڑھنے سے قبل چند ایسی اصطلاحات بیان کی جا رہی ہیں جن سے عملیات سے متعلق لوگ تو واقفیت رکھتے ہوں گے تاہم نئے طلباء کو اس حوالے سے معلومات فراہم کرنا از حد ضروری ہے تا کہ اگلے صفحات میں جب اِن اصطلاحات کا ذکر آئے تو اِن کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ یہاں میدان عملیات کی زیادہ تر اُن اصطلاحات کو بیان کیا جا رہا ہے جن کے بارے میں جاننا فوری طور پر ہمارے لیے ضروری ہے۔ انشاء اللہ جہاں مزید وضاحت کی ضرورت ہو وہاں حسب حال اِن کا تفصیلی بیان آ جائے گا۔

حرف و خط کی ابتدائی تاریخ

حروف کہاں سے چلے' اعداد کیسے وجود میں آئے' ایک صاحب علم عامل کے لیے ان کا سمجھنا حد درجہ ضروری ہے' سو سطور ذیل سے لطف اٹھائیں؛

پروفیسر سید محمد سلیم نے ایک کتاب ''تاریخ ہے خط و خطاطین'' کے نام سے تحریر کی ہے ذیل کی سطور جو حروف کے حوالے سے ایک تاریخی بحث لئے ہوئے ہے ذیل میں اس کتاب میں سے چند صفحات طالب علموں کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل کے لئے متعلقہ کتاب سے رجوع کر سکتے ہیں۔

تحریر کی ایجاد

خلق الانسان ○ علمہ البیان۔ سورہ رحمٰن۔ آیت نمبر ۳۔۴

اس (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا اور اس نے اس کو گویائی عطا کی۔

تکلم اور گویائی انسان کا خاص وصف ہے۔ گفتگو کرنا بنی نوع انسان کا خاص امتیاز ہے۔ گویائی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام حیوانات بلکہ ساری مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔ اس شرف میں دوسرا کوئی حیوان انسان کے ساتھ شریک نہیں ہے۔ انسان کے گلے کی ساخت اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح بنائی ہے کہ اس سے وہ ہزاروں قسم کی آوازیں نکال سکتا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے تمام حیوانات چند مخصوص آوازیں تو نکال سکتے ہیں لیکن ان سے زیادہ نہیں۔ مزید توفیق پا کر انسان نے ان آوازوں کو ایک ضابطے میں اور ایک قاعدے میں منضبط کر لیا۔ مخصوص اصوات اور آوازوں کا ربط مخصوص مفہومات اور مطالب سے جوڑ لیا گیا۔ حروف اور الفاظ مفہوم اور مطلوب بیان کرنے لگے۔ الفاظ اور معانی میں باہمی ربط کو قائم ہو گیا۔ اس طرح انسانوں کے درمیان ذہنی طور پر ایک مشترک رابطہ تیار ہو گیا۔ ایک زبان وجود میں آ گئی۔

اجتماعیت پسند انسان کی ایک بہت بڑی ضرورت اپنے افکار و خیالات دوسرے انسانوں کو سمجھانا تھا۔ ابلاغ اور تفہیم انسان کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ انسان کو ایک ایسا رابطہ تفہیم اور ذریعہ درکار تھا جو انسانوں کے درمیان افکار و خیالات کی تبلیغ کا سبب بن جائے۔ اس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بات چیت کرنے کے

قابل ہوگیا۔زبان کا وضع کرنا انسان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں میں شمار کیا ہے۔

ومن آیتہ خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم۔سورہ روم آیت نمبر۲۲۔

اوراس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اورزمین کی پیدائش کی اور تمہاری زبانوں اورتمہارے رنگوں کا اختلاف ہے۔

انسان نے دور دراز خطوں میں اور مختلف ماحول میں رہائش اورسکونت اختیار کی۔صدیوں تک مختلف انسانی قبائل سب سے کٹے ہوئے الگ تھلگ زندگی بسر کرتے رہے۔ماحول کی تبدیلی سے نئے الفاظ پیدا ہوئے، نئے معانی پیدا ہوئے۔ جس کے باعث مختلف زبانیں وجود میں آئیں،آج دنیا میں ہزاروں زبانیں اوربولیاں پائی جاتی ہیں۔بڑی بڑی زبانیں جن کوام الالسنہ کہا جاتا ہے وہ بھی آٹھ دس سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

الذی علم بالقلم۔علم الانسان مالم یعلم

وہ (اللہ) جس نے انسان کوقلم سے سکھایا اوروہ کچھ سکھایا جووہ نہیں جانتا تھا زبان کی ایجاد کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کومزید توفیق بخشی اوراس نے تحریر کا فن ایجاد کرڈالا۔تحریر کافن کس نے ایجاد کیا؟ کب، کہاں اور کس طرح ایجاد ہوا؟ یہ ساری باتیں ماضی کی گم شدہ داستانیں ہیں۔تحریر کے مختلف نقوش اورمختلف آثار جومختلف زمان اورمکان میں دریافت ہوچکے ہیں ان کوسامنے رکھ کر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ فن تحریر کی تکمیل صدیوں میں ہوئی ہے اس سفر کے تین مرحلے بڑے نمایاں نظرآتے ہیں۔

نقل اتارنا انسان کی طبیعت میں داخل ہے۔ ابتداء میں محض تفریح طبع کے لئے انسان نے اپنے اردگرد کے ماحول کی اشیاء خصوصا جانوروں کی تصویریں بنانا شروع کیں۔ آغاز میں یہ تصویریں بہت بھونڈی اور بے تکی تھیں۔ لیکن بتدریج ان کے اندر صفائی آنے لگی، اور اصل سے مطابقت پیدا ہونے لگی۔ پھر تو تصویر سازی میں انسان نے تصویروں میں رنگ بھرنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے کہ ان میں سے بعض تصویریں رنگ دار ہیں۔ اس زمانے کو تصویری دور کہتے ہیں۔ محققین کے نزدیک اس کا زمانہ پندرہ ہزار قبل مسیح ہے۔

تصویر سازی کے بعد انسان ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ پوری تصویر بنانے کی بجائے اس نے آڑی ترچھی لکیریں کھینچ کر تصویر خاکے بنانے شروع کر دیئے۔ پھر ان خاکوں کے ذریعے اس نے اپنے خیالات ظاہر کرنے کی کوشش کی، مثال کے طور پر ایک گولی دائرہ بنا کر سورج کو ظاہر کیا جاتا تھا اور اس سے دن مراد لیا جاتا تھا۔ یا لہریں بناتے تھے اور دریا پانی مراد لیتے تھے۔ اس زمانے کو دور خاکہ نگاری کہتے ہیں۔ (Pictography)

خاکہ نگاری میں جب انسان نے مزید مہارت حاصل کر لی تو نقوش کی شکلیں مستحکم، پختہ اور خوبصورت ہو گئیں۔ ان کی شکلیں بھی متعین ہو گئیں۔ اور ان کے بنانے میں سہولت ہو گئی۔ بنانے میں وقت بھی کم خرچ ہوتا تھا۔ اس کو رمزیہ یا علامتی دور (Symbolic) کہتے ہیں۔ پھر انسان نے ان رمزیہ نقوش کو خاص خاص تصورات کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ یہ درحقیقت ترقی کی جانب ایک انقلابی قدم تھا۔ اس کو تصور نگاری (Ideagraphy) کا دور کہتے ہیں۔

انسان کو مزید ترقی کی توفیق ملی۔اس نے ان رمزیہ نقوش کو آوازوں کے ساتھ وابستہ کردیا۔اس کو آواز نگاری (phonography) کا دور کہتے ہیں۔ترقی کا بھرپور قدم اس وقت اٹھایا گیا۔جب انسان نے حلق سے نکلنے والی آوازوں کے لئے جداگانہ نقوش مخصوص کر لئے۔ان صوتی نقوش کو حروف ابجد (Abecedary) یا حروف الفباء (Alphabet) کہتے ہیں۔جس طرح حلق کی آوازوں کو جوڑ کر الفاظ بناتے ہیں۔اسی طرح صوتی نقوش کو جوڑ کر تحریر لکھتے ہیں۔اب ہر قسم کی آوازوں کو قلم بند کرنے کا آسان ہو گیا۔فن تحریر کا یہ سفر کئی صدیوں میں جا کر مکمل ہوا ہے۔بہت سی قوموں نے مختلف ملکوں میں تحریری سفر کا آغاز کیا۔بعض قومیں ایک سنگ میل پر جا کر ٹھٹک گئیں۔مزید سفر جاری نہ رکھ سکیں۔البتہ بعض ملکوں میں تحریر کا سفر منزل مراد پر پہنچ گیا۔

زبان کی تخلیق کے بعد فن تحریر کی ایجاد انسان کا سب سے عظیم الشان اور کارآمد کارنامہ ہے۔اس کی اہمیت اور عظمت میں زمانے کے گزرنے کے ساتھ اضافہ تو ہوا ہے کمی نہیں آئی ہے۔ بلکہ دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔تحریر افکار اور خیالات کو محفوظ کرنے کا سب سے اہم طریقہ ہے۔انسان کا حافظہ کمزور ہے۔ بہت سی باتیں وہ بھول جاتا ہے۔تحریر کے ذریعے حافظے کو تقویت مل گئی۔ انسان کے افکار کو اور اس کے کارناموں کو تحریر کے ذریعے دوام اور استحکام حاصل ہو گیا۔یہ کارنامے آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ ہو گئے۔تحریر کے ذریعے بعد مسافت پر بھی قابو پالیا گیا۔تحریر کے ذریعے دور دراز ممالک میں آباد انسانوں تک افکار اور خیالات کا پہنچانا ممکن ہو گیا۔تحریر کے ذریعے بعد زمانی پر بھی قابو پالیا گیا۔تحریر نے ماضی کا رشتہ حال سے اور حال کا رشتہ مستقبل سے

جوڑ دیا۔ جس طرح گزشتہ زمانوں کے واقعات تحریر کی وساطت سے آج معلوم ہیں۔ اسی طرح آج کے واقعات آئندہ کے لوگ معلوم کرلیں گے۔ تحریر کے ذریعے انسان نے زمان اور مکان کی دشواریوں پر غلبہ حاصل کرلیا۔ تحریر کی ایجاد کے بعد ہی علوم وفنون، تہذیب وتمدن، مذہب واخلاق، تاریخ وتجربات کو ترقی اور فروغ حاصل ہوا۔ انسان کی حیرت ناک ترقی اور تہذیب وتمدن کی خیرہ کن چمک دمک میں فن تحریر نے غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔

صحیح طور پر یہ بات معلوم نہیں ہے کہ تحریری خط ایجاد کرنے کا شرف سب سے پہلے دنیا کے کس خطے کو حاصل ہوا؟ جدید دور میں آثار قدیمہ کے انکشافات ہوئے ہیں۔ قدیم تاریخ کے بہت سے گوشے بے نقاب ہو گئے ہیں۔ محققین اور ماہرین کا خیال ہے کہ دنیا میں وادی دجلہ وفرات اور وادی نیل دو خطے ایسے ہیں جہاں انسانی تمدن کے قدیم ترین نمونے دریافت ہوئے ہیں۔ اب تک کی معلومات کے مطابق تہذیب وتمدن کے اولین گہوارے یہی دو خطے ہیں۔ عراق (بابل) میں حضرت مسیح علیہ السلام سے نو ہزار سال قبل رہائشی مکانات کا سراغ ملتا ہے۔ اسی طرح مصر میں تمدن اتنی ترقی کرچکا تھا کہ مسیح سے پانچ ہزار سال قبل اہرام جیسی کوہ نما اور عجائب روزگار عمارات تعمیر ہوچکی تھیں جو اتنی مدت گزر جانے کے بعد بھی آج تک سالم اور محفوظ ہیں۔

یہودیوں کی مزہبی کتابوں میں قدیم زمانے کی تاریخ کے متعلق بعض روایات ملتی ہیں۔ تحریر کے متعلق ان کے یہاں روایت یہ ہے کہ!

اول من خط فھو اخنوخ سمی ادریس لکثرۃ درسہ

پہلا شخص جس نے کپڑا سیا اور تحریر لکھی وہ اخنوخ ہیں۔ (Enich) درس

وتدریس کی کثرت کی وجہ سے وہ ادریس کے نام سے مشہور ہو گئے۔

حضرت ادریس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ان کا زمانہ طوفان نوح علیہ السلام سے قبل بتایا جاتا ہے۔طوفان نوح علیہ السلام کا زمانہ ۳۸۰۰ ق م متعین کیا گیا ہے۔اسی طرح حضرت ادریس علیہ السلام کا زمانہ اندازا چار ہزار قبل مسیح کا ہوا۔ یہودی روایت کے مطابق تحریر کا فن چار ہزار قبل مسیح میں رائج ہوا ہے۔

قرآن مجید نے صحف ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ان سے قبل کسی تحریری صحیفے کا ذکر نہیں ہے۔وولی (Wooley) کی تحقیقات کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ، ۲۱۶۰ ق م سے لے کر ۱۹۸۵ ق م تک ہو سکتا ہے۔ان کی عمر ۱۷۵ سال ہوئی ہے۔گویا یہ دو ہزار قبل مسیح کی بات ہو رہی ہے۔اس وقت تک آرامی کنعانی خط شام میں رائج ہو چکا تھا۔

مصر میں ۳۲۰۰ ق م میں تصویری نقوش کے ذریعے تحریر کا فن رائج ہو چکا تھا۔ تصویری نقوش سے مزید ترقی کر کے جب وہ رمزیہ تحریر میں داخل ہوئے۔تو اس کو ہیروغلیفی خط (Hiero Glaphy) کہتے ہیں۔ہیروغلیفی یونانی زبان کا لفظ ہے۔اس کے معنی مقدس تحریر کے ہیں۔ابتداء میں تحریر کا تمام کام کاہنوں اور مذہبی پروہتوں کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔اس لئے اس کو مقدس تحریر یعنی ہیروغلیفی کہتے تھے۔رمزیہ مرحلے سے گزر کر خط جب تصویر نگاری کے دائرے میں داخل ہوا تو اس کو ہیراطیی (Hyratic) کہتے تھے۔اس وقت یہ خط کاہنوں کے ہاتھوں سے نکل کر عمال حکومت کے ہاتھوں میں چلا گیا تھا۔تمام سرکاری مراسلت اس خط میں ہوتی تھی۔ استعمال کی کثرت سے اب لکھنے میں مزید روانی اور سہولت پیدا ہو گئی۔اس وقت اس خط

کو دیماطیقی (Demotic) کہتے تھے۔

الفبا ہیرو غلیفی

رموز ہیرو غلیفی	اس کے مقابل غیر عربی حروف	عربی حروف	رموز ہیرو غلیفی	اس کے مقابل غیر عربی حروف	عربی حروف
	ꜣ	ا		ḥ	ح
	i, y	إ		ḫ	خ
	y	ی اَو ا		ẖ	خ
	ʿ	ع		s	س
	w	و		š	ش
	b	ب		ḳ	ق
	p	پ		k	ك
	f	ف		g	غ
	m	م		t	ت
	n	ن		ṯ	ث
	r	ر، ل		d	د
	h	ه		ḏ	چ اَور ز

یہ خط مصر میں صدیوں تک رائج رہا۔۳۲۲۔ق م میں اسکندر یونانی نے مصر کو فتح کرلیا اور اس کو اپنی وسیع سلطنت کا ایک جز و بنالیا۔ اس نے مصر میں یونانی زبان اور یونانی خط کو رواج دیا۔ یونانیوں کے بعد رومیوں نے مصر پر قبضہ کرلیا۔ جولیس سیزر (Juluis Ceasar) نے ۴۵ ق م میں مصر کو رومی سلطنت میں شامل کرلیا۔ اس نے مصر میں لاطینی زبان اور لاطینی رسم الخط کو رائج کر دیا۔ اس طرح مصر کی قدیم زبان جس کو قبطی (Coptic) کہتے ہیں وہ بھی فنا ہوگئی اور مصری رسم الخط بھی گم شدہ ہوگیا۔ پانچویں صدی بعد مسیح تک مصری خط بالکل ناپید ہو چکا تھا۔ اس حال پر مزید بارہ صدیاں بیت گئیں۔

۱۷۹۹ء میں فرانس کے شہنشاہ نپولین نے مصر پر حملہ کیا اور اس کو فتح کرلیا۔ اس زمانے میں ایک فرانسیسی سپاہی کو ساحلی شہر دمیاط کے قریب رشید نامی گاؤں میں سنگ سیاہ کی ایک لوح دستیاب ہوئی جس پر ایک کتبہ کندہ تھا۔ یہ لوح آج برٹش میوزیم لندن کی زینت بنی ہوئی ہے۔ یہ کتبہ مصری خط ہیرو غلیفی، دیموطیقی اور یونانی خط میں کندہ ہے۔ ایک فرانسیسی استاد کمپولین (Jean Francois Chapollion) نے ۱۸۴۱ء میں یونانی خط کی مدد سے مصری خط پڑھ ڈالا۔ اس سلسلے میں تاریخ الخط العربی (۱۹۳۹ء) کے مصنف محمد طاہر کردی لکھتے ہیں۔ کہ "۳۲۲ء میں احمد بن وحشیہ نبطی نے پرانے خطوط کے متعلق ایک اہم کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے۔ "شوق المستھام الی معرفۃ رموز الاقلام" یہ برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔ نمبر 440H17/ ایک سوبیس سال قبل اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ میں نے خود بھی یہ کتاب پڑھی ہے۔ اس کی مدد سے گم شدہ خط آسانی سے پڑھے جاسکتے

ہیں۔اس کتاب کی مدد سے اہل مغرب نے قدیم خطوط کو پڑھا ہے اور اس کو اپنا کارنامہ بنا کر پیش کیا ہے اور اصل حقیقت کو چھپایا ہے۔

یہ تحریر بطلیموس افیفون (Ptolemy Eriphines) ۱۹۵ق م کے عہد سے متعلق ہے۔اس پر مشہور زمانہ قتالہ قلو پطرہ کا نام یونانی دیموطیقی اور ہیروغلیفی خط میں لکھا ہوا ہے۔یونانی کی مدد سے ہیروغلیفی کے حروف کے ہجے معلوم ہو گئے۔اس طرح ہیروغلیفی نقوش کا پڑھنا سہل ہو گیا، اور بتدریج ہیروغلیفی کے ماہر پیدا ہو گئے۔ انہوں نے اہرام میں موجود ہیروغلیفی تحریروں کو پڑھنے میں حجر الرشید (Rosetta) نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔اب اصطلاحات ایسے کتبے کو حجر الرشید کہتے ہیں جو دو زبانوں میں لکھا ہوا ہو اور ایک زبان کی مدد سے دوسری زبان پڑھ لی جائے۔

تحریر و کتابت کے سلسلے میں مصریوں نے بہت ترقی کی تھی۔تحریر کے لئے انہوں نے ایک قسم کا کاغذ ایجاد کیا تھا۔دریائے نیل کے کنارے پر پانی کے اندر سرکنڈے کی قسم کا پودا اگتا ہے۔مصری زبان میں اس کو "بردی" اور یونانی زبان میں اس کو پے پیرس (Papyrus) کہتے ہیں۔کاغذ کے لئے انگریزی لفظ (paper) اسی لفظ سے ماخوذ ہے۔کاغذ بنانے کا طریقہ یہ تھا کہ سرکنڈے کے اندر سے گودا نکال کر اس کے پتلے پتلے ٹکڑے تراش لیتے تھے۔ان ٹکڑوں کو اوپر تلے رکھتے تھے۔درمیان میں چپکانے کے لئے گوند وغیرہ لگاتے تھے،۔ان کو پھر بھاری پتھر کے نیچے دباتے تھے اور خشک کر لیتے تھے۔اس طرح ایک تختہ کاغذ کا بن جاتا تھا۔پھر ہاتھی دانت سے رگڑ کر اس کی سطح کو صاف اور ملائم بنا لیتے تھے،اس پر اپنی تحریریں لکھتے تھے۔اس گودے کو یونانی زبان میں بلوس (Billos) کہتے تھے۔کتاب کے معنی میں (Bible) کا لفظ

اسی سے مشتق ہے۔ ۲۵۰۰ ق م میں مصر کے اندر کاغذ کا پتہ چلتا ہے۔ کاغذ کے علاوہ پتھر کی سلوں کو اور دھات کے پتھروں کو بھی استعمال کرتے تھے۔ اس کے کافی عرصے بعد ہرن کی کھال کو بھی بطور کاغذ استعمال کرنے لگے تھے۔ کھال کو چھیل چھیل کر پتلی جھلی سی بنا لیتے تھے۔ پھر اس کو بطور کاغذ استعمال کرتے تھے۔ یہ بڑا مضبوط اور دیرپا ہوتا تھا۔ اس لئے قدیم زمانے میں اس کی بڑی قدر و قیمت تھی۔ لکھنے کے لئے نرکل کا قلم استعمال کرتے تھے۔ یونانی میں اس کو (Calamus) کہتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرطاس اور قلم دونوں یونانی زبان سے ماخوذ ہیں۔ اور یونانی میں یہ الفاظ فینیقیوں کے ذریعے آرامی زبان سے آئے ہیں۔ قلم دراصل سامی السنہ کا لفظ ہے۔

قدیم تمدن کا حامل دوسرا خطہ وادی دجلہ و فرات یعنی موجودہ عراق ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام سے چار ہزار سال قبل وہاں ایک قوم آباد تھی، جس کا نام سومر (Sumer) تھا۔ سومر قوم نے تہذیب و تمدن میں بہت ترقی کی۔ سب سے پہلے علم نجوم کی بنیاد انہوں نے ڈالی ہے۔ مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کی موجودہ تقسیم ان ہی کی رائج کردہ ہے۔ وہ علم ریاضی کے بھی بڑے ماہر تھے۔ ساڑھے تین ہزار سال قبل انہوں نے تحریر کیلئے ایک خط ایجاد کیا تھا۔ ان کے خط کو میخی، مسماری اور پیکانی کہتے ہیں۔

انگریزی میں اس کو (Cuneiform Script) کہتے تھے۔ اس خط میں حروف کی شکل تکونے پھل جیسی بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو پیکانی (تیر) کہتے ہیں کیل کو بطور قلم استعمال کرتے تھے، اس لیے اس کو میخی (فارسی کیل) اور مسماری (عربی کیل) کہتے تھے۔ سومریوں کے بعد کلدانی اور آشوری قومیں برسر اقتدار

آئیں۔ ان کی زبانیں مختلف تھیں۔ مگر اپنی زبانوں کے لیے خط انہوں نے پیکانی ہی استعمال کیا۔ اردگرد کے تمام ممالک میں یہ خط رائج ہو گیا تھا۔ مگر بابل پر جب اہل ایران کا غلبہ ہو گیا تو اس خط کو زوال آ گیا۔ پھر دھیرے دھیرے یہ خط ناپید ہو گیا۔

وادی دجلہ و فرات میں لکھنے کا سامان مصر سے مختلف تھا۔ یہاں نہ تو بردی گھاس ہوتی ہے، جس کے کاغذ بنائے جاتے، نہ پہاڑ تھے، جن کی سلوں پر تحریر لکھی جاتی۔ انہوں نے لکھنے کے لیے نیا سامان پیدا کی۔ مٹی کی کچی خشک اینٹوں پر نوکدار کیل سے تحریر لکھتے تھے۔ ایک پختہ اینٹ (Terra Cota) (یہ پختہ اینٹ ہی سنگ گل ہے، جو معرب ہو کر سجل بنی، جس کے معنی تحریر اور آج کل رجسٹر کے ہیں) گویا ایک ورق تھا۔ ایسے خشتی کتب خانے ایران، عراق، شام اور ترکی میں مختلف مقامات پر دریافت ہوئے ہیں۔

یہ خط فراموش ہو چکا تھا۔ دو ہزار سال کی مدت بیت گئی تھی۔ 1835ء میں ہندوستان سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت نے سر ہنری رالن سن (Sir Henry Rawlinson) کو ایران میں اپنا سفیر مقرر کیا۔ اس شخص کو قدیم تاریخ سے بڑی دلچسپی تھی۔ شہنشاہ ایران دارا اول (521/485 ق م) نے کوہ بہستون نقش رستم پر ایک عظیم الشان کتبہ کندہ کرایا تھا۔ یہ کتبہ تین زبانوں میں لکھا ہوا ہے۔ بابلی، آشوری اور عیلامی۔ رالن سن نے بڑی مشقت کر کے پہاڑ پر چڑھ کر اس کتبے کا چربہ اُتار لیا۔ اور پھر اس کو شائع کر دیا۔

اشاعت کے بعد سے ہی یہ کتبہ اہل علم کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ مختلف لوگوں نے اس کو پڑھنے کی کوششیں کیں۔ رالن سن نے اس کے پڑھنے میں بیس سال صرف کیئے

اور بالآخر اس خط کو پڑھ ڈالا۔ اس طرح میخی کے پڑھنے والے پیدا ہو گئے اور انہوں نے دریافت شدہ ہزار ہا تحریر شدہ اینٹوں کو پڑھ ڈال۔ اس طرح مشرق وسطی کی تاریخ تین ہزار سال قبل مسیح معلوم ہو گئی۔ بابلی تہذیب کے فراموش کردہ آثار و واقعات عیاں ہو گئے۔ مصر و عراق میں انسانی کی معلومات کا دائر 3500 قبل مسیح تک وسیع ہو گیا۔

عرب، عراق اور مصر دونوں کے درمیان واقع ہے۔ اس لیے دونوں ملکوں کی علمی روایت عربی زبان میں آج تک محفوظ ہیں۔ قرآن مجید عربی زبان کی سب سے اول کتاب ہے۔ قرآن مجید میں مصری طریقہ تحریر اور بابلی طریقہ تحریر دونوں سے متعلق الفاظ پائے جاتے ہیں۔

مصری طریقے کے متعلق یہ روایت ملتی ہے !

اول من خط بالقلم بعد ادم فهو ادريس عليه السلام.

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جس نے قلم سے لکھا وہ ادریس علیہ السلام ہیں۔

گویا قلم سے لکھنے کا طریقہ، مصری طریقہ، حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے سے جاری ہوا ہے۔ مصری طریقہ تحریر کے مندرجہ ذیل الفاظ قرآن مجید میں ملتے ہیں۔

1- **كتب ربكم على نفسه الرحمة** (سورۃ انعام- آیت 54)

کتب کے عام معنی تو یہ ہیں کہ اس نے لکھا۔ مگر اصلی لغوی معنی یہ ہیں کہ اس نے جوڑا، مصری کتابت میں حروف کو جوڑا جاتا تھا اس لیے اس کو کتب کہا گیا۔

2- **ذلك الكتاب لا ريب فيه** (سورۃ بقرہ- آیت 2)

تحریر شدہ کاغذات کو جڑ وکر رکھتے تھے۔اس لیے اس کو کتاب یعنی جوڑی ہوئی شے کہا گیا۔

3- کتاب مرقوم (سورۃ مطففین-آیت 9)

موٹے قلم کی تحریر کو رقم کہتے تھے۔اس سے رقم کرنا بنا ہے۔

4- ولونزلنا علیک کتابا فی قرطاس (سورۃ انعام-آیت 7)

تحریر جس پر لکھی جاتی تھی۔اس کو قرطاس یعنی کاغذ کہتے تھے۔

5- فی رق منشور (سورۃ طور-آیت 3)

رق کھال کو کہتے ہیں۔کھال کو چھیل کر باریک بناتے تھے۔پھر صاف کر کے بطور کاغذ استعمال کرتے تھے۔عام طور پر ہرن کی کھال استعمال کرتے تھے۔

6- فی لوح محفوظ (سورۃ بروج-آیت 42)

لوح دراصل پتھر کی سل کو کہتے تھے۔تحریریں پتھروں پر بھی کندہ کرائی جاتی تھیں۔

بابلی طریقہ تحریر کے متعلق یہ روایت ملتی ہے۔

اول من وضع الخط والکتاب فھو آدم، کتبھا فی طین و طبخہ

سب سے پہلے جس نے خط وضع کیا اور کتاب بنائی وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

انہوں نے مٹی (اینٹ) پر لکھا اور پھر اس کو پکا لیا۔

اینٹ پر لکھنا اور پھر اس کو پکانا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے جاری ہے۔بابلی طریقہ کتابت کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ قرآن مجید میں ملتے ہیں۔

1- بایدی سفرۃ (سورۃ عبس-آیت 15)

سفرہ جمع ہے۔اس کا واحد سافر ہے۔سافر کے لغوی معنی ہیں چیرنے والا۔اور ثانوی معنی ہیں کاتب کے۔چیرنے والا کا لفظ سومری طریقہ کتابت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔نوکدار کیل سے اینٹ کی سطح کو چیرا جاتا تھا۔پھاڑا جاتا تھا۔

2- کمثل الحمار یحمل اسفرا (سورۃ جمعہ-آیت 5)

اسفار جمع ہے اس کا واحد ہے سفر بروزن عشق۔مصدر بمعنی مفعول استعمال ہوا ہے۔لغوی معنی ہوئے ! ''چیری ہوئی شے'' یعنی وہ اینٹ جس پر تحریر لکھی گئی ہے۔ثانوی معنی ہوئے کتاب کے۔اسفار اور سفرۃ بابلی طریقہ کتابت کی طرف غمازی کر رہے ہیں۔

3- کطی السجل للکتب (سورۃ انبیاء-آیت 15)

سجل درحقیقت ایک معرب لفظ ہے۔یہ پہلو زبان سے آیا ہے۔پہلوی زبان میں یہ سنگ اور گل دو لفظوں سے مرکب ہے۔سنگ گل کے معنی ہیں وہ مٹی جو پختہ ہو کر پتھر بن جائے۔مراد پختہ پکی اینٹوں سے ہے۔سنگ گل معرب ہو کر سجل ہو گیا۔یونانی میں اس کو (Terra Cota) کہتے ہیں۔سومری طریقہ کتابت کے مطابق ایک اینٹ گویا ایک ورق ہوتی تھی۔ایسی تحریر شدہ اینٹیں مختلف مقامات سے کھدائی میں دستیاب ہوئی ہیں۔عربی میں یہ لفظ کتاب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔مزید تصرف اس لفظ میں یہ ہوا کہ اصلاً تو یہ سومری تحریر کا لفظ ہے۔لیکن یہاں مصری طرز تحریر کے لیے استعمال ہوا ہے۔مصر میں کاغذ پر تحریر لکھتے تھے۔کاغذ کے جوڑنے کے دو طریقے رائج تھے۔اوراق کو برابر جوڑ کر ایک کتاب کی شکل میں مرتب کرنا، دوسرا طریقہ یہ تھا کہ ایک

ورق کو دوسرے سے جوڑ کر لمبا ہی لمبا بنا لیتے تھے۔ اس کو طومار کہتے تھے۔ قرآن مجید میں یہ طومار کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جس کو لپیٹا جا سکتا ہے۔ قیامت میں زمین کے لپیٹنے کو طومار کے لپیٹنے سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔

حروف ابجد کی ایجاد

تین ہزار سال قبل مسیح میں سامی نسل کی ایک شاخ ارض بابل سے ہجرت کر کے شام کے علاقے کنعان میں آباد ہوگئی۔ اس شاخ کو آرامی کہا جاتا ہے۔ توراۃ نے اور قرآن مجید نے آرامی نسل کا ذکر کیا ہے۔ آرامی کی ایک شاخ فینیقی تھی (مغربی مورخین فینیقیوں کو قدیم مانتے ہیں اور آرامی کو متاخر مانتے ہیں۔ میں نے قرآن مجید کا اتباع کیا ہے۔ جس کا بیان ہے کہ عاد ارم قدیم ترین قوم تھی)۔ مشہور یونانی مورخ ہر دوط (Herodotus-425 B.C) نے اپنی تاریخ میں فینیقی قوم کا تذکرہ کیا ہے۔ اس وجہ سے مغربی مورخین بالعموم ان کو فینیقی (Phoenician) لکھتے ہیں۔

اس قوم کو بڑا عروج حاصل ہوا۔ دمشق ان کا مرکزی شہر تھا۔ یہ دنیا کا قدیم ترین زندہ شہر ہے۔ بیروت، صور اور صیدا بھی ان کے آباد کئے ہوئے شہر تھے۔ (Sodom Tyre) موخر الذکر دونوں شہر قوم لوط کی تباہی میں غرقاب ہوگئے۔ دراصل یہ ایک تاجر قوم تھی۔ ساتھ ہی یہ اولوالعزم ملاح بھی تھے۔ بحر روم کے ساحل پر

دور دور تک انہوں نے اپنی تجارتی نوآبادیاں آباد کر رکھیں تھیں۔ اطالیہ، فرانس، ہسپانیہ اور ساحل افریقہ پر ان کی نوآبادیاں قائم تھیں۔ جنوبی فرانس کی مشہور بندرگاہ مارسیلیز (Marsallies) انہی کا آباد کردہ شہر ہے۔ اس کا اصلی نام مرسیٰ ایلیا یعنی "خدا کی بندرگاہ" تھا۔ ساحل افریقہ پر موجود تونس کے پاس قرطاجہ (Carhage) ایک اہم شہر تھا جو ان کی افریقی سلطنت کا دارالحکومت تھا۔ بحر روم کے جزائر اقریطش (Crete) ارواد (Rhodes) صقلیہ (Sicily) سردانیہ (Sardania) میں ان کی بستیاں موجود تھیں۔

بحر و بر میں ان کے تجارتی کارواں گھومتے پھرتے تھے۔ یہ دنیا کی پہلی بیان الاقوامی تاجر قوم تھی۔ ہندوستان سے لے کر وسط یورپ تک ان کے تجارتی قافلوں کی جولان گاہ تھی جدید انکشافات سے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ پہلے جہاز راں قوم تھی، جس نے قدیم زمانے میں بحر اوقیانوس (Atlantic Oceon) کو عبور کر لیا تھا اور کولمبس سے دو ہزار سال قبل وہ جنوبی امریکہ میں پہنچ چکے تھے۔ برانڈرس (Branders) یورنیورسٹی کے پروفیسر سائرس گارڈن (Cyrus. N. Gordon) کو برازیل کے جنگلوں میں ایک کتبہ ملا جو آرامی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ یہ کتبہ احیرام بادشاہ شام (۹۲۹-۹۵۴-ق-م) کے عہد کا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آرامی ملاح ہزاروں سال قبل جنوبی امریکہ میں داخل ہو چکے تھے۔

شام کا ملک بابل اور مصر دو متمدن ملکوں کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ دونوں ملکوں کے لیے گزرگاہ تھی۔ جائے وقوع کی اہمیت کی وجہ سے آرامی قوم نے تجارت میں بہت ترقی حاصل کی۔ یہ بابلی اور مصری دونوں تمدنوں سے پوری طرح واقف تھے۔ ان

سے استفادہ کرتے تھے۔ دونوں ملکوں کے رسم الخط سے بھی یہ اچھی طرح واقف تھے۔ اپنے تجارتی معاملات میں ان کو استعمال کرتے تھے۔ تجارتی ضرورت نے ان کو سہل تر رسم الخط ایجاد کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا۔ واضح رہے کہ بابل میں اور مصر میں علامتی نقوش ایک خاص منزل پر آ کر رُک گئے تھے۔ انہوں نے ان کے کام کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے حلق سے نکلنے والی مختلف آوازوں کے لیے جدا جدا نشانات مقرر کر لیے۔ ان نشانات یا حروف کی مدد سے وہ الفاظ اور کلمات کو لکھنے پر قادر ہو گئے۔ ان کی یہ سادہ سی ایجاد انتہائی غیر معمولی اہمیت کی حامل ثابت ہوئی۔ دو ہزار قبل مسیح میں ان کا یہ کارنامہ انسانی تاریخ میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ترقی اور عظمت کی راہ میں انسان کا یہ عظیم الشان اقدام تھا۔ حروف کی ایجاد نے تحریر کا مسئلہ آسان کر دیا۔ اس طرح انسانی ترقی اور عروج کا راستہ ہموار کر دیا۔ دنیا میں ابجد یا الفبا کی ایجاد کا سہرا آرامی نسل کے سر بندھتا ہے۔ یہ کل 22 حروف تھے۔

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت

اب ج د، ہ و ز، ح ط ی، ک ل م ن، س ع ف ص، ق ر ش ت

مغربی مورخین نے یہاں ایک عجیب سی بحث چھیڑ دی ہے۔ ان کے خیال میں یہ اختراع آرامی سامی نسل کی نہیں ہے۔ ضرور کسی دوسری قوم سے انہوں نے یہ اختراع حاصل کی ہے۔ پھر اس بات میں شدید اختلاف ہے کہ انہوں نے کس قوم سے یہ ایجاد حاصل کی ہے۔ بعض کے خیال کے مطابق یہ ابجد مصری ہیروغلیفی خط سے ماخوذ ہے۔ بعض کے نزدیک بابلی مسخی خط سے اخذ کردہ ہے۔ بعض لوگ دور کی کوڑی لائے ہیں۔ وہ اس کو اقریطش کے خط سے ماخوذ مانتے ہیں۔ یہ ساری مغز ماری صرف اس وجہ سے ہے

کہ یورپ کا نسلی تعصب یہ بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے کہ غیر آریہ نسل بھی کوئی کارنامہ سرانجام دے سکتی ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ اتنے بڑے کارنامے کا سہرا سامی نسل کے سر بندھے۔ حالانکہ مورخ کبیر ٹائن بی (Arnold Toynbee) نے اپنی مشہور عالم کتاب ''مطالعہ تاریخ'' (1934-1954) میں لکھا ہے! ''سامی نسل نے عالم انسانیت کو تین گراں قدر عطیات دیئے ہیں۔ (1) توحید الٰہ کا تصور (2) بحرِ محیط اطلسی (Atlantic) کا انکشاف (3) حروف ابجد کی اختراع''۔

بے لاگ تحقیق کا فیصلہ اس نزاع میں آرامیوں کے حق میں ہوتا ہے۔

1) جو شخص بھی ان حروف کے نام پر غور کرے گا وہ جان لے گا کہ یہ نام درحقیقت سامی الاصل ہیں۔ سامی زبانوں کی تمام شاخوں میں یہ نام پائے جاتے ہیں۔ یہ بامعنی نام ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بابلی یا مصری زبان کا نام نہیں ہے۔ یونانیوں نے جب آرامیوں سے حروف لے کر اپنی زبان میں داخل کیے تو انہوں نے وہی سامی نام برقرار رکھے۔ واضح رہے کہ ہیروغلیفی خط اور میخی خط میں تحریری نقوش کے کوئی نام نہیں تھے۔ نقوش کے نام پہلی مرتبہ آرامیوں نے رکھے ہیں۔

2) ابجدی تحریر کا قدیم ترین کتبہ شام سے دریافت ہوا ہے۔ یہ کتبہ ''احیرام'' بادشاہ کے مقبرے سے حاصل ہوا ہے۔ محققین کے نزدیک اس کا زمانہ 1250ق م ہے۔ اس سے قبل ابجدی تحریر کا کوئی کتبہ کسی ملک سے دریافت نہیں ہوا۔

3) آرامی ابجد کی ایک تحریر لاذقیہ شام میں راس شمرہ کے مقام سے دریافت ہوئی۔ یہ پتھر 1824ء میں دریافت ہوا ہے۔ اس پر ''میشا'' شاہ موآب نے اپنی

فتوحات کا حال درج کیا ہے۔ اس کو لوح موآب (Moab Stone) کہتے ہیں یہ کتبہ 900 ق م کا تحریر کردہ ہے۔

ان سے قبل کے ابجدی تحریر کے کتبے دوسرے نہیں ہیں۔ ان کا شام میں پایا جانا ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایجاد شام کے ملک میں ہوئی ہے۔ دوسرے ملکوں میں وہاں سے پہنچی ہے۔

شمار	شکل حروف موجودہ	موجودہ نام	اصل لفظ کے معنی	عکادی	عبرانی	حبشی	عربی	یونانی
ابجدی حروف کے معنی سامی زبانوں میں								
				سامی خاندان کی زبانیں				
۱	ا	الف	سینگ	الپو	الف	الف	الف	الفا
۲	ب	با	گھر	بیتو	بیث	بیت	بیت	بیٹا
۳	ج	جیم	اونٹ	جملو	گیمل	جیمیل	جمل	گاما
۴	د	دال	دروازہ	دالتو	دالث	دینیت	-	ڈیلٹا
۵	ہ	ہا	کھڑکی	-	ہے	ہوئی	-	اپسائی زون
۶	و	واو	کھونٹی	-	واو	واوے	-	واو
۷	ز	زا	ہتھیار	زانو	زین	زائی	-	زیٹا

۸	ح	حا	جنگلہ	-	حیط	حاؤما	-	ریٹا
۹	ط	طا	روٹی	-	طیط	طیط	-	تھیٹا
۱۰	ی	یا	ہاتھ	اود	یود	یمن	ید	ایوٹا
۱۱	ک	کاف	ہتھیلی	کاپو	کاف	کاف	کف	کاپا
۱۲	ل	لام	پھندا	-	لامد	لادے	-	لامڈ
۱۳	م	میم	پانی	مو	میم	مائی	ماء	مو
۱۴	ن	نون	مچھلی- سانپ	نونو	نون	نماس	نون	نو
۱۵	س	سین	مچھلی	-	سامک	ست	سمک	سی
۱۶	ع	عین	آنکھ	عین	عین	عین	عین	اومائی کرون
۱۷	ف	فا	منہ	پو	فے	الیف	فم،فو	پائی
۱۸	ص	صاد	نیزہ	-	صاد	صادائی	-	سان
۱۹	ق	قاف	گدی	-	قاف	قاف	قف	کوپا
۲۰	ر	را	سر	ربو	رس	رس	راس	راہو
۲۱	ش	شین	دانت	-	شین	شارت	سن	سگی
۲۲	ت	تا	نشان	-	تاؤ	تاوے	-	ٹاو

1- حروف کی قدیم ترین ترتیب اس طرح ہے۔ یہی ان کا نام ہے۔ اسی طرح یاد کئے جاتے تھے۔

ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت

2- ناموں کی اس ترتیب پر غور کرنے سے آرامی قبائل کی دیہاتی زندگی کی تصویر جھلکتی نظر آتی ہے۔ کسی اعلیٰ تمدن کا پتہ نہیں چلتا۔ سب گھریلو اشیاء ہیں۔

1	گھر، بیل کا سینگ، اونٹ	ا، ب، ج
2	دروازہ، کھونٹی، کھڑکی، ہتھیار، جنگلہ	د، ہ، و، ز، ح
3	روٹی، ہاتھی، ہتھیلی	ط، ی، ک
4	پھندا، پانی، مچھلی، سانپ	ل، م، ن، س
5	آنکھ، منہ	ع، ف
6	گدی، سر، دانت، نشان	ق، ر، ش، ت

3- یہ حروف تحریر میں جدا جدا لکھے جاتے تھے۔

4- یہ تحریر داہنی طرف سے بائیں طرف لکھی جاتی تھی۔ اس لیے دنیا کے بیشتر رسم الخط داہنی طرف سے لکھے جاتے ہیں۔ اہل یونان نے فنیقیوں سے آرامی رسم الخط سیکھا تھا۔ آغاز میں وہ بھی داہنی طرف سے ہی تھے۔ چند صدی بعد انہوں نے یک لخت بائیں طرف سے لکھنا شروع کر دیا۔ یونانیوں سے رومیوں نے اور پھر سارے یورپ نے یہ رسم الخط سیکھا ہے۔ اس لیے وہ سب بائیں طرف سے لکھتے ہیں۔

حروف واعداد کی ابتداء سے نکل کر عملیات کی دنیا میں واپس آئیں۔

عملیات ہیں کیا؟

مختلف علوم مخفی پر کتاب ہذا کی ابتداء میں بحث کے دوران عملیات کے موضوع کو بیان کیا جا چکا ہے۔تاہم زیر بحث اس سے کچھ آگے کی بات ہے۔حرف عام میں جب ہم عملیات کی بات کرتے ہیں تو یہ لفظ تعویذ، لوح، طلسم، منتر، افسوں اور دیگر تمام ایسے الفاظ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے۔یہاں تک کے جنات سے علاج اور دیگر ایسے اُمور کو بھی اس کے اندر ہی شامل کیا جاتا ہے۔

تاہم سطور ذیل میں اس حوالے سے کچھ اس طور موضوع کا جائزہ لیا گیا ہے کہ آپ اس علم کے اندر جو علوم ہیں اور علم کے اندر جو منکرات ہیں اِن سے آپ کا تعارف ہو سکے۔

تعویذ ہوتا کیا ہے؟

تعویذ یا نقش اس تحریر کو کہا جاتا ہے جو انسان کو درپیش کسی مشکل یا خطرہ یا تحفظ وغیرہ کے نکتہ نظر سے وجود میں آتی ہے۔

تعویذ کو مختلف ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ناموں کے اختلاف کی وجہ بعض

اوقات اِن کی تیاری میں فرق ہے اور بعض نام مختلف زبانوں سے آ کر مروج ہو گئے ہیں۔ یہ نام یوں ہیں۔

نقش، گنڈا، حرز (عربی)، چمتکار (ہندی)، تعویذ، غوزہ، تمیمہ، طلسم، charms, spelt' talisman' emvlet (انگریزی) میں کہتے ہیں۔

تعویذ کی اقسام

یہ کئی طرح کے ہوتے ہیں، تاہم بنیادی طور پر یہ عبارت درج ذیل اشکال میں ہو سکتی ہے ؛

1- اعداد پر مشتمل عبارت۔

2- حروف پر مشتمل عبارت۔

3- اعداد و حروف پر مشتمل عبارت۔

4- کوئی شکل یا علامت۔

5- کوئی شکل یا علامت مندرجہ بالا پہلی تین حالتوں کے ملاپ سے تیار کردہ۔

قدامت

تعویذات کی جو موجودہ شکل ہے یہ اپنے اصل سے آج بھی قدیم سے ملتی جلتی ہے۔حروف واشکال کے حوالے سے آج بھی قدیم ترین تعویذ وطلسم مروج دیکھے جاسکتے ہیں۔تاہم حقیقت میں یہ جاننا کہ اِن کی ابتداء کب ہوئی ممکن نہیں۔

اس بارے میں جو مختلف اندازے لگائے گئے ہیں تاہم تاریخی حقائق جو سامنے آئے اِن کے مطابق عراقی، بابلی، سومیری، اکیدی، مصری اور ہندوستانی علاقوں سے ملنے والے تعویذ جو متفرق اشکال لیے ہیں اس علم کے قدیم ترین ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

اِسی طرح مختلف قدیم مذاہب میں بت پرستی اور ستارہ پرستی یا آتش پرستی کا رجحان ایک طرح کے عملیاتی پہلوؤں کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔

حروف کو اعداد میں تبدیل کرنا

علم عملیات کے اس سبق میں پہلے ایک بنیادی بات اور وہ ہے ----

حروف کو اعداد میں تبدیل کرنا ! ! !

حروف تہجی کو عملیاتی مقاصد کے لیے عددی قوتوں سے بدل دیا جاتا ہے۔

آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ پہلے حرف ''ا'' کی عددی قیمت 1 ہے۔دوسرے حرف

گو کل ابجدیں اٹھائیس ہیں لیکن زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دیگر کا استعمال بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسری ابجدیں استعمال کرنے پر پابندی ہے۔ دراصل اپنی خصوصیات کی بنا پر یہ دوسری ابجدوں کی نسبت زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ تاہم آپ کسی بھی ابجد میں کام کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے کوئی پابندی نہیں۔ تمام ابجدوں کا ذکر ہماری کتاب ''اُصول وقواعد عملیات'' میں کیا گیا ہے۔ مزید تفصیل آپ وہاں سے دیکھ سکتے ہیں۔

جدول ابجد شمسی

علم عملیات کے میدان میں ایک اور ابجد جو بہت موثر اور کارآمد خیال کی جاتی ہے وہ ہے ابجد شمسی، سو آگے بڑھنے سے قبل اس سے بھی واقفیت حاصل کرلیں۔ ذیل میں جدول ابجد شمسی دی گئی ہے۔

جدول ابجد شمسی

ا	ب، پ	ت	ث	ج، چ	ح	خ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
د، ڈ	ذ	ر، ڑ	ز، ژ	س	ش	ص
۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰

تہجی "ب" کی عددی قیمت 2 ہے۔ ذیل میں دی گئی ابجد قمری کی جدول سے آپ دیگر تمام حروف تہجی کی عددی قوتوں سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔

جدول ابجد قمری

ا	ب، پ	ج، چ	د	ہ	و	ز، ژ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ح	ط	ی	ک، گ	ل	م	ن
۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	ع	ف	ص	ق	ر، ڑ	ش
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد قمری کے حوالے سے ایک بات سمجھ لیں۔ میدان عملیات میں یوں تو متعدد ابجدیں تو استعمال ہوتی ہیں لیکن بنیادی طور پر دو بہت اہم ہیں۔ ایک ابجد قمری اور دوسری ابجد شمسی۔

مندرجہ بالا سطور میں ابجد قمری یا دائرہ قمری کا جو بیان ہے اس بارے جان لیں کہ یہ ابجد میدان عملیات میں کم و بیش واحد مروج ابجد کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰
ک،گ	ل	م	ن	و	ہ	ی
۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

جدول زبانی یاد

علم عملیات میں کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ کو یہ جدول زبانی یاد ہو۔ آپ جانتے ہوں کہ "م" کی عددی طاقت کیا ہے۔ "غ" کی عددی طاقت کیا ہے۔ کسی بھی حرف تہجی کی عددی طاقت کیا ہے؟ دراصل کسی بھی حساب کے لئے پہلا کام یہی ہے کہ آپ حروف کو اعداد میں تبدیل کریں اور اگر آپ زبانی اس جدول کو یاد نہیں رکھ سکتے تو آپ کو کسی نام وغیرہ کو اعداد میں تبدیل کرنے کے لئے بار بار اس جدول کی مدد لینی ہوگی۔ ابتدائی دنوں میں تو یہ کچھ برا نہیں بلکہ بہتر ہے کہ آپ مکمل یقین کے لئے جدول سے مدد لیتے رہیں مگر جوں جوں آپ کے پاس کام بڑھتا جائے گا۔ جدول سے مدد لینا آپ کے کام کی رفتار کو سست کرنے کے ساتھ ساتھ حاصلہ نتائج پر بھی منفی طور پر اثر انداز ہوگا۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں بار بار کتاب یا کورس کی طرف رجوع کرنا انسان کی ذہنی صلاحیت کو زنگ لگا دیتا ہے۔ ہاں حصول علم یا کسی بات کو سمجھنے کے لیے کتاب کا مطالعہ لاتعداد دفعہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دائرہ قمری کو زبانی یاد رکھنا کام کے حوالے سے بہت اہم اور ضروری ہے۔ کیونکہ اس ابجد کے تحت ہی زیادہ تر کام کیا جاتا

ہے۔

عددی قیمت

اب ایک بات اپنے ذہن میں اور بٹھالیں کہ جب علم عملیات میں ہم یہ کہتے ہیں کہ نام یا آیت وغیرہ کی عددی طاقت یا کسی بھی اسم وغیرہ کا عدد لیں یا قیمت کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس نام، فقرے یا آیت وغیرہ کے تمام حروف کو اعداد میں تبدیل کر کے باہم جمع کر لیں۔

یہ حاصلہ اعداد علمی زبان میں مرکب عدد کہلاتا ہے۔

آیئے آپ کو ایک مثال کے ذریعے اس سارے عمل کو سمجھاتے ہیں۔

کسی فقرے، سوال یا اسم کے اعداد لینے کا بنیادی طریقہ ایک سا ہے۔

اب اگر آپ نے پہلے تحریر کردہ صفحات کو توجہ سے پڑھ لیا ہے تو درج ذیل سطور کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ دائرہ قمری کے جدول کو دیکھیں ! ! !

'ا' کے نیچے 1

'ب' کے نیچے 2

'ج' کے نیچے 3

اور اس طرح باقی حروف اور ان کے اعداد تحریر کریں۔

اب جب ہم کہتے ہیں کہ حروف کے اعداد لیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے تمام حروف کے اعداد اس جدول سے لے کر تحریر کر لیے جائیں اور اس کے بعد ان اعداد کو

باہم جمع کرلیں۔

یہ حاصل جمع مرکب عدد کہلاتا ہے۔

اب اس سارے عمل کو ایک مثال کے ذریعے واضح کرتا ہوں۔

حروف کی عددی قیمت

یہاں "اکبر" کی عددی قیمت معلوم کی گئی ہے۔سو مثال کو مزید وضاحت کے ساتھ آپ کے لیے بیان کررہا ہوں۔

لفظ=اکبر

حروف الگ الگ=ا۔ک۔ب۔ر

ان کے اعداد=1-20-2-200

یعنی اکبر کے تمام حروف کو الگ الگ تحریر کرکے ان کے نیچے ان کی عددی قوت تحریر کردی گئی ہے۔

اب ان تمام اعداد کو باہم جمع کرلیں۔

1

20

2

200

حاصل جمع=223

یہ جو 223 حاصل ہوا ہے۔ یہ مرکب عدد کہلائے گا۔ تاہم فرد کے نام کے اثرات جاننے کے لیے ہمیں اس مرکب عدد کو مفرد عدد میں تبدیل کرنا ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان تمام اعداد کو باہم ایک دوسرے میں جمع کرلیا جائے۔

مرکب عدد= 223 مفرد عدد 7 = 3 + 2 + 2

یعنی 223 مرکب عدد کا مفرد عدد 7 ہوا۔

نام، حروف، آیات، اسماء الٰہی کے اعداد لینے کے بنیادی طریقہ کار کو یہاں تفصیل سے سمجھا دیا گیا ہے تاہم ابھی یہ بحث ختم نہیں ہوئی، توجہ دیں، سطور ذیل پر۔

اعداد حاصل کرنے کے اصول

حروف کے اعداد نکالتے ہوئے بعض امور کا ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اعداد صرف ان حروف کے لئے جاتے ہیں جو لکھنے میں آتے ہیں۔ تاہم ہمزہ (ء) کے اعداد نہیں لئے جاتے گو یہ لکھنے اور بولنے میں آتا ہے۔ اسی طرح زیر زبر پیش وغیرہ کے اعداد بھی نہیں لئے جاتے۔

نام والدہ

نقش لکھتے ہوئے سائل و مطلوب وغیرہ کے نام کے ساتھ ان کی والدہ کا نام بھی اعداد نکالنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ صرف سائل یا مطلوب کے نام سے عمل

مشکوک یا کمزور ہوتا ہے۔والدہ کا نام ضرور لینا چاہیے۔یہ عمل کو انفرادیت دیتا ہے۔

عرف

بعض افراد ایک سے زائد ناموں سے پکارے جاتے ہیں اور بعض کا اصل نام غیر معروف ہوتا ہے اور عرفیت یا ذات وغیرہ نام کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔اس قسم کی حالتوں میں حقیقی نام لینا چاہیئے نہ کہ ذات وعرفیت وغیرہ۔

جمل کبیر

حروف کے جو اعداد حاصل ہوتے ہیں ان کو جمل کبیر کہا جاتا ہے۔ جیسے مندرجہ بالا مثال میں ۲۲۳ حاصل ہوا۔

جمل وسیط

جمل کبیر کی اکائی دہائی کو آپس میں جمع کرنے سے جمل وسیط حاصل ہوتا ہے۔اس مقصد کے لئے جمل کبیر کے باقی اعداد کو نہیں چھیڑا جاتا مثلاً ۲۲۳ کا جمل وسیط ۲۵ ہوا۔

جمل صغیر

جمل وسیط کی اکائی دہائی کو آپس میں جمع کرنے سے جمل صغیر حاصل ہوگا۔

مثلاً جمل کبیر ۲۲۳ کا جمل وسیط ۲۵ اور اس کا جمل صغیر ۷ ہوا۔

حروف

عملیاتی مقاصد کے لئے حروف کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے اور عاملین مختلف اعمال وغیرہ کے لئے ان کی مدد لیتے ہیں۔ ذیل میں حروف کی چند اہم استعمال میں آنے والی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

حروف نورانی

وہ مفرد حروف جو قرآن مجید کی مختلف سورتوں کی ابتداء میں لکھے اور پڑھے جاتے ہیں، مثلاً ''الم''، عملیات میں حروف نورانی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی کل تعداد چودہ ہے۔ یہ تحفظ سمیت بہت سے کاموں میں استعمال ہوتے ہیں اور درج ذیل ہیں:۔

ا، ح، ہ، ط، ی، ک، ل، م، ن، س، ع، ص، ق، ر

حروف صوامت

وہ حروف جو بے نقطہ ہیں۔حروف صوامت کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔یہ فرد کو کسی کام سے روکنے مثلاً نکاح باندھنے اور کسی امر میں پابند کرنے اور روکنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔خیال رہے ہم یہاں حروف کی طاقت کی بات کر رہے ہیں جو عمل تیار کیا جا رہا ہے وہ شرعی طور پر غلط ہے یا ٹھیک الگ سے دیکھنا ہوگا۔یہ درج ذیل ہیں:۔

ا،د،ہ،ح،و،ط،ک،ل،م،س،ع،ص،ر

حروف ناطقہ

وہ حروف جو نقطہ یا نقطے لئے ہوئے ہوں حروف ناطقہ کہلاتے ہیں۔ان کی کل تعداد ۱۳ ہے اور بندش کے کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔یہ درج ذیل ہیں:۔

ب،ج،ز،ن،ش،ت،ث،خ،ذ،ض،ظ،ف،ق

حروف ظلمانی

یہ حروف کسی کو مرتبے سے گرانے، ہٹانے یا تباہی و بربادی کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور درج ذیل ہیں۔

ب،ج،و،ذ،ز،ف،ش،ت،ث،خ،ذ،ض،ط،غ

جدول ابجد ملفوظی

مختلف قسم کے عملیات کے دوران جو عمل تیار کئے جاتے ہیں ان کے فنی پہلوؤں سے متعلق بعض ابتدائی امور کو یہاں بیان کیا جارہا ہے۔تاکہ آئندہ جب ان کا ذکر آئے تو آپ کسی مشکل کا شکار نہ ہوں۔

ابجد کے تمام حروف کے اعداد یا قیمت ۵۹۹۵ ہے اور یہ تمام حروف مکتوبی کہلاتے ہیں۔لیکن جب کسی حرف کو ہم اس طرح لکھیں جس طرح وہ بولنے میں آتا اور آواز دیتا ہے تو ایسے حرف کو حرف ملفوظی کہتے ہیں اور ۲۸ مکتوبی حروف کے ۲۸ ہی ملفوظی حروف بھی ہیں۔

بطور مثال دیکھیں حرف ''ا'' کو جب ہم بولتے ہیں تو اس کا تلفظ یوں ہوتا ہے ''الف'' اور یہ ہی دراصل حروف ملفوظی کہلاتا ہے اور اُسی کو حروف ملفوظی بنانا کہتے ہیں۔

ذیل میں ابجد ملفوظی کو بیان کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اعداد بھی تحریر کردیئے گئے ہیں۔

ابجد ملفوظی

الف	با	جیم	دال	ہا	واو	زا	حا
۱۱۱	۳	۵۳	۳۵	۶	۱۳	۸	۹
طا	یا	کاف	لام	میم	نون	سین	عین
۱۰	۱۱	۱۰۱	۷۱	۹۰	۱۰۶	۱۲۰	۱۳۰

فا	صاد	قاف	را	شین	تا	ثا	خا
۸۱	۹۵	۱۸۱	۲۰۱	۳۶۰	۴۰۱	۵۰۱	۶۰۱
ذال	ضاد	ظا	غین				
۷۳۱	۸۰۵	۹۰۱	۱۰۶۰				

امتزاج

امتزاج دینے سے مراد یہ ہوتا ہے کہ طالب ومطلوب چاہے دو افراد ہیں یا زیادہ۔ان کے ناموں کا ایک ایک حرف لے کر آپس میں درج ذیل طریقے سے ملا دیں۔بالفرض اکبر وعامر طالب ومطلوب ہیں۔پہلے ان دونوں ناموں کی بسط حرفی کریں۔

اکبر = ا ک ب ر

عامر= ع ا م ر

اب طالب ومطلوب کے ناموں کا ایک ایک حرف باری باری لکھیں۔جیسا کہ ذیل میں کیا گیا ہے تو ان کا امتزاج حاصل ہو جائے گا۔اس کا استعمال کیا ہے؟اس بارے میں بعد میں بیان کیا جائے گا۔

ا ع ک ا ب م ر ر

تکسیر

ایک اور لفظ جو عموماً استعمال ہوگا، تکسیر ہے۔ تکسیر کا مطلب یہ کہ متعلقہ فقرے یا آیات وغیرہ کے تمام حروف کو الگ الگ لکھیں یعنی بسط حرفی کریں اور پھر بسط حرفی کے دونوں سروں سے ایک ایک لفظ لے کر اگلی سطر میں لکھتے جائیں۔ جب پہلی سطر کے تمام حروف اس طرح لکھ لیں تو پھر دوسری سطر جو قائم ہوئی ہے اس کے ساتھ یہ عمل کریں اور اسی طرح تیسری سطر کے ساتھ بھی یہی عمل کریں۔ آخر کار اس عمل سے پہلی سطر حاصل ہوگی۔ اس کا استعمال کیا ہے؟ اس کے بارے میں بھی بعد میں ذکر ہوگا۔ فی الحال آپ اس عمل کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

پہلا حرف بائیں سے اور پھر دائیں سے لیا جاتا ہے۔ ذیل میں ایک فرضی بسط حرفی کی تکسیر کی گئی ہے۔

تکسیر بسط حرفی

ل	د	غ	ب	ه	ن	ا	ج	گ
گ	ل	ج	د	ا	غ	ن	ب	ه
ه	گ	ب	ل	ن	ج	غ	د	ا
ا	ه	د	گ	غ	ب	ج	ل	ن
ن	ا	ل	ه	ج	د	ب	گ	غ
غ	ن	گ	ا	ب	ل	د	ه	ج
ج	غ	ه	ن	د	گ	ل	ا	ب

ب	ج	ا	غ	ل	ھ	گ	ن	د
د	ب	ن	ج	گ	ا	ھ	غ	ل
ل	د	غ	ب	ھ	ن	ا	ج	گ

تخلیص

تخلیص سے مراد بسط حرفی میں ایک سے زائد بار آنے والے حروف کو ختم کرنا ہوتا ہے۔

مثلاً دیکھیں ذیل کی بسط حرفی :۔

ا ج د ا و ن ھ ن ج

تخلیص شدہ بسط حرفی : ا ج د و ن ھ

نوعیت معلومات

سطور ذیل میں متفرق معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔تاہم تفصیلی بحث نہیں کی گئی۔ہاں کورس/کتابی کورس میں جہاں ضرورت ہوئی اِن اُمور کی مزید وضاحت کر دی جائے گی۔

اقسام حروف

میدان عملیات میں حروف کی روحانی و عملیاتی طاقت موثر مانی گئی ہے اور معاملات کے حل کے لیے بعض حروف کا بہت زیادہ استعمال میدان عملیات میں کیا جاتا ہے، مثلاً حروف نورانی، حرف صوامت وغیرہ۔ متفرق اقسام حروف کا بیان ذیل میں کیا جارہا ہے:۔

حروف نورانی	ح، ر، س، ص، ط، ع، ک، ق، ل، م، ن، و، ہ، ی
حروف ناطقہ	ب، ت، ث، ج، خ، ذ، ز، ش، ض، ظ، غ، ف، ق، ن، ی
حروف صوامت	ا، ح، د، ی، س، ص، ط، ع، ک، ل، م، و، ہ
حروف تواحیہ	ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ
حروف غیر تواحیہ	ا، ف، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی
حروف ملفوظی	الف، جیم، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، عین، غین، فا، قاف، کاف، لام
حروف مکتوبی	میم، نون، داؤ
حروف مسروری	با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، فا، ہا، یا
حروف ظلمانی	ب، ت، ث، ج، د، ذ، ز، ش، ض، ظ، غ، ف، و، خ

حروف آتشی	ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ
حروف بادی	ب، د، ی، ن، ص، ت، ض
حروف آبی	ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ
حروف خاکی	و، ح، ل، ع، ر، خ، غ
حروف منقوط	ب، ت، ث، ج، خ، ذ، ز، ش، ض، ظ، غ، ف، ق، ن، ی
حروف غیر منقوط	ا، ح، د، ر، س، ص، ط، ع، ک، ل، م، و، ہ
حروف مقطعات	ا، ح، ط، ی، ک، ل، م، س، ع، ص، ق، ر، ن
حروف تفرقات	ب، ج، ہ، و، ر، ط، ی، ل، ع، ن، ص
حروف تسخیر	ا، د، ح، م، ک، س، ف، ق، ر، ش، ت، ث، خ، ذ، ض، ظ، غ
حروف شفع	ب، ک، ر، د، م، ت، د، س، خ، ح، ض، ف
حروف متواخیہ	ا، ذ، و، ر، ز، ہ
حروف وتر	ا، ی، ق، غ، ج، ل، ش، ہ، ن، ث، ز، ع، ذ، ط، ص، ظ
حروف حوائج	ق، ب، ص، ف، ظ، ک، ض

میدان عملیات میں کئی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں جن کو تفصیل سے تو حسب ضرورت سمجھایا جائے گا یہاں اشاراتی طور پر بنیادی علم کی تعلیم کے حوالے سے بیان کیا جارہا ہے۔

بسط	الفاظ کو حروف میں تقسیم کرنا۔
بسط حرفی	کسی بھی لفظ کے تمام حروف کو الگ الگ تحریر کرنا۔
بسط عددی	لفظ یا حرف کو عربی کی ابجد عددی میں تبدیل کرنا۔بسط عددی کا جدول آگے دیا گیا ہے۔
بسط ملفوظی	کسی بھی حرف کو ابجد ملفوظی میں تحریر کرنا اور اعداد میں بدلنا۔اس کی جدول بھی آگے دی گئی ہے۔
بسط تفعیف	حرف کے اعداد کو دُوگنا کر کے اس کا حرف لیا جائے۔مثالی جدول آگے ہے۔
بسط تنصیف	کسی بھی حرف یا عدد کو آدھا کر دینا۔عدد کی قدر کو آدھا کر کے دوسرا عدد یا یہ حرف لینا۔اس میں کسر نہیں آنی چاہیے۔مثالی جدول آگے ہے۔
بسط عزیزی	حروف کا بلحاظ مراتب بیان۔جدول آگے ہے۔
بسط عنصری	حروف کا بلحاظ عنصر بیان۔جدول آگے ہے۔
ترفع	ترقی دینا، بڑھنا۔اس کی کئی اقسام ہیں۔
ترفع عددی	اعداد حروف کو بلحاظ مراتب بڑھانا یعنی اکائی کو دہائی سے دہائی کو سینکڑہ سے۔
ترفع حرفی	حرف کو ایک درجہ حرف سے بڑھا دینا۔یعنی ا کو ب سے ب کو ج سے۔

ترقی طبع	بلحاظ طبع حرف کو بدلنا یعنی آتشی کو بادی سے، بادی کو آبی سے، آبی کو خاکی سے اور خاکی کو آتشی سے۔اس کے بالعکس عمل بھی کیا جا سکتا ہے۔
ترفع اقراری	حرف سے تیسرا حرف لینا یعنی ایک چھوڑ کر حرف لینا۔مثلاً ا کا ترفع اقراری ج ہے۔
ترفع زواجی	حرف سے چوتھا حرف لینا یعنی دو چھوڑ کر حرف لینا۔مثلاً ا کا ترفع زواجی ہے۔
استخراج	اخذ کرنا۔حل کرنا، رزلٹ حاصل کرنا۔
نام و نام والدہ	عملیات میں نام و نام والدہ سے مراد یہ ہے جس فرد کے لیے عمل تیار کرنا ہو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام شامل عمل کیا جائے۔
ذات	حساب عمل کے لیے ذات کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
خطاب، اعزاز، قلمی نام	اِن سب کو بھی تیاری عمل کے مقصد کے لیے شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔
تخلیص	کسی لفظ یا سطر اساس میں جو حروف ایک سے زائد بار آئیں اِن کو کاٹنا تخلیص کہلاتا ہے۔
عمل تخلیص	دیکھیں تخلیص
عدد کبیر	کسی لفظ یا سطر کے کل اعداد کو عدد کبیر کہتے ہیں۔

عدد وسیط	عدد کبیر کی اکائی اور دہائی کو جمع کیا جائے اور باقی اعداد کو ایسے ہی رہنے دیا جائے تو یہ نیا عدد، عدد وسیط کہلاتا ہے۔
عدد صغیر	عدد وسیط کی اکائی اور دہائی کو باہم جمع کیا جائے تو نیا حاصلہ عدد، عدد صغیر کہلاتا ہے۔
کبیر	دیکھیں عدد کبیر
وسیط	دیکھیں عدد وسیط
صغیر	دیکھیں عدد صغیر
جمل	حروف کے اعداد لینا۔
جمل کبیر	حروف یا الفاظ کو اعداد میں تبدیل کرنا۔
جمل مفصل	حرف کو بسط ملفوظی کر کے اعداد لینا۔
جمل مبسوط	حرف کے اعداد بسط عددی سے لینا۔
تکسیر	عملیات میں سطر اساس کے دائیں بائیں یا بائیں دائیں کے حروف لے کر نئی سطر بنانے کے عمل کو تکسیر کہتے ہیں۔ اصل سطر کے دوبارہ استخراج تک یہ عمل چلتا رہتا ہے۔
عمل تکسیر	دیکھیں تکسیر۔
طالع	جب کسی فرد کی پیدائش ہوتی ہے تو بلحاظ نجوم اس وقت طلوع ہونے والے برج کو طالع برج کہا جاتا ہے۔

حاکم ستارہ	فرد کے حاکم برج/ طالع برج کے مالک کوکب کو حاکم ستارہ کہا جاتا ہے۔
ضرب فی نفسہ	حرف کی عددی طاقت کو دوبارہ اس سے ہی ضرب دینا مثلاً 2 کو 2 سے ضرب دینا۔
جنہ	ضرب فی نفسہ کا ہی نام ہے۔
امتزاج حروف	طالب و مطلوب کے ناموں یا دو سطور کو باہم ملانا۔اس میں دونوں سطور کا ایک ایک حرف لے کر نئی سطر بنائی جاتی ہے۔
استنطاق اعداد	کسی بھی بڑی سے بڑی عددی رقم کو مفرد عدد میں تبدیل کرنا مثلاً 9=999
سطر اساس	جس سطر پر کوئی مزید عمل مطلوب ہے اس کو سطر اساس کہتے ہیں۔
نظیرہ	کسی بھی حرف سے پندرھویں حرف کو اُس کا نظیرہ کہا جاتا ہے۔
اساس و نظریہ	سطر اساس کو نظیرہ دینا اساس و نظریہ کہلاتا ہے۔اس کا جدول آخر میں دیا گیا ہے
حاکم کوکب	دیکھیں حاکم ستارہ

عربی کا ابجد عددی

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز
احد	اثنین	ثلاثہ	اربعہ	خمسہ	ستہ	سبعہ
۱۳	۶۱۱	۱۰۳۶	۲۷۸	۷۰۵	۴۶۵	۱۳۶
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
ثمانیہ	تسعہ	عشرہ	عشرین	ثلثین	اربعین	خمسین
۶۰۶	۵۳۵	۵۷۵	۶۳۰	۱۰۹۱	۳۳۳	۷۶۰
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
ستین	سبعین	ثمانین	تسعین	امائتہ	مائتین	ثلاثہ مائۃ
۵۲۰	۱۹۲	۶۵۱	۵۹۰	۴۵۶	۵۰۱	۱۴۹۲
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اربعہ مائتہ	خمسہ مائتہ	ستہ مائتہ	سبعہ مائتہ	ثمانیہ مائتہ	تسعہ مائتہ	الف
۷۳۴	۱۱۶۱	۹۲۱	۵۹۳	۱۰۶۳	۹۹۱	۱۱۱

بسط تضعیف

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲	۴	۶	۸	۱۰	۱۲	۱۴

ب	د	و	ح	ی	یب	

بسط تنعیف

د	و	ی
۴	۶	۱۰
۲	۳	۵
ب	ج	ہ

بسط عزیزی

طبائع	آتش	خاک	باد	آب	اعداد	حروف	کواکب
مرتبہ	ا	ب	ج	د	۱۰	ی	زحل
درجہ	ہ	و	ز	ح	۲۶	وک	مشتری
دقیقہ	ط	ی	ک	ل	۶۹	طس	مریخ
ثانیہ	م	ن	س	ع	۲۲۰	کو	شمس
ثالثہ	ف	ص	ق	ر	۴۷۰	عت	زہرہ
رابعہ	ش	ت	ث	خ	۱۸۰۰	طغ	عطارد
خامس	ذ	ض	ظ	غ	۳۴۰۰	تخفغ	قمر

حروف کواکب بلحاظ عملیات

برج	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ
حروف	اعھ	ح م ز	ف ب ص	س ل ر	ط ح	ز ب خ
برج	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
حروف	ض ف ظ	رس	ح ف ش	ج ب ت	ط ک ض	ن و د

جلالی جمالی ومشترک تقسیم حروف

جلالی حروف	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و
جمالی حروف	د	ح	ل	ع	ر	خ	ن	غ	ی
مشترک حروف	ج	ک	س	ق	ت	ص	ض	ث	زط

طریق اعراب

پیش والے حروف	ج، ف، ک، ح، ز، ث، س
زبر والے حروف	ھ، ر، ش، و، ت، خ، ذ
زیر والے حروف	ص، ق، ل، م، ن، د، ی
جزم والے حروف	ا، ب، ط، ظ، ع، غ، ض

نوٹ:

عملیات میں پڑھنے میں سہولت کے لیے ایسے حروف جو باقاعدہ نہیں ہوتے اِن کو اعراب لگانے کے لیے یہ طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دیگر عبارتوں کے ساتھ یہ عمل ناقص ہے۔

لوح نورانی

روحانیات میں حروف مقطعات و نورانی کو غیر معمولی مانا جاتا ہے۔ اِن کے اسرار ہر کسی پر الگ طریقے سے منکشف ہوتے ہیں اور ہر ایک کا مکاشفہ و مشاہدہ اِن کی روحانیت کے حوالے سے الگ ہے۔ قرآن عظیم کی متعدد سورتوں کی ابتداء اِن سے ہوتی ہے۔ یہ اپنے اسرار کے ساتھ ہر سعد و نیک کام کے حوالے سے عملیاتی و روحانی موثریت کے حامل ہیں۔ کوئی بھی امر ہو اس کے لیے اِن کو مجرب و موثر پایا گیا ہے۔ صحت، نوکری، اولاد، شادی، سفر، بزنس، خوبصورتی، لطافت، ذہانت، یاداشت، اولاد، شہرت، ردسحر و بندش جیسے لاتعداد امور کے لیے اس لوح سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

عملی میدان میں اُترنے کی تیاری

ذیل کی سطور میں جو بحث کی جارہی ہے اس لحاظ سے حد درجہ اہم ہے کہ یہ آنے والے کل میں علم عملیات کو آپ کا ذریعہ معاش بننے کے سلسلے میں بنیادی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دے گی۔ اس سطور کے تحریر کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ شعبہ عملیات میں کام کرنے والے لوگوں کی ترتیب کا ہمارے ہاں فی الحال کوئی انتظام نہیں۔ سو یہ فرد یا تو اپنے بزرگوں یا اُستاد یا پیر یا جو بھی حالت ہو کے تحت راہنمائی حاصل کر کے کام پر جڑ جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو تو اچھی راہنمائی مل جاتی ہے لیکن اکثریت اس سے محروم رہتی ہے۔ پھر جو بھی فرد اس شعبہ میں کام کر رہا ہے اس کو خاص قسم کے مسائل یا اُمور کا حل چاہیے ہوتا ہے جن کی نوعیت بعض اوقات روحانی کی بجائے معاشی اور فن روزگار سے متعلق ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ کورس ہی اس مقصد کے تحت تیار کیا گیا ہے کہ عملیات کا کام کرنے والے یا اس میں آنے والے افراد کی مکمل راہنمائی کی جائے اس لیے اس

موضوع کو جامعیت کے ساتھ یہاں زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کے بارے آپ کو عملیات کی کسی کتاب میں راہنمائی نہ ملے گی۔ تاہم آپ کے ذہن میں کوئی سوال ابھی بھی تشنہ کام ہو تو ضرور ہمیں تحریر کریں۔ اُس کو بھی زیر بحث لایا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

معذرت کا رویہ

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ نجوم، عملیات اور دیگر علوم مخفی سیکھنے کے خواہش مند بظاہر اس بات کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ مستقبل میں ان کا ارادہ بطور عامل یا نجومی یا پامسٹ کے طور پر میدان میں اُترنے کا نہیں ہے۔ تاہم عملی نتائج کے حوالے سے یہ بات کم و بیش ننانوے فی صد غلط ثابت ہوتی ہے۔ جلد یا بدیر علوم مخفی کے شعبے میں داخل ہونے والے لوگ آخر کار اس شعبے کو اپنا ذریعہ روزگار یا اپنی شناخت ضرور بنا لیتے ہیں۔ تاہم اس بات سے انکار کہ وہ اُسے روزگار کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتے دراصل ہمارے معاشرے میں ان علوم کے بارے میں عمومی رویہ کے باعث ہوتا ہے۔ اور بہت سے لوگ جو عامل، کامل یا پروفیسر یا پیر فقیر، سید بادشاہ، شاہ صاحب، گرو اور اُستاد کے روپ دھارے ہوئے ہیں۔ اپنی کم فہمی، کم علمی اور بدنیتی کی وجہ سے علوم مخفی اور اس سے متعلق لوگوں کے لیے ایک غلط تاثیر عوام میں قائم کر رہے ہیں۔ ایسے اُن لوگوں کی بھی عزت پر حرف لانے کا باعث ہوتے ہیں جو اپنی جگہ مستند ہوتے ہیں۔ سو سب سے پہلے معذرت خوانہ رویہ ترک کریں آپ یہ کام کر رہے ہیں تو کر رہے ہیں۔ اس میں خوف

کھانے یا شرمندہ ہونے کی کیا وجہ ہے۔ ہاں آپ اگر اس کام کو قابل اعتراض خیال کرتے ہیں یا ایسی کوئی اور بات آپ کے ذہن میں ہے تو پھر بہتر ہے آپ اس کام کو چھوڑ کر کسی اور کام کو شروع کریں تا کہ دل و دماغ کو ساتھ ملا کر چلیں۔ اس کے بغیر انسان کسی بھی میدان میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

عزت نفس

قطع نظر اس تاثر کے جو معاشرے میں پایا جاتا ہے۔ آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ آپ کی اپنی ایک شخصیت ہے۔ آپ اس وقت حصول علم میں بھی مصروف ہیں اور باقاعدہ طریقے سے اس علم کے رموز سے واقف ہونے جا رہے ہیں۔ اس صورت حال میں آپ کو اپنی ذات پر انحصار کرنا چاہیے اور اپنی شخصیت اور اس علم کی بدولت جو آپ حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کو اس عمومی تاثر کو غلط ثابت کرنا ہوگا جو ماہرین علوم مخفی کے بارے میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔

سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ آپ خود اپنے آپ کو قابل عزت و احترام شخصیت خیال کریں۔ آپ اپنے پیشے کو باعزت خیال کریں اگر آپ یہ دونوں کام نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ آپ اس شعبے سے مزید چمٹے نہ رہیں۔ کیوں کہ اگر آپ خود اپنی عزت نہیں کر سکتے اور خود اپنے پیشے کو باعزت خیال نہیں کرتے تو بالیقین لوگ بھی آپ کی اور آپ کے پیشے کی عزت نہیں کریں گے۔ کسی کو زبردستی اس بات پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کسی کی عزت کرے۔ لیکن آپ اپنی بھرپور شخصیت اور علم کے ذریعے اپنے

آپ کو منوا بھی سکتے ہیں اور اپنی عزت بھی کروا سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ آپ اپنی پیشہ وارانہ صلاحیت میں ہمہ وقت بہتری کے لیے کوشاں رہیں۔ جوں جوں آپ پیشہ وارانہ کامیابی حاصل کرتے جائیں گے معاشرے میں از خود آپ ایک نام اور مقام پالیں گے۔

مندرجہ بالا امور کو طے کرنے کے بعد اب یہ بات واضح ہے کہ آپ آنے والے کل میں باقاعدہ طور پر اس فن سے وابستہ ہونگے تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آپ بے سروسامانی اور تیاری کے بغیر میدان میں اترنے کے بجائے ایک موزوں منصوبہ بندی کے ساتھ میدان عمل میں اُتریں تا کہ اُن مقاصد میں کامیاب ہو سکیں جن کے مدنظر آپ اس شعبے میں داخل ہوئے ہیں۔

خدمات اور معاوضہ

یہ بات بالکل سامنے کی ہے کہ آپ اس شعبے میں بطور بزنس مین داخل ہو رہے ہیں۔ اس لیے یہ بہتر امر ہوگا کہ آپ اپنی سوچ اور اپنے طریقہ کار کو مکمل طور پر پیشہ وارانہ انداز میں اپنائیں۔ گو بطور نجومی یا عامل آپ کوئی چیز نہیں بیچ رہے' تو یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ آپ کچھ نہ کچھ بیچ رہے ہیں۔ اور جو شے بیچ رہے ہیں وہ آپ کے خدمات (services) ہیں۔ سو جس خوبصورتی اور جس مہارت کے ساتھ آپ اپنی خدمات کا مظاہرہ کر سکیں گے اُسی قدر کامیابی آپ کے استقبال کے لیے منتظر ہوگی۔ سچائی' خدمت اور ایمانداری آپ کا بنیادی نظریہ ہونا چاہیے۔

سطور بالا میں بزنس مین کے لفظ کو بعض لوگ منفی انداز میں استعمال کریں گے کہ یہ تو خدمت خلق کا شعبہ ہے اس میں بزنس کہاں سے آ گیا۔ دراصل یہی بات ہے جو ہمیں غلط طرف لے جاتی ہے۔ روحانی و عملیاتی معالج کے آپ بلاشبہ خدمت خلق ہی کر رہے ہیں لیکن اس خدمت کے عوض اگر آپ کوئی معاوضہ لیتے ہیں تو وہ غلط نہیں ہے اس حوالے حدیث کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ جو روحانی خدمات کے عوض کچھ لینے کو ثابت کرتی ہے۔

مقصد بحث یہ ہے کہ جیسے مختلف لوگ کہتے ہیں کہ دیکھیں وہ پیسہ نہیں لیتا وہ تو فی سبیل اللہ کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عموماً دیکھا گیا کہ لوگوں کا معاوضہ لینے کا طریقہ کار فرق ہو سکتا ہے یا اس طرح کا ہو سکتا ہے کہ بظاہر وہ ایسا کرتے نظر نہ آئیں لیکن اکثر معاوضہ لیتے ضرور ہیں۔ تاہم اس کی اشکال مختلف ہو سکتی ہیں۔ تاہم جیسے پہلے بیان کردہ حدیث معاوضہ لینے کو ثابت کرتی ہے تو پھر اس موضوع پر بحث کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آپ کے پاس اگر کوئی ایسا فرد، مرد یا عورت آتی ہے جو معاوضہ ادا نہیں کر سکتا تو آپ اس کی روحانی مدد فی سبیل اللہ کر دیں اور ضرور کریں لیکن جو معاوضہ دے سکتے ہیں ان سے لینے میں کوئی عار نہیں۔ اب دنیا میں ویسے بھی خدمات یا Services کے لیے معاوضہ دینے اور لینے کے معاملہ بالکل واضح ہو چکا ہے۔ بلکہ محنت مزدوری کے کام کی بجائے مشورہ دینے کے لیے جو چند الفاظ بولے یا تحریر کیے جاتے ہیں ان کا معاوضہ عام آدمی کی عمومی آمدن سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

جزوقتی یا مکمل ماہر:

کسی بھی شعبے میں داخل ہونے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ آپ اس بات کا فیصلہ کریں کہ آپ اس شعبے میں جزوقتی طور پر داخل ہونا چاہتے ہیں یا اس شعبے کو ہمہ وقتی شعبے کے طور پر اپنانا چاہتے ہیں۔ اگر تو آپ اس شعبے کو جزوقتی حوالے سے لے رہے ہیں تو یہ بات ازخود اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ آپ اس شعبے سے صرف اضافی آمدن چاہ رہے ہیں۔ یہ آپ کا حقیقی ذریعہ روزگار نہیں ہے۔ تاہم اگر آپ اس کو ہمہ وقتی شعبے کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ اپنے روزگار کے لیے اس شعبے پر انحصار کر رہے ہیں۔ اور اگر ایسا ہے تو پھر سنجیدگی کے ساتھ اس امر کا جائزہ لینا ہوگا کہ آپ مادی حوالے سے اس میں کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔

آمدن

مرد ہو یا عورت جب بھی کسی کام کو بطور روزگار اختیار کرتا ہے تو اس کا مطمع نظر ایک خاص آمدن کا حصول ہوتا ہے۔ سو کام شروع کرنے سے پہلے اس بات کا ایک سرسری جائزہ لینا ضروری ہے کہ آپ کس قدر آمدن کے خواہش مند ہیں۔ کیونکہ جس قدر آمدن کا تصور آپ کے ذہن میں ہوگا اسی کے حوالے سے آپ کو اپنے کاروباری سیٹ اپ کو تشکیل دینا پڑے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ زیادہ آمدن کے خواہش مند ہیں تو ظاہر سی بات ہے کہ آپ کو اپنا دفتر کسی ایسے علاقے میں قائم کرنا پڑے گا جہاں

کے رہائشی لوگ خوشحال ہوں اور آپ کو زیادہ فیس دے سکتے ہوں۔ کسی بھی ایسے علاقے میں آپ کا دفتر جہاں لوگوں کا معیار زندگی بہتر قسم کا نہیں ہے آپ کو بہتر فیس نہیں دلا سکتا۔ اسی طرح آپ کے دفتر کی اندرونی و بیرونی حالت بھی اہم ہوگی۔ ایک پرانے اور بوسیدہ دفتر میں بیٹھا فرد ایک حد سے زیادہ فیس طلب نہیں کر سکتا۔ یہ بڑا تفکر والا امر ہے سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں لیکن کسی لالچ میں نہ پڑیں۔ لالچ بری بلا ہے اور اچھا رزلٹ کبھی نہیں آئے گا۔ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں۔

فیس

آپ کو کیا فیس لینی چاہیے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا کوئی حتمی جواب نہیں ہے۔ فیس کا دارومدار بنیادی طور پر روپے کے قدر سے منسلک ہے۔ تاہم یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں آپ مکمل طور پر آزاد ہیں۔ جس قدر دل چاہے اتنی فیس مقرر کر دیں۔ تاہم یہاں میں آپ کو چند مشورے دینا چاہتا ہوں جو آپ کو فیس مقرر کرتے وقت اپنے ذہن میں رکھنا چاہئیں۔ اس مقصد کے لیے دو چیزوں کو مدنظر رکھیں۔ اول آپ کا آفس، دوئم آپ کا ماحول (یعنی جہاں آپ پریکٹس کر رہے ہیں)۔

فیس مقرر کرتے ہوئے مادی اور مالی حوالے سے جس علاقے میں کام کر رہے ہیں اور جو آپ کے آفس کی حالت ہے اس کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ایک تیسرا اور اہم امر آپ کی اپنے شعبے میں مہارت بھی ہے تاہم یہ بعد کی بات ہے۔ ابتدائی طور پر آپ کی فیس کا معیار اپنے علاقے کے حساب سے درمیانی سطح کا ہونا چاہیے۔ یعنی آپ اپنے

علاقے کے لوگوں کو تین طبقوں میں تقسیم کردیں۔

اول امیر طبقہ'

دوئم درمیانہ طبقہ'

سوئم نچلا طبقہ۔

آپ اپنی فیس اتنی رکھیں جو آپ کے علاقے کے درمیانے طبقے کے لوگ باآسانی ادا کرسکتے ہوں آپ کے علاقے کا درمیانی طبقہ اگر آپ کے پاس مشاورت کے لیے خوشدلی سے آئے اور آپ کی فیس کے بوجھ کو محسوس نہیں کرے گا تو آپ اس بات کا یقین کرلیں کہ باقی دونوں طبقے آپ کے پاس بالضرور آئیں گے۔ یہ بات بھی ضروری نہیں کہ صرف زیادہ فیس ہی آپ کو کامیاب یا خوشحال کرسکتی ہے۔ بلکہ کم یا مناسب معاوضہ آپ کے پاس آنے والے لوگوں کی تعداد بڑھا سکتا ہے جو ظاہر ہے آپ کی کل آمدن میں اضافے کا باعث ہوگا۔

اوقات کار

اپنے کام کے دورانیے کا حتمی تعین کرنا حد درجہ ضروری ہے۔ خاص طور پر اُس وقت کا جس میں آپ نے لوگوں سے ملاقات کرنی ہے یعنی آپ کے دفتر میں بیٹھنے کے اور لوگوں سے ملنے کے اوقات واضح اور حتمی ہونے چاہئیں۔ اس انتظار میں دفتر میں مت بیٹھے رہیں شاید کوئی گاہک آجائے۔ وقت کا تعین ممکن ہے آپ کی طبیعت پر کچھ بوجھ لانے کا باعث بھی ہو لیکن جوں جوں وقت گزرتا جائے گا آپ اور آپ کے گاہک

سسٹم کے تابع ہو جائیں گے۔ اس طرح آپ کو زندگی کے دوسرے معاملات سے
نمٹنے کے لیے، اپنے گھر بار کو دیکھنے کے لیے، زائچہ سازی اور اپنے علم میں اضافے کے
لیے خاصہ وقت مل جائے گا۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو آپ ایسی صورت حال کا
شکار ہو جائیں گے جس کی اصلاح بعد میں آپ کے لیے ممکن نہ ہو گی۔ لوگوں میں
معاشرتی شعور کی کمی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ذاتی تجربہ ہے کہ لوگ فجر کے وقت آنے یا
بعد از عشاء بھی فون یا ملاقات کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ چلیں فون پر تو الٹے
سیدھے وقت میں بھی بات ہو گئی لیکن فجر یا عشاء کے بعد کے اوقات میں کسی کے
دروازہ پر پہنچ جانا ایک نامناسب بات ہے یا نہیں؟ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ ہمہ
وقت اِن کے لیے فارغ ہیں، ایک عامل یا منجم کی کوئی ذاتی زندگی نہیں ہوتی؟ جب فرد خود
زندگی کے ہر کام سے فارغ ہو جائے یا اس کے پاس جس وقت کوئی کام دنیا کا نہ بچے تو
یہ وقت ہے جب عامل یا منجم سے جا کر ملنا چاہیے۔ لوگوں کو عادت ڈالیں کے اگر وہ آپ
سے ملاقات کے طلب ہیں تو وقت کا دھیان رکھیں، وقت کی قدر کریں۔ اسلامی حوالے
سے ملاقات کے کیا اُصول ہیں لوگ اِن پر بھی توجہ دینا مناسب خیال نہیں کرتے۔

دفتر

بطور نجومی یا عامل پریکٹس کے لیے ضروری ہے کہ آپ کا اپنا ذاتی دفتر ہو ایک
ایسا دفتر جس میں کسی بھی دوسرے فرد کا عمل دخل نہ ہو۔ تاہم اگر آپ کے مالی حالات
ایسے نہیں ہیں کہ آپ ایک الگ دفتر بنا سکتے ہوں تو کسی دوسرے دفتر میں یا کسی دوسرے

فرد کے ساتھ مشترکہ آفس بنا سکتے ہیں۔ تاہم اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والا آدمی عامل یا نجومی نہ ہو۔

باوجود اس کے کہ میں نے اوپر والی سطور میں آپ کو مشترکہ دفتر کا مشورہ دیا میری حتمی رائے بہرحال یہ ہے کہ آپ ہمیشہ ایک ذاتی دفتر کا خیال ذہن میں رکھیں اور جیسے ہی آپ کی آمدن الگ دفتر بنانے میں آپ کے معاون ثابت ہو تو فوری طور پر الگ دفتر بنا لیں۔ بہرحال مشترکہ دفتر آپ کے کام کے لیے موزوں نہیں ہے۔ دفتر آپ کا چاہے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو الگ ہو تو بہتر ہے۔ آزاد ماحول میں آپ اپنے مزاج کے ساتھ زیادہ بہتر کام کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی آپ کے پاس آنے والے لوگ نہیں چاہیں گے کہ اُن کے معاملات کی خبر دوسرے لوگوں کو ہو۔

دفتر کی حالت

کوشش کریں کہ آپ کا آفس صاف ستھرا، روشن اور ہوادار ہو اس میں جگہ جگہ تسبیحاں لٹکانے، اگربتی جلانے، بندر یا انسان کی کھوپڑی رکھنے یا ایسے دوسرے کاموں کی ضرورت نہیں۔ یہ کام زیادہ تر وہ لوگ کرتے ہیں جو عوام کو بیوقوف بنا کر یا خوفزدہ کر کے اپنے مفادات حاصل کرتے ہیں۔ لیکن آپ نے جو کچھ کرنا ہے وہ ایمانداری کے ساتھ فنی اور علمی حوالے سے ہو گا۔

ہاں آپ اپنے آفس میں اپنی سند، عملیات و نجوم سے متعلق چند ایک نقشے ضرور لگا لیں۔ کسی نمایاں جگہ پر قرآن کی آیات یا اللہ کے نام کی تختی یا خطاطی کا اچھا

نمونہ لٹکائیں بس یہ سب کچھ کافی ہے۔اپنے دفتر کو صاف ستھرا اور مہذب رکھیں۔اس شکل کو اختیار نہ کریں کہ لوگوں کو خوفزدہ یا فریب کا شکار کر کے کمائی کریں۔یہ سب ناجائز ہے۔

اشتہارات

اپنی پریکٹس کو کامیاب کرنے کے لیے ضرور ہے کہ آپ اپنی مناسب تشریح کا بندوست کریں۔مقامی طور پر پمفلٹ اور قدرے بڑے پیمانے پر اخبار اور رسائل کے ذریعے اشتہار دیں تا کہ لوگ آپ کے نام اور کام سے متعارف ہوسکیں اس بات کو سمجھ لیں جب تک لوگوں کو پتہ نہیں لگے گا کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں تو لوگ کس طرح آپ تک پہنچیں گے۔

اپنی تشہیر کے لیے آپ اچھے اور خوبصورت کارڈ بھی بنوالیں اور ان کو ملنے جلنے والے لوگوں میں تقسیم کریں۔آج کل ٹی وی اور کیبل وغیرہ کے ذریعے بھی پبلسٹی کا رواج ہو گیا ہے آپ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

لوگوں سے ملنے کا طریقہ

وہ لوگ جو آپ کے پاس مشاورت یا ملنے کے لیے آئیں ان کے ساتھ خوشگوار رویے کا اظہار کریں ان کی بات سنیں اور سمجھنے کی کوشش کریں جب تک آپ اپنے گاہک کی بات کو حقیقی معنوں میں سمجھ نہیں پائیں گے تو آپ کے لیے اس کو درست

مشورہ دینا ممکن نہ ہوگا۔

آمدن

آمدن اور خرچ کا حساب رکھیں جس قدر آمدن ہو اس کا اندراج کریں اور کسی بھی صورت میں قبل از اندراج اس رقم کو خرچ نہ کریں۔ اس طرح اپنے گھریلو اخراجات یا اپنے دوستوں پر کیے گئے اخراجات کو دفتر کے کھاتے میں نہ ڈالیں۔ آمدن اور خرچ کا حساب رکھنے سے آپ حقیقی معنوں میں یہ جان سکیں گے کہ آپ کی آمدن کس قدر ہے اور آپ کے اخراجات کس قدر ہیں۔

گاہک یا سائل

مندرجہ بالا سطور میں گاہک کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جبکہ بعض طلباء کا خیال ہو گا کہ یہاں سائل کا لفظ آنا چاہیے۔ میں نے جان بوجھ کر سائل کی جگہ گاہک کا لفظ استعمال کیا ہے تاکہ آپ مشورے کے طلب فرد کے ساتھ صاحب علم ہونے کے ساتھ بطور کاروباری فرد کے بھی معاملات طے کریں۔

خدمت خلق

یہاں زیادہ تر گفتگو کاروباری حوالے سے ہوئی ہے۔ جس کا مقصد لوگوں کی

نہیں کا شانہیں ہے۔صرف جائز معاوضہ لینا ہے۔خدمت خلق کا موضوع یہاں ڈالنے
کا ایک خاص مقصد ہے بظاہر تو عامل حضرات چاہے اُن کا تعلق کسی بھی قبیلے سے ہو کہتے
ہی ہیں کہ وہ خدمت خلق کرر ہے ہیں لیکن حقیقت میں روزی روٹی کا بھی مسئلہ ہوتا ہے۔
سو بات یہ ہے کہ جھوٹ بول کر آپ اُسی رزق کو حرام کر لیتے ہیں جو بطور معاوضہ آپ
کے لیے حلال ہوتا ہے۔سو پیشہ ورانہ دیانت کا مظاہر یں اور دوسری اہم بات یہ کہ آپ
کو اللہ نے ایک مادی نہیں روحانی علم دیا ہے سو اس بات کی قدر کرتے ہوئے جہاں حقیقی
ضرورت مند آپ کے سامنے آئے اس کی مدد اور راہنمائی معاوضہ کی سوچ سے ہٹ کر
کریں۔ایک معاوضہ وہ بھی ہوتا ہے جو اللہ دیتا ہے اور سب قسم کے معاوضوں سے بڑھ
کر وہ ہے جو اللہ دیتا ہے۔سو دنیا بنانے کے ساتھ اللہ کو بھی اپنا بنائیں۔تا کہ اس کی
رحمت کے دروازے آپ کے لیے کھلے رہیں۔

حرف آخر

کسی بھی کاروبار کو کس طور چلانا ہے اس کا حتمی فیصلہ تو ہر فرد اور کیس کے
حوالے سے الگ الگ ہوتا ہے۔تاہم مجھے یقین ہے کہ اگر آپ نے مندرجہ بالا سطور کو
اپنے کام/کاروبار میں مدنظر رکھا تو آپ کامیاب ہوں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

علم ساعات

عملیات کا صرف یہ نہیں ہے کہ کسی کتاب سے نقش دیکھا اور اس کو نقل کر کے کسی کو دے دیا۔ یہ ایک باقاعدہ علم ہے جس میں دیگر علوم سے مدد بھی لی جاتی ہے۔ دیگر علوم میں سے ایک علم ساعات ہے۔ ساعتوں کا نظام گو ایک الگ علم ہے لیکن عملیات کی تیاری میں اس کا ایک حصہ شامل ہے۔ عملیات میں ساعات کے نظام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس ہی وجہ سے ذیل میں ساعتوں اور عملیات کے باہمی اشتراک کی صورت کو واضح کیا گیا ہے۔

عملیات کے موثر اوقات

یوں تو اس حوالے سے کئی امور بہت اہم ہیں لیکن ذیل کی سطور میں جس

موضوع پر پہلے روشنی ڈالنا چاہتا ہوں وہ ہے ساعات کا موضوع۔

عملیات اور ساعات کے علوم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وہ شخص جو ساعات کو نہیں سمجھتا وہ جان لے کہ اس کے علم میں ایک ایسی خامی ہے جس کو دور کئے بغیر وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ تاہم ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ علم ساعات، علم نجوم کے تابع ہے اور عملیات کے شعبے میں اور بھی کئی امور علم نجوم کے تابع ہیں۔ ایک ماہر عملیات کو صرف ان ہی علوم میں نہیں بلکہ اعداد کے علم میں بھی مہارت ہونی چاہیے۔ تب ہی ایسا عمل وجود میں آتا ہے جس کو انسانی حد تک جامع علم و عمل کا نام دیا جا سکتا ہو۔

عملیات و ساعات

یہ جو سطور بالا میں جو تحریر کیا کہ علم ساعات علم نجوم کے تابع ہے تو یہ میرا ذاتی نظریہ ہے۔ اس وضاحت کی ضرورت کیوں ہے یا اس بات کو واضح کرنا کیوں ضروری ہے؟ دراصل آج جس حالت میں نجوم سے متعلق فنی معلومات ہمارے سامنے ہیں۔ زمانہ قدیم میں نہ تھیں۔ کواکب کا استخراج اور طالع کا معلوم کرنا ایک دشوار گزار معاملہ ہوتا تھا۔ تقویموں اور جنتریوں کی آمد اور پھر کمپیوٹر کی برکت سے یہ کام لمحوں میں کیا جاتا ہے۔ تاہم زائچہ سازی کے حوالے سے مشکلات اور مسائل کی وجہ سے ساعات کے علم کا میدان عملیات میں زیادہ دخل تھا۔ عملیاتی مقاصد کے لیے ساعت متعلقہ کا استخراج کافی خیال کیا جاتا تھا۔ مال و دولت سے متعلق کام ہے تو مشتری کی ساعت، عورتوں سے متعلق کام ہے تو زہرہ کی ساعت، لڑائی جھگڑے اور طاقت کا معاملہ ہے تو مریخ اور اسی

طرح دیگر کواکب کے منسوبات سے کام لیا جاتا تھا۔ گو ساعتوں کا نظام اپنی جگہ موثر ہے اور اس کے حقیقت ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ بلکہ ذاتی طور پر ساعتوں کے تحت بہت زیادہ کام کیا ہے اور اِن کو موثر مانتا ہوں۔ لیکن اس حوالے سے میرا نکتہ نظر یہ ہے کہ زائچہ کو ساعتوں سے فرار حاصل نہ کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کواکبی حالت غیر مثبت ہو تو پھر متعلقہ ساعت کا موثر ہونا بھی سوالیہ نشان بن جاتا ہے۔ فرض کریں مال و دولت کے حصول کے لیے ساعت مشتری کا استخراج کر کے آپ عمل تیار کرتے ہیں لیکن مشتری خود اُس وقت منفی حالت میں ہے تو اس کی ساعت میں کام کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے یا اُس خاص وقت زائچہ میں مشتری کی نشست ہی باعث نحوست ہے تو پھر ساعت مشتری میں کام کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ سو نیک ساعت مشتری میں کام کرنا کیا معنیٰ و اثر رکھتا ہے؟ سو نیک ساعت کا انتخاب تو بہترین امر ہے لیکن متعلقہ کوکب کو بلحاظ زائچہ اور فلکی پوزیشن کے دیکھ لیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اب آئیں ساعتوں کے نظام پر بھی ایک مختصر مگر جامع نظر ڈال لیں۔ ساعتوں کا نظام کس طرح کام کرتا ہے اور ہے کیا۔

ہر دن ایک کوکب سے منسوب ہے۔ یہی کوکب متعلق دن کی پہلے ساعت کا انتخاب کرنے میں معاون و مددگار ہوتا ہے اور اِسی کے منسوبات ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ ذیل میں ہفتہ کے تمام دنوں کو بلحاظ کواکب بیان کیا جا رہا ہے کہ کون سا دن کس کوکب سے منسوب ہے۔ متعلقہ دن پہلی ساعت اُس کوکب کی ہی ہوتی ہے جو اُس دن پر حکمران ہوتا ہے۔ مزید تفصیل آگے آئے گی۔

جمعہ کا دن زہرہ سے

ہفتہ کا دن زحل سے

اتوار کا دن شمس سے

پیر کا دن قمر سے

منگل کا دن مریخ سے

بدھ کا دن عطارد سے

جمعرات کا دن مشتری سے منسوب ہے۔

جس طرح دن ایک خاص کوکب کے تابع ہے۔ اسی طرح دن کے چوبیس گھنٹے کسی نہ کسی کوکب کے زیر اثر آتے ہیں۔ سو آپ جب بھی کوئی عمل کریں تو اس بات کو ضرور مد نظر رکھیں کہ عمل کس نوعیت کا ہے۔ آپ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جب یہ امور واضح ہو جائیں تو ان ہی کی مناسبت سے متعلقہ دن اور پھر اس دن کے اندر جاری متعلقہ کوکبی ساعت میں عمل تیار کریں۔ تاہم ساعتوں سے متعلق چند خاص عملیاتی پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ استخراج ساعت کے حوالے سے آنے والے صفحات میں تفصیلی بیان آئے گا۔ فی الوقت ساعتوں اور عملیات کے باہم تعلق کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ساعات کے عملیاتی پہلو اور منسوبی امور

ساعت شمس :

حکومت حاصل کرنے، عہدے میں ترقی، حکومتی ملازمت، منسٹر، بادشاہ بننے کے واسطے، حکومتی اداروں میں ٹھیکے لینے، عروج، عزت ووقار، شہرت، مشہوری وکامیابی کے واسطے، دشمنوں پر غلبہ وقابو، غیر معمولی پوزیشن وطاقت کے حصول کے لئے۔

ساعت قمر :

روزمرہ امور کی کامیاب تکمیل، سمندر سے متعلق کام، پانی، ادویات اور دیگر ذرائع، مائع اشیاء کا کاروبار کرنے والے یا ان اشیاء سے کسی طور پر منسلک افراد جو متعلقہ

شعبے یا کام میں کامیابی کے متمنی ہوں ان کے لئے عمل، کامیابی، محبت، اولاد، قیام حمل، خون سے متعلق امراض، مستورات کے جسمانی ودیگر مسائل کے بارے میں، رد سحر وغیرہ۔ساعت قمر کو عام طور پر کسی بھی سعد مقصد کے لیے عمومی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔لیکن مناسب یہی ہے کہ کام سے متعلق کوکب وساعت کا انتخاب کیا جائے۔

ساعت مشتری :

روپے پیسے کے حصول، دولت، رزق میں اضافے، ترقی کاروبار یا ملازمت، مذہب سے متعلق لوگ، استاد یا پڑھائی لکھائی سے منسلک افراد جو اپنے شعبے میں کامیابی کے شائق ہوں، کھانے پینے کی اشیاء سے وابستہ، جائیداد کے حصول، معاملات میں استحکام، روپے پیسے کی فراوانی، لاٹری اور ریس کے ذریعے روپے کا حصول۔

ساعت زہرہ :

عورتوں سے متعلق امور، محبت، شادی بیاہ، راگ رنگ، لغویات سے منسوب افراد وکام، اشیاء تعیش کا کام کرنے والے، زبان بندی، زنانہ امراض سے شفا، کاروباری ودیگر حضرات مثل سیاست دانوں کے لئے جن کی طرف عوام کی رغبت کی ضرورت ہو، اداکار، عامل، حکیم وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

ساعت عطارد :

زبان بندی، خواب بندی، کاروبار کے چلنے یا بند کرنے کے لئے ، لکھائی پڑھائی کے کام، ڈاکٹر یا حکیم وغیرہ کے واسطے، پڑھنے لکھنے والے بچے ، تاجر، بزنس مین، کاروبار کی ترقی، علم و دانش میں اضافے ، حافظے کو قوی بنانے ، زبان دانی، فصاحت وبلاغت، دفع دماغی امراض، کامیابی امتحان۔

ساعت مریخ :

جسمانی طاقت، قوت مردانگی، صحت، خاتمہ امراض، غلبہ دشمن، عداوت، مقابلے میں کامیابی، جنگ وجدل میں کامیابی اور بخیریت واپسی، دشمنوں پر رعب قائم کرنے، مشینوں کو خراب کرنے وغیرہ کے لیے۔

ساعت زحل :

طویل مدت کے کام، عمارتوں کا سنگ بنیاد، دشمن میں جدائی، ہلاکت، نامردی، شہرت، عوامی مقبولیت، بزرگی، عظمت، اس وقت میں بادشاہوں، اعلیٰ ترین حکام، امراء بڑے بڑے تاجر و بزنس مینوں اور کاروباری اداروں کے مالکوں کے فائدے واستحکام کے اعمال تیار کئے جاتے ہیں۔

ساعات و عملیات

عموماً عاملین علم ساعات کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور عمل تحریر کرنے کے دوران ساعت کی درست استخراج کو اہم خیال نہیں کرتے جو کہ غلط طریقہ کار ہے۔

یاد رکھیں وہ عمل زیادہ طاقت ور ہوتا ہے جو متعلقہ کوکب کی ساعت میں بنایا جائے۔ مثلاً اگر آپ شرف شمس کا نقش بنانا چاہتے ہیں تو سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ متعلقہ دن کی ساعتوں کا استخراج کریں اور ساعت شمس میں نقش کو تحریر کریں۔ زیادہ جلد، بہتر اور طاقتور نتائج کا حصول ہوگا۔ اسی طرح بعض کواکب شرفی درجات پر زیادہ دیر تک قیام کرتے ہیں۔ مثلاً مشتری و زحل وغیرہ تو ایسی صورت میں اگر کواکب کے متعلقہ دن، متعلقہ ساعت کا مناسب حصول ممکن ہو تو یہ عمل کی تیاری کا مناسب ترین وقت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح دیکھیں شرف قمر مختصر ترین وقت کے لیے ہوتا ہے۔ تمام کواکبی حالتوں کو ساکت کر کے بات کریں تو وہ شرف قمر اور وقت شرف قمر انسب ترین ہوگا جو عین قمری دن اور قمری ساعت میں واقع ہو۔

نقوش؟

نقوش کیا ہیں؟

نقوش سے کیسے کام لیا جاتا ہے؟

نقوش کی اہمیت عملیات میں کیا ہے؟

نقوش اور چال کا آپس میں کیا ربط ہے؟

نقوش کو لے کر ایسے متعدد سوال عملی زندگی میں علم نقوش کو سمجھنے کے خواہش مندوں کی طرف سے آتے ہیں۔ عملیات کے مختلف موضوعات پر آنے والے سوال صرف طالب علموں کی طرف سے ہی نہیں ہوتے بلکہ وہ جو اس میدان میں بطور عامل کام کر رہے ہیں اُن کی طرف سے بھی ہوتے ہیں۔ وجہ شاید یہ ہے کہ بہت سے لوگ جب میدان عملیات میں قدم رکھتے ہیں تو باقاعدہ تعلیم کے حصول کی بجائے اِدھر اُدھر سے سرسری علم کی بنیاد پر میدان عملیات میں قدم جمانے کی کوشش کر دیتے ہیں۔ سو وہ جو

ایک علم کی بنیاد پر گرفت کے بغیر میدان عمل میں اُتر پڑے گا اُس کو فنی لحاظ سے نا تکمیلیت کا احساس تمام عمر رہے گا۔ لوگ آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور آپ خود اندر سے کتنے مکمل ہیں۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ تاہم یہ بھی ایک اہم بات ہے کہ حصول علم کسی بھی منزل اور کسی بھی عمر میں باعث شرمندگی نہیں ہوتا۔ بلکہ سچ اور اعتماد کی طرف ایک مثبت قدم سمجھا جاتا ہے۔ سو اِن سطور کے پڑھنے والے ہر فرد کے لیے میری یہ نصیحت ہے کہ حصول علم کی طرف جہاں آپ خود آئے ہیں وہاں اپنے اردگرد موجود افراد کو بھی علوم مخفی کی باقاعدہ تعلیم کی ترغیب دیں۔ ضروری نہیں آپ ہمارے پاس آئیں کہیں بھی، کوئی بھی صاحب علم ہے، ضرور اس سے فیض علم حاصل کریں۔ بے علم اور بے شرع اور مذہبی لحاظ سے ناقص سوچ رکھنے والے اور شرکیہ اعمال کے حاملین سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش علم کی منزل کو سر کرنے میں ضرور کریں، خاص طور پر جہاں روحانیات کی بات ہو۔ حساب کتاب کے لیے تو کسی مذہب و عقیدہ کی قید نہیں لیکن عملیات کے شعبہ میں صحیح العقیدہ عامل جو اللہ کو واحد مانتا ہو، نبی اکرم ﷺ پر اپنی جان قربان کرنے والا اور تمام اصحاب رسول ﷺ کا عزت و احترام کرنے والا اور بزرگان دین کی خدمات کو ماننے والا ہو۔

عملیات کا شعبہ نقوش اپنی قدامت میں تاریخی اعتبار سے درست طور پر نہیں جانچا جا سکتا۔ سو اس پر الفاظ صرف کرنے کی بجائے براہ راست نقوش کی وضاحت کی طرف آتے ہیں۔

علم عملیات میں نقوش سے مراد عمومی طور پر ذیل میں دی گئی اشکال یا ملتی جلتی اشکال کو کہا جاتا ہے جو ہر شکل کے مطابق مختلف تعداد میں ہوتی ہے اور اِن میں اعداد تحریر

ہوتے ہیں۔

مثلث نقش
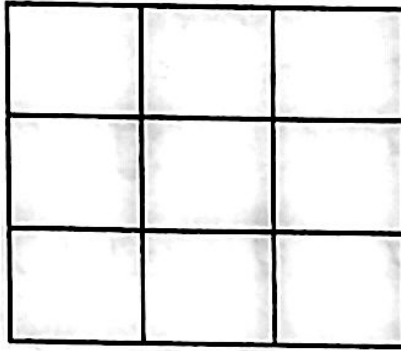
مربع نقش
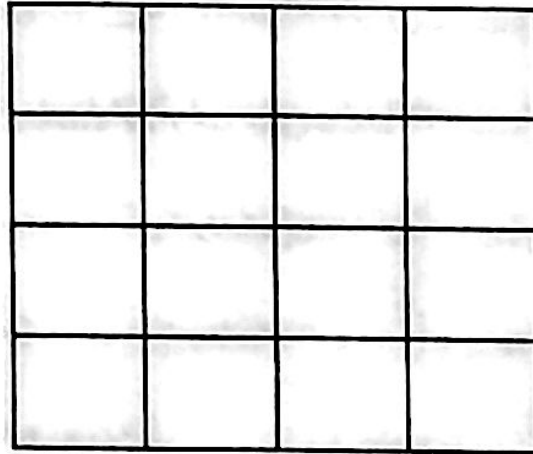
نقوش کی مندرجہ بالا دونوں اشکال ابتدائی اور بنیادی نوعیت کی ہیں۔ جوں جوں آپ اس میدان میں آگے بڑھیں گے اِن کی متفرق اقسام واشکال سے واقف ہوتے جائیں گے۔

جہاں تک اِن سے کام لینے کے طریقہ کار کا تعلق ہے تو یوں سمجھ لیں کہ اِن خانوں میں اسماء الٰہی یا آیات وغیرہ کے اعداد ایک خاص ترتیب سے درج کیے جاتے ہیں۔ تاہم ان کو درج کرنے سے قبل اِن کا انتخاب ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے کہ کس اسم یا آیت کو استعمال میں لانا ہے۔ یہ دراصل فرد کے مسئلہ کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔

میدان عملیات میں گو روحانی طور پر مسائل کو حل کرنے کے لیے مختلف طریقہ کار استعمال ہوتے ہیں تاہم نقوش کے عملیات میں مسلسل استعمال نے خاص اہمیت حاصل کر لی ہے اور اِن کو سائلین کے کاموں کے حوالے سے موثر ترین طریقوں میں اہم ترین مانا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عملیات کی شاید ہی کوئی کتاب اِن کے ذکر سے خالی ہو۔

نقش کی روح

اِن دونوں باتوں کا باہم کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں ایسے ہی ہیں کہ اگر خانوں، اعداد یا چال میں سے ایک بھی کم ہو تو سمجھ لیں نقش کہیں نہیں ہے۔ آپ نے خانے یا اعداد تو تحریر کر دیئے لیکن اِن میں سے نقش کی روح نکال لی ہے یا ڈالی ہی نہیں۔

چال کیا ہے؟

چال دراصل کسی بھی نقش کے اعداد کو خانوں میں ایک خاص ترتیب سے تحریر کرنے کے طریقہ کو کہتے ہیں۔ اس حوالے سے ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ عموماً قدیمی کتب میں تحریر ہے کہ نقش کی چال شطرنج کے گھوڑے کی چال کے مطابق ہوتی ہے۔ شطرنج ایک ایسا کھیل ہے جو اپنی چالوں کے حوالے سے بہت مشہور ہے۔ میری شروع سے یہ عادت رہی ہے کہ جس کام میں پڑتا ہوں اس کی جڑ کو جا پکڑتا ہوں۔ سو نقوش کی

چالوں کو سمجھنے کے لیے شطرنج کی طرف رجوع کیا مگر اس کے حوالے سے ذہن میں یہ بھی تھا کہ اس کو کھیلنا درست نہیں۔ سو بات صرف اس کی چالیں سمجھنے تک رہی اور پھر اس پر تلاش بسیار کے بعد ایک آدھی کتاب بھی تلاش کی تا کہ چالوں کو مکمل طور پر سمجھا جا سکے۔ دراصل مثلث اور مربع کی حد تک تو چالیں عام طور پر مل جاتی ہیں لیکن نقش صد خانوں کی بنیاد پر بھی تیار کیے جاتے ہیں۔ یعنی 3 سے لے کر 100 تک کے خانوں پر مشتمل نقوش استخراج کرنے آنے چاہئیں اور پھر اِن میں سے ہر ایک کی کم از کم مزید 4 بنیادی چالیں بالحاظ عناصر ہوں گی۔ یعنی آتشی، بادی، آبی اور خاکی طبع کی چالیں یوں کل نقوش بمعہ بنیادی چالوں کے 4x98=392 ہو جاتے ہیں۔ اس قدر تفصیل کے ساتھ آپ کو نقوش کسی قدیم یا جدید کتاب میں نہیں ملیں گے۔ اور اِن کا استخراج آپ کی ذاتی قابلیت پر منحصر ہے کہ اگر آپ کا مروجہ نقوش کے علاوہ کسی اور سے کام لینا چاہتے ہیں تو اس کے لیے آپ کو از خود اُس نقش کی درست چال استخراج کرنی ہوگی۔ بصورت دیگر آپ کو مروجہ نقش و چال سے ہی گزر راہ کرنا ہوگا۔

سو چالوں کے نظام کی وضاحت سطور ذیل میں کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ باقی ہر آدمی کی اپنی سمجھ اور احساس ذمہ داری ہے کہ وہ کس قدر کوشش اس سسٹم کو ہضم کرنے کے لیے کرتے ہیں اور کس طرح عملی تجربہ سے مہارت حاصل کرتے ہیں۔ اس کورس کو پڑھنے والے نئے طلباء بھی ہوں گے اور پرانے بھی، تجربہ کار اور ماہر بھی سو بات کی ابتداء اس علم میں نئے آنے والوں کے لیے کرتے ہوئے زیادہ سنجیدہ اُمور کی طرف سفر طے کریں گے۔

چال کا استعمال

ذیل میں مثلث نقش کی چال تحریر کی گئی ہے اس کے بعد مزید وضاحت دیکھ سکیں گے۔

چال نقش

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

اب بالکل سادہ انداز میں بات سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیکھیں مندرجہ بالا مثلث نقش جہاں "1" درج ہے۔ ہم نقش تحریر کرنے کی ابتداء اس خانے سے کریں گے۔ آگے آنے والے مواد میں آپ سمجھ سکیں گے کہ اس مثلث کو مکمل کرنے کے لیے عددی رقم کس طور حاصل کی جاتی ہے۔ بہر حال یہاں یہ بحث نہیں کہ یہ اعداد حاصل کہاں سے حاصل ہوں گے۔ یہاں ہم فرضی طور پر مان لیتے ہیں کہ حاصلہ عدد "22" ہے۔ نقش مثلث مکمل کرنے کے لیے کرنا یہ ہے کہ نقش مثلث میں جہاں "1" تحریر ہے وہاں "22" تحریر کر دیں۔ مندرجہ بالا نقش مثلث میں جہاں "2" تحریر ہے وہاں "22" میں "1" عدد مزید جمع کر کے یعنی "23" (23=1+22) تحریر کریں گے۔

بالکل اِسی طور جہاں "3" درج ہے وہاں پچھلے حاصلہ عدد میں مزید ایک عدد کا اضافہ کر کے تحریر کریں گے۔ یعنی 23+1=24 بالکل اِس طور پر اگلے خانے میں

ایک عدد کا اضافہ کرتے ہوئے نو خانے مکمل کر لیں اور حاصلہ نقش کی صورت یوں ہوگی۔

نقش بعد از خانہ پُری

۲۹	۲۲	۲۷
۲۴	۲۶	۲۸
۲۵	۳۰	۲۳

نقش مکمل کرنے کا زیرِ بحث طریق اپنے لحاظ سے سادہ ترین ہے۔ اس کی مزید صورتیں بھی ہیں جن پر موزوں جگہ پر بات کی جائے گی۔ چال دراصل نقش کی روح ہے، عملیاتی لحاظ سے وہ نقش جو چال کے مطابق نہ ہو اس کو غیر موثر اور غلط مانا جاتا ہے یعنی اِن ہی اعداد کو آپ درج ذیل طریقوں سے بھی لکھ سکتے ہیں جو عام حسابی اور مروجہ طریق ہیں۔ یعنی پچھلی سطور میں "نقش بعد از خانہ پُری" ذیل میں دیئے اعداد پر ہی مشتمل ہے لیکن باہم ترتیب فرق ہے۔ یہی اختلاف نقش اور عمومی خانہ پُری میں فرق اور امتیاز کرنا ہے۔

۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰

۲۴	۲۳	۲۲
۲۷	۲۶	۲۵

۳۰	۲۹	۲۸

۲۸	۲۵	۲۲
۲۹	۲۶	۲۳
۳۰	۲۷	۲۴

اب دیکھیں مندرجہ بالا مثالی نقوش عددی ترتیب کے لحاظ سے درست ہیں اور اس طور اور بھی کئی طریق درست ہو سکتے ہیں، لیکن عملیاتی لحاظ سے مندرجہ مثالی نقوش، عملیاتی نقوش کے زمرے میں نہیں آتے۔ بلحاظ ترتیب درست ہونے اور نقش کے تمام اعداد اپنے اندر لینے کے باوجود اِن کو عملیاتی مقاصد کے لیے غلط مانا گیا ہے۔ یعنی درست اور موثر نقش وہی ہوگا جو بلحاظ چال مکمل کیا گیا ہو۔ جو بھی نقش چال پر پورا نہیں اُترتا وہ نقش غلط ہوگا اور غیر موثر مانا جائے گا۔ اس ساری بحث سے آپ پر چال کی بنیادی ہیت اور اہمیت، دونوں واضح ہوگئی ہوں گی۔ اب نقش کی چال کس اُصول پر قائم کی جاتی ہے اس حوالے سے بحث کی جائے گی تا کہ بطور طالب علم آپ علم النقوش کے رموز کو جان سکیں اور مستقبل میں جو بھی کام کریں آپ کو اس کے اُصول اور پس پردہ حکمت سے آگاہ ہوں۔

نقش مثلث

علم النقوش میں نقش مثلث بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ زیر بحث آنے والے دیگر نقوش کی طرح نقش مثلث چار بنیادی عنصری چالوں سے تحریر کیے جاسکتے ہیں۔ گو اِن کے علاوہ بھی نقش مثلث کی چالیں ہیں تاہم مروجہ یہی چار ہیں۔ یوں مثلث کے ہر خانے سے چال شروع کر کے نقش مکمل کیا جاسکتا ہے اور اس متعدد نقوش وجود پاتے ہیں۔ کورس کی اس سطح پر ہمارا مقصد آپ کا تعارف صرف اِن ہی چار بنیادی مثلثی نقوش سے کروانا ہے۔ ہاں مزید گفتگو اور بیان آئندہ آنے والے کورسوں کا حصہ ہوگا۔ دیکھیں ذیل میں بالترتیب چاروں عنصری چالوں کو بیان کیا جارہا ہے۔

آتشی چال

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

بادی چال

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

خاکی چال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

آبی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

یہ تو ہو گیا چاروں بنیادی عنصری چالوں کا تعارف بلحاظ مثلثی نقوش۔اب جو اُموراس حوالے سے سمجھنے سے رہ گئے ہیں اِن میں نقش مثلث کو بھرنے کا طریقہ، اس کی درستگی یعنی پڑتال اور نقش مکمل کرنے کیلیے اعداد کا حصول زیادہ اہم ہیں۔

حصول اعداد

یہ بات پہلے بھی آ چکی ہے کہ نقش کی خانہ پُری جن اعداد کی بنیاد پر ہو گی اُن کا استخراج اسماء الٰہی، آیات یا سورتوں وغیرہ سے کیا جائے گا۔حروف کو اعداد میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے اس بارے تفصیل پچھلے صفحات میں بیان کی جا چکی ہے۔سو موضوع کو اُلجھانے کی بجائے ایک مختصر مثال سے بات کو واضح کیا جاتا ہے۔

ہم مثالی طور پر''اللہ'' کا نام لیتے ہیں۔عددی لحاظ سے دیکھیں تو درج ذیل اعداد حاصل ہوں گے۔

اسم	اللہ			
بسط حرف	ا	ل	ل	ہ
اعداد	1	30	30	5
کل اعداد	66			

مثالی حاصلہ عدد 66 ہے اب اس کی بنیاد پر نقش مکمل کرنے کا عمل آگے بڑھے گا۔ اس مقصد کے لیے آتشی چال کو لیا گیا ہے۔

مثالی نقش کی تکمیل

توجہ طلب بات یہ ہے کہ حقیقی نقش پُر کرنے کے لیے "اللہ" کے حاصلہ اعداد "66" کو براہ راست ایک نمبر خانہ میں تحریر نہ کریں گے بلکہ اس سے پہلے کچھ دیگر حسابی عمل کریں گے۔

عدد قانون

یہ عمل ہے عدد قانون کو حاصلہ اعداد میں سے تفریق کرنے کا۔ دراصل ہر قسم کے نقش سے خاص اعداد اس کے خانوں کے اعتبار سے منفی کیے جاتے ہیں (اس بارے تفصیل الگ سے دی گئی ہے) مثلاً "اللہ" کے اعداد "66" حاصل ہوئے ہیں۔ اِن میں سے نقش مثلث کے عدد قانون "12" کو تفریق کریں گے۔

کل اعداد	66
عدد قانون	-12
حاصلہ اعداد	54

عدد تقسیم

عدد تفریق کی طرح عدد تقسیم بھی ہوتا ہے۔ یہ وہ عدد ہے جس سے مندرجہ بالا مثال میں حاصل ہونے والے اعداد کو تقسیم کیا جائے گا۔ بعد از تقسیم اگر باقی قسمت ایک ہو تو نقش مثلث کے خانہ سات میں ایک عدد کا مزید اضافہ کیا جائے گا اور اگر دو ہو تو نقش مثلث کے خانہ چار میں ایک عدد کا مزید اضافہ کیا جائے گا

اب دیکھیں کل اعداد بعد از تفریق عدد قانون کے "54" حاصل ہوئے تھے ان کو "3" سے تقسیم کریں۔

=3÷54

=18 حاصل قسمت

=0 باقی قسمت

آگے بڑھنے سے پہلے ذیل میں بنیادی مثلث نقش بمطابق آتشی چال دیا گیا ہے اور پھر اسے ایک مثال کی روشنی میں مکمل طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے بنایا جائے گا۔

مثالی آتشی چال

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

مکمل نقش آتشی چال

۲۵	۱۸	۲۳
۲۰	۲۲	۲۴
۲۱	۲۶	۱۹

وضاحت بمعہ حل

اب سمجھ لیں کہ مندرجہ بالا نقش حقیقت میں کس طرح مکمل ہوا ہے۔ پچھلی سطور میں آپ دیکھ چکے ہیں عدد تقسیم "3" سے تقسیم کرنے کے بعد "18" حاصل ہوا تھا۔ اب کرنا کیا ہے؟

آسان کام ہے جہاں "1" تحریر ہے وہاں "18" درج کر دیں اور جہاں "2" تحریر ہے وہاں "18" میں ایک عدد کا اضافہ کر کے "19" درج کر دیں۔ یہی عمل مسلسل طور پر تمام خانوں کے لیے استعمال کیا جائے گا اور یوں یہ نقش مکمل ہو جائے گا۔ یہ ہے سادہ طریقہ استخراج نقش کا۔ گو اس بارے مزید تفصیل ابھی آنی ہے تاہم ایک بنیاد آپ کو فراہم کر دی گئی ہے۔ اس پر اب جب عمارت کھڑی ہو گی تو سب کچھ آپ کی سمجھ میں آ جائے گی۔

اسم الٰہی ''اللہ'' کو لے کر مثالی آتشی نقش تیار کرنے کا طریقہ سطور سابقہ میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ ذیل میں اس ہی طرز کار کے مطابق اسم الٰہی ''اللہ'' کے دیگر طبعی نقش بادی، خاکی اور آبی کو ذیل میں دیا گیا ہے۔ اس تفصیل کو بیان کرنے کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہے کہ طلباء علم النقوش کی جزوئیات کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ مثالی نقوش کی موجودگی میں عملی مثالوں سے بھی مستفید ہو سکیں اور جب وہ خود حساب عمل کریں تو اِن کو کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔

ذیل میں چاروں چالوں کے ساتھ حل شدہ نقوش دیئے گئے ہیں۔ اِن مثالی نقوش کو خود بنانے کی کوشش کریں تا کہ بات سمجھ سکیں اور عملی تجربہ بھی حاصل کر سکیں۔

آبی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

آبی نقش

۲۳	۲۴	۱۹
۱۸	۲۲	۲۶
۲۵	۲۰	۲۱

خاکی چال

۲	۹	۴

۳	۵	۷
۸	۱	۶

خاکی نقش

۲۱	۲۶	۱۹
۲۰	۲۲	۲۴
۲۵	۱۸	۲۳

آبی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

آبی نقش

۲۳	۲۴	۱۹
۱۸	۲۲	۲۶
۲۵	۲۰	۲۱

نقش مربع

پچھلے صفحات میں دیئے گئے طریقہ کے مطابق اسم الہی یا آیات وغیرہ کے

اعداد معلوم کرنے کے بعد کل اعداد میں سے تیس عدد قانون کے تفریق کر دیں۔ باقی ماندہ کو چار سے تقسیم کریں۔

باقی قسمت

اگر ایک بچے تو خانہ تیرہ میں،

اگر دو بچے تو خانہ نو میں اور

اگر تین بچے تو خانہ پانچ میں ایک کا اضافہ کر دیں۔

مربع نقوش کی چار چالیں

ذیل میں مربع نقوش کی چاروں چالیں بلحاظ طبع دی جا رہی ہیں۔ اِن چالوں کو اپنے مقصد کے مطابق استعمال میں لائیں۔ اس حوالے سے وضاحت الگ سے کی جائے گی کہ کون سی چال کس مقصد کے لیے موثر ہوتی ہے اور یہ کہ کب اس کو استعمال کرنا چاہیے۔

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بادی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

خاکی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

آبی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

نقش مثلث اور نقش مربع

میدان عملیات میں دو بنیادی، اہم اور سب سے زیادہ مستعمل چالیں ہیں۔ علم نقوش یا مجموعی طور پر عملیات میں اس کے علاوہ بھی کئی قسم کے نقوش اور طریق مروج ہیں۔ تاہم اِن پر بحث کا یہ وقت نہیں ہاں وہ ہمارا موضوع بحث کورس کے کسی نہ کسی حصہ میں ضرور رہیں گی۔ فی الحال اِن دو اقسام پر التفا کریں اور اِن کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

نقوش لکھنے کا طریق

میدان عملیات میں داخل ہونے والے طالب علموں کے لیے اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اچھے خاصے نام کے حامل لوگ اُن شرائط اور اُصولوں کی پابندی نہیں کرتے جو اس سلسلے میں ضروری ہیں۔

نقش کا تحریر کرنا بذات خود ایک مکمل فن ہے اور اس بات کا متقاضی بھی کہ اس

کو مکمل توجہ سے سیکھا جائے۔ آئین قدم بہ قدم چلتے ہوئے اس منزل کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ حصول منزل ہمارے لیے آسان ثابت ہو۔

دو باتیں

عملیات کی تیار میں دو طرح کی راہنمائی کی ضرورت ہے ایک روحانی اور ایک فنی پہلے بات تو یہ ہے کہ نقش تحریر کرنے کے لیے آپ کے اندر روحانی طاقت کس طرح آئے گی۔ چلہ کشی اور وظائف وغیرہ کس طرح ادا کرنے ہیں۔ زکات وغیرہ کیسے دینی ہے مختصر بات کریں تو فرد نے اپنے آپ کو اس روحانی درجہ پر کس طرح لے کر جانا ہے کہ وہ بطور عامل کام کر سکے۔ تمام قسم کے وظائف اور زکوۃ وغیرہ اس کے تحت ہی آتی ہے۔ اس نے کھانا کیا ہے، پینا کیا ہے۔ لباس کیا ہے، نقش تحریر کس طرح کرنا ہے، نقش کی ابتدا اور اس کا اختتام کس طرح کرنا ہے جیسی تمام باتیں علم النقوش کا دوسرا حصہ ہیں۔ کورس کے دوران ہماری پوری کوشش ہوگی کہ مکمل جامعیت کے ساتھ اس موضوع کو قلمبند کیا جائے۔ تاہم اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے یا اس کی مزید وضاحت کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر اس کی حسب قاعدہ اطلاع دیں۔ کوشش ہوگی کہ حسب ضرورت وضاحت کردی جائے۔

طریقہ تحریر نقوش

نقش کیا ہے؟

ایک لائن دار مربع یا مستطیل شکل جو چھوٹے چھوٹے خانون پر مشتمل ہو اور اِن کے اندر کچھ اعداد یا اسماء الحسنٰی یا آیت وغیرہ تحریر ہو علم عملیات میں نقش کہلاتا ہے۔ نقوش نقش کی جمع ہے۔ ایسی ہی ایک شکل ذیل میں دی گئی ہے۔

غلط طریقہ

یہ ایک غلط طریقہ کار ہے۔ بس یہ سمجھ لیں۔ جو بھی نقش ہو، جس بھی قسم کا ہو اس کے بیرونی خطوط یا لائنیں مندرجہ ذیل دو صورتوں میں سے ایک کی مدد سے تحریر کریں۔ اگر ایسا نہ ہو تو ایک عبارت یا حسابی عمل تو ہو سکتا ہے نقش نہیں ہو سکتا۔

دو صورتیں

ذیل میں بیان کردہ دو آیات میں سے کوئی ایک نقش کی بیرونی دیواروں کی طرح استعمال کی جا سکتی ہے۔

(ا) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ب) قولہ الحق ولہ الملک

ذاتی طور پر میں بسم اللہ کو استعمال کرتا ہوں۔ آپ اپنی پسند پر بھی عمل کر سکتے ہیں یا میری پیروی میں بسم اللہ کو اختیار کر سکتے ہیں۔ اسے میں نے زیادہ مجرب و موثر پایا ہے۔ اب دیکھیں نقش کی بیرونی دیواریں، اضلاع یا خطوط جو بھی نام آپ اِن کو دیں لیں کس طرح کے ہوں گے۔

اگر بسم اللہ اختیار کریں تو یوں ہوں گے۔
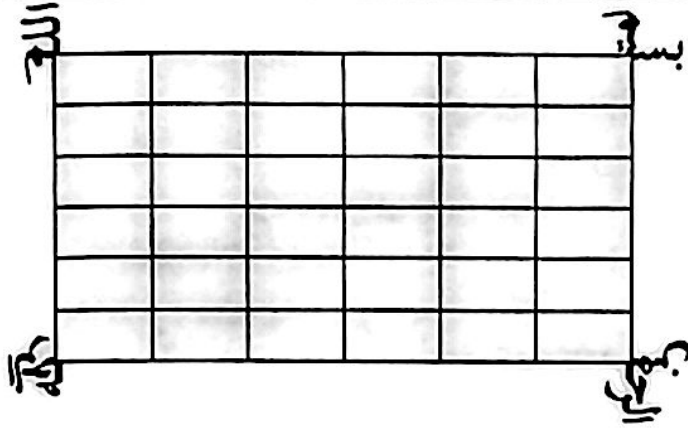
اوراگرقولہ الحق کواستعمال کریں تویوں نقش کی شکل ہوگی۔
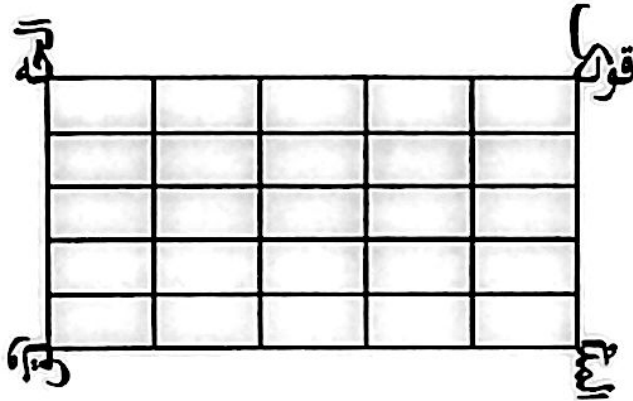
نقش شروع کرنے سے پہلے اس کے ماتھے پر بسم اللہ یا ۷۸۶ تحریر کردیں۔باعث برکت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
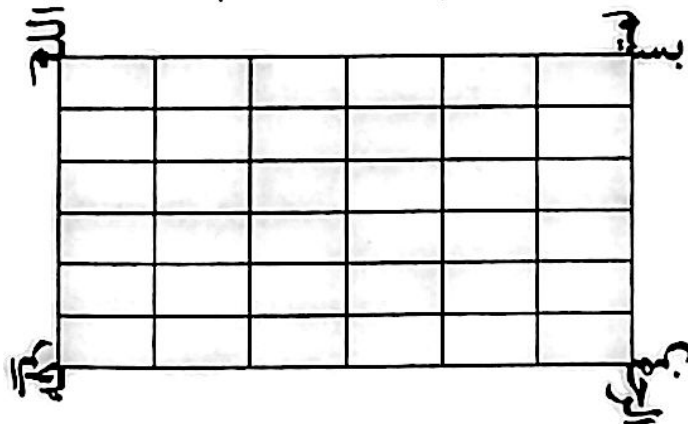
یہاں تک نقش کی ظاہری حالت موثر شکل اختیار کرگئی ہے۔اب آئیں دیگر اُمور کی طرف چلتے ہیں۔

اندرونی کیفیت

ظاہری شکل اور اضلاع کی بناوٹ کے بعد اس کے اندر جو عبارت یا اعداد تحریر کیے جاتے ہیں وہ بہت اہم ہوتے ہیں اور نقش کی اصل روح بھی اِن کے اندر ہوتی ہے۔ یہاں جو بات کر رہا ہوں اس کی مکمل تفصیل کی کافی ضرورت ہے لیکن فی الوقت بات کو سمجھنے کے لیے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں سو مختصر طور پر سمجھ لیں کہ اِن خانوں کے اندر جو اعداد یا اسماء الٰہی وغیرہ آتے ہیں اِن کا تعلق فرد کے مقصد کے ساتھ یا نقش جس واسطے سے تیار کرنا ہے اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

مثلث یا مربع شکل کے نقوش کی خانہ پُری کے حوالے سے پچھلے صفحات میں جامع بحث کی گئی ہے۔ بس مطلوبہ اعداد حاصل کریں اور اِن کو نقش کے اندر دو باتوں کو دھیان میں رکھتے تحریر کر دیں:-

اول: طبع نقش

دوم: چال نقش

اس عمل کے ساتھ آپ کا نقش مکمل ہو جائے گا۔ تاہم یاد رہے یہ تکمیلیت نہیں ہے اس کی اور بھی منازل ہیں جن کو انشاء اللہ اس کورس میں لازم بیان کیا جائے گا۔ بس آپ کا ہمارا ساتھ ساتھ چلنا ضروری ہے۔ اللہ کی مدد شامل ہے یہ میرا یقین ہے۔ سو آپ ضرور اس علم کو سیکھ جائیں گے۔ دیکھیں ذیل میں مثالی نقش اِسی طرح تحریر کیا جا رہا ہے۔

چال نقش

اب آتے ہیں ایک دوسری بات کی طرف جو بظاہر تو زیادہ اہم نہیں لگتی لیکن جس کے بارے میں یہ حتمی خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اس کی پیروی نہ کی گئی تو پھر یہ اُن باتوں میں سے ایک ہوگی جن کے بغیر نقش کو نامکمل یا بے مقصد کیا جائے گا اور وہ ہے چال نقش۔

نقش کی چال کا مقصد

کتب و جرائد میں عموماً کسی بھی نقش کے ساتھ اس کی چال تحریر کی جاتی ہے اس کا کیا مقصد ہے؟ نو آموز کے ذہن میں یہ سوال کثرت سے آتا ہے۔ بالکل معمولی بات ہے۔ یاد رکھیں نقش کے ساتھ اس کی چال تحریر کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب آپ نقش تحریر کریں تو اس خانے سے ابتدا کریں جہاں چال میں ایک (۱) درج ہے۔ اسی طرح جس خانہ چال میں دو (۲) درج ہے۔ دوسرے نمبر پر نقش کا یہ خانہ پُر کریں یہی طریقہ کار بالترتیب نقش کے دوسرے خانوں کے لیے استعمال ہوگا۔ نقش کی چال اس کے تحریر کرنے کی ترتیب کے علاوہ اس کی طبع آتشی بادی خاکی وغیرہ کے بارے میں بھی معلومات دیتی ہے۔ جس طبع کی چال ہو ہم کہتے ہیں کہ یہ نقش اس طبع سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً آتشی چال سے تحریر کردہ نقش آتشی مزاج کا حامل ہوتا ہے۔

نقش کی طبع و چال

بات صرف اتنی نہیں بلکہ نقش کی چال اختیار کرنا اس کو وہ مطلوبہ طبع نقش دیتا ہے جو بحوالہ موثریت اہم ہوتی ہے۔ بغیر چال کے تیار اور بمعہ چال کے تیار کردہ نقش دیکھنے میں تو ایک جیسے ہی ہوں گے لیکن اتنی افادیت اور موثریت کے حوالے سے اِن میں اتنا فرق ہوگا کہ آپ زمین و آسمان کے فرق کا محاورہ استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ نقش کی جان ہے۔ یہ اس کی روح ہے یہ اس کی تاثیر ہے سو اس کو نہ چھوڑیں پکڑ کر رکھیں۔

احتیاط

نقش تحریر کرتے ہوئے حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ نقش جہاں چال کے مطابق ہو وہاں بذات خود چال بھی درست طریقے سے مکمل کی گئی ہو۔ کیونکہ اگر نقش مکمل کرتے ہوئے چال میں کچھ غلطی ہوگئی تو نقش از خود ہی خود ہو جائے گا۔

بازار سے یہ شائع شدہ کتاب جب بھی لیں یا کسی جریدہ وغیرہ سے نقش لیں تو استعمال سے پہلے اس کی چال اور اعداد وغیرہ کی درستگی کا یقین ہونا لازم ہے۔ ضروری نہیں کہ شائع شدہ نقش ہمیشہ غلط یا درست ہوں۔ دراصل ایک کتاب یا جریدہ دوران تیار متعدد ہاتھوں اور مراحل سے گزرتا ہے اور کہیں بھی غلطی واقع ہو سکتی ہے جو درست نتائج کے حصول میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ سو احتیاط ضروری ہے۔

پڑتال

نقش کی درستگی کا تعین کرنے کے لیے اس کی پڑتال کر لیں۔ یعنی اس کے اِضلاع کی مقدار کو چیک کریں۔ آپ با آسانی جان سکتے ہیں کہ یہ نقش حسابی وفنی لحاظ سے غلط ہے یا درست۔ اگر چاروں طرف مقدار برابر ہو تو نقش ٹھیک ہے ورنہ غلط۔ تاہم اس بارے میں سوالات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے۔ سو یہاں تفصیل سے بیان کر رہا ہوں تا کہ کوئی بات چھپی نہ رہے اور بار بار ایک ہی موضوع پر سر دردی ختم ہو۔

چال کے اضلاع وحساب

ہر نقش کی ایک چال ہوتی ہے۔ نقش کی صحت، چال کی صحت پر منحصر ہوتی ہے۔ نقش کی درستگی سے پہلے اس کی چال کی درستگی دیکھنا اہم ہے۔ نقش کی چال کیا ہونی چاہیے یا کس طور سے نقش تحریر کرنا چاہیے اس بارے میں مختلف قدیم ماہرین نے اپنے اپنے نظریات (جن میں بعض مقامات پر اختلاف بھی ہے) کو بیان کیا ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک سادہ حسابی مسئلہ ہے۔ اگر کوئی نقش یا چال درج ذیل طریق پر پورا اترتا ہے تو وہ نقش یا چال درست ہے ورنہ غلط۔

اس مقصد کے لیے دیکھیں چال کے چاروں اضلاع کی قیمت یکساں ہو۔ جیسی بھی چال ہو، جو بھی چال چلیں اس کا اختتام یہی ہونا چاہیے۔ چال کے تمام اضلاع کے اعداد کو باری باری جمع کریں جیسا کہ ذیل میں بطور مثال کیا گیا ہے۔

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

۶ + ۷ + ۲ = ۱۵

۱ + ۵ + ۹ = ۱۵

۸ + ۳ + ۴ = ۱۵

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴
۱۵	۱۵	۱۵

بطور مثال میں نے مثلث کو لیا ہے۔کوئی بھی دیگر قسم کا نقش ہو ۴×۴ یا ۵×۵ یا ۱۰۰×۱۰۰ وغیرہ یہی طریقہ کار استعمال ہوگا۔اب ذرا مندرجہ بالا مثلث کی چال پر غور کریں۔اس کے تینوں اضلاع کو جس طرف سے بھی جمع کیا حاصل جمع صرف اور صرف پندرہ (۱۵) ہے۔بس یہی اس کو جانچنے کا آخری اور حتمی طریقہ کار ہے۔

نقش کے اضلاع کی درستگی

بالکل یہی عمل اضلاع نقش کے ساتھ کریں اور اسی اصول کے مطابق نقش کی صحت کا فیصلہ کریں کہ درست ہے یا غلط۔چال اور نقش دونوں کی پڑتال کرنے کا حسابی طریقہ ایک ہی ہے۔

اقسام نقوش بلحاظ طبع

نقوش کی بلحاظ طبع چار اقسام ہیں:-

اول آتشی

دوم بادی

سوم خاکی

چہارم آبی

پچھلے صفحات میں بنیادی نقوش کی طبع کے حوالے سے چاروں چالیں تحریر کر دی گئی ہیں۔ذیل میں ان کی خصوصیات کا ذکر بمعہ طریق استعمال دے رہا ہوں۔

متفرق خصوصیات کے نقوش کا طریق استعمال

اس بارے میں بھی باکثرت پوچھا جاتا ہے۔جی فلاں نقش کا کیا کرنا ہے۔ جی اس نقش کو استعمال کس طرح کرنا ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نقوش جن کے ساتھ ان کے استعمال کے بارے میں بیان ہو اس عمل کو اختیار کریں تاہم جب ایسا نہ ہو تو مندرجہ ذیل طریق اختیار کر سکتے ہیں۔لیکن اگر کسی قسم کا شک ہو تو کسی عامل سے یا کسی ماہر سے رجوع کریں تا کہ معمولی غلطی بڑے نقصان میں نہ ڈال دے۔

آتشی نقوش یا آتشی چال

وہ نقوش جو آتشی چال سے تحریر کئے گئے ہوں۔ایسے نقش عموماً ہلاکت و تباہی کے لیے یا غلبہ حاصل کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ان کو تحریر کر کے آگ کے نزدیک دفن کر دیں یا جلا دیں۔

بادی نقوش یا بادی چال

وہ نقوش جو بادی چال سے تحریر کیے گئے ہوں۔ایسے نقش عموماً تسخیر و کامیابی کے لیے ہوتے ہیں۔ان کو تحریر کر کے کسی اونچی جگہ یا کسی درخت وغیرہ پر لٹکا دیں یا باندھ دیں۔

خاکی نقوش یا خاکی چال

وہ نقوش جو خاکی چال سے تحریر کئے گئے ہوتے ہیں۔ عموماً ہلاکت دشمن و بندش کے امور سے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کو تحریر کر کے زمین میں دفن کرنا موزوں ہوتا ہے۔

آبی نقوش یا آبی چال

وہ نقوش جو آبی چال سے تحریر کئے گئے ہوں۔ عموماً خاتمہ امراض، تسخیر و تکمیل حاجات کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان نقوش کو پانی کے ہمراہ استعمال کر سکتے ہیں پانی کے نزدیک دفن کرنا بھی موزوں ہے۔

تیاری

اسباق کی تقسیم کا یہ سلسلہ اس طور ترتیب دیا گیا ہے کہ ہر طالب علم اس علم کو بآسانی سمجھ سکے۔ سو ہم آہستگی کے ساتھ قدم بہ قدم آگے بڑھیں گے۔ اور انشاء اللہ اسباق کا یہ سلسلہ علم عملیات کے حوالے سے آپ کو مہارت تامہ کی طرف لے جانے کا باعث ہوگا۔

ایک عامل کو جو کام سب سے پہلے عملی میدان میں انجام دینا ہوتا ہے وہ نقوش کی تیاری کا ہے۔ جس طرح عامل بننے کے لیے خاص طریقہ کار کی پیروی کرنا ضروری ہے، اس طرح عامل کو نقوش وغیرہ کی تیاری کے لیے بھی خصوصی مہارت اور طریقہ کار پر پابندی کرنا درکار ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ کاپی پنسل پکڑی اور نقش تحریر کرنے بیٹھ گئے۔ اس حوالے سے قلم کا غذ اور روشنائی سمیت نشست و برخاست جیسے تمام اُمور کو مدنظر رکھے بغیر کام نہیں کیا جا سکتا۔ آج کے سبق میں بنیادی طور پر اس موضوع اور اس

سے متعلق دیگر موضوعات پر تحریر کیا جا رہا ہے۔

قلم کی تیاری

نقش تحریر کرنے کے لیے بنیادی ضرورت قلم اور روشنائی کی ہوتی ہے۔ اعمال کی دو بڑی اقسام ہیں۔

اول: سعد اعمال

دوم: نحس اعمال

سو قلم بھی اِن کی مناسبت سے دو ہی بنیں گے۔

ایک قلم سعد اعمال کے لیے استعمال ہوگا اور اس مقصد کے لیے انار کی شاخ یا کاہی یا سرکنڈے وغیرہ کا قلم استعمال ہو سکتا ہے۔

ایک قلم نحس اعمال کے لیے استعمال ہوگا اور اس مقصد کے لیے لوہے کی نب یا کسی ترش رو قسم کے درخت کی شاخ استعمال کی جا سکتی ہے۔

قلم تیار کرتے ہوئے مسلسل بلا تعداد الحمد شریف کا ذکر کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور ذکر کی ضرورت نہیں۔ بعد از تیاری اللہ سے دعا کریں کہ جن مقاصد کے لیے آپ نے قلم تیار کیے ہیں۔ اللہ آپ کو ان میں کامیابی عطا فرمائی۔

سعد اعمال کے لیے قلم تراشتے ہوئے قلم کا رُخ عامل کی طرف اور نحس اعمال کے لیے قلم تیار کرتے ہوئے قلم کا رُخ مخالف سمت ہونا چاہیے۔

تاہم خیال رہے کہ دونوں قلم دھیان سے رکھیں اور آپس میں ملیں نہ اور اس

کے ساتھ ساتھ بہتر یہ ہوگا کہ ہمیشہ ایک سے زائد قلم تیار کر کے رکھیں، تا کہ خراب، گم یا دیگر کسی وجہ سے کام نہ رُکے۔

بخورات

عمل چاہے نحس ہو یا سعد اس کے لیے بخورات کا استعمال حد درجہ اہم ہے۔ فی زمانہ جو بخورات کا ریٹ ہے اس کے مطابق تو عملی طور پر اِن کا استعمال بہت مشکل ہو گیا ہے۔ عموماً لوگ نقش تو کم سے کم ہدیہ کا حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ لیکن نقش کی تیاری کے حوالے سے اِن کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ تمام لوازمات لیے ہوئے ہو۔ بہر حال متفرق قسم کے بخورات کا بیان یہاں کرنے کا فائدہ نہیں کیونکہ قیمتی ہونے کی وجہ سے ہر عمل کے لیے الگ بخور کا حصول آپ کے لیے ممکن نہ ہوگا۔ تاہم سعد و نحس اعمال کی مناسبت سے بخورات کا بیان کر دیتا ہوں، یہ کام کریں گے۔ تفصیل بھی اس حوالے سے دوران کورس دی جائے گی۔

اعمال سعد

اس قسم کے اعمال کے لیے اگر زعفران اور برادہ صندل کا بخور استعمال کریں۔

نحس اعمال

منفی اعمال کے لیے کالی مرچ، لونگ اور رال کا استعمال کریں۔

لباس و جگہِ عمل

عامل کو چاہیے کہ زکات کی نیت سے بیٹھے یا عمل تحریر کرنے کی۔ جو بھی مقصد ہو اس کا لباس اور بیٹھنے کی گدی اور جگہ صاف ستھری اور پاک ہونی چاہیے۔

منہ میں کوئی شہ

سعد اعمال تحریر کرتے ہوئے کوئی میٹھی چیز منہ میں رکھیں اور نحس اعمال تیار کرتے ہوئے کوئی تلخ و تیز ذائقہ کی چیز منہ میں رکھیں۔ مرتبہ و پوزیشن کے حصول کے حوالے سے اعمال تیار کرتے ہوئے موتی یا کسی اور قیمتی چیز کا استعمال بھی مناسب ہے۔

بھوک و پیاس

اس بات کا ذکر عملیات کی کسی کتاب میں نہیں ہے لیکن میرا ذاتی خیال اور اس بات پر عمل بھی ہے کہ کسی بھی عمل کی تیاری بھوک یا پیاس کی حالت میں نہیں کرتا۔ تمام قسم کی حاجتوں سے فارغ ہو کر تیاری نقش کے لیے بیٹھتا ہوں۔ میرے نزدیک یہ بات

عامل کی یکسوئی میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔ اس کو یا کھانے کی حاجت ہے بھوک و پیاس تنگ کر رہی ہے تو اس کی توجہ نقش و عمل کی طرف نہ ہو گی بلکہ حاجت کی طرف ہو گی۔ توجہ کی یہ کمی حتمی طور پر نقش کی طاقت میں کمی کا باعث ہوتی ہے۔

علم نجوم کا استعمال

اگر آپ کو نجوم میں مہارت نہیں تو بہتر ہے کہ علم نجوم سیکھیں اور اس میں مہارت حاصل کریں۔ تاہم اگر آپ کی توجہ اس کی طرف نہیں ہے تو پھر عملیات تیار کرتے ہوئے درج ذیل باتوں پر ضرور توجہ دیں۔ یہ کافی حد تک آپ کی کمی کو پورا کریں گی۔

نجوم کے حوالے سے جیسا کہ پہلے بیان کیا، دوبارہ تحریر ہے ہم یہاں نجومی باریکیوں یا نجوم سکھانے کے عمل سے نہیں گزریں گے۔ تاہم سطور ذیل میں جو اُمور تحریر ہیں اِن کو آپ ''خالد روحانی جنتری'' جو کہ ہر سال شائع ہوتی ہے یا ہر ماہ شائع ہونے والے ماھنامہ ''راہنمائے عملیات'' سے دیکھ سکتے ہیں۔

علم نجوم و تقویم کے علم کے بغیر بھی کچھ توجہ دینے سے یہ معاملات سمجھے جا سکتے ہیں۔ تاہم بہتر ہے علم نجوم کو سمجھ اور سیکھ لیں۔

سعد و نحس اوقات کا استخراج

☆ سعد اعمال قمر کی ناقص حالتوں یعنی اس کے ہبوط و حضیض وغیرہ کے درجات یا

برجوں میں ہونے کے وقت نہ کریں۔ یہ وقت خالد روحانی جنتری میں تحریر ہوتے ہیں۔ آپ وہاں سے دیکھ سکتے ہیں۔

☆ نحس اعمال مندرجہ بالا حالتوں میں کریں یعنی جب قمر حالت ہبوط یا حضیض وغیرہ میں ہو۔

☆ جبکہ سعد اعمال اس وقت کریں جب قمر شرف یا اوج وغیرہ کی حالت میں ہو۔

☆ ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ جو امر جس کوکب سے منسوب ہو اس کوکب کے شرف و ہبوط کے حوالے سے عمل تیار کریں۔

کس سال کون سا کوکب کب شرف یا ہبوط میں ہوگا اس کی تفصیل متعلقہ سال کی خالد روحانی جنتری میں تحریر کر دی جاتی ہے۔

اس بات کو سمجھانے کے لیے ایک مثال کچھ یوں ہے کہ آپ کسی فرد کے لیے شادی کا عمل تیار کرنا چاہتے ہیں۔ اب دیکھیں اس مقصد کے لیے زیادہ بہتر وقت کون سا ہوگا۔

اس مقصد کے لیے عمومی لحاظ سے سب سے بہتر وقت وہ ہوگا جب زہرہ جو کہ فطری طور پر شادی بیاہ، منگنی کے معاملات سے منسوب ہے حالت سعد میں ہو۔ یہ اگر نحس ہے تو فطری طور پر عمل میں ایک کمزوری لے کر آئے گا۔

سو شادی کا عمل تیار کرنے کے لیے ایسا وقت زیادہ موزوں ہے جب زہرہ حالت شرف یا حالت اوج میں ہو اور یہ وقت آپ خالد روحانی جنتری سے با آسانی دیکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح کسی فرد کے عروج و حکومت یا عہدہ کے حصول کے لیے آپ عمل تیار

کرنا چاہئیں تو اس وقت اگر شمس حالت شرف میں ہو تو زیادہ بہتر نتائج آئیں گے۔

اِسی طرح اگر آپ شادی بیاہ کے خاتمے کے لیے عمل تیار کرنے کے خواہش مند ہیں تو ایسا وقت بہتر ہو گا جب زہرہ حالت نحس یعنی ہبوط میں ہو۔ خیال رہے ایسا عمل ہو گا غیر شرعی۔

بالکل اِسی طرح اگر آپ کسی کو عہدہ سے گرانا چاہتے ہیں یا اس کو خراب کرنا چاہتے ہیں تو زیادہ بہتر وقت عمل کے حوالے سے وہ ہو گا جب شمس نحس اور زوال کی حالت میں ہو۔

اُمید ہے یہ مثالیں آپ کو کام کے لیے نجوم کے استعمال کی سمجھ دینے کے لیے معاون و مددگار ثابت ہوں گے۔

دوران عمل خوراک، کیا کھائیں

دوران اعمال خوراک کے پرہیز بہت زیادہ تعداد میں بتائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ کھانا کیا ہے۔ اکثر لوگ اس حوالے سے سرگرداں رہتے ہیں کہ یہ بھی نہیں کھانا، یہ بھی نہیں کھانا، وہ بھی نہیں کھانا تو پھر آخر کھانا کیا ہے؟ یہاں کچھ ایسی خوراکیں تحریر کر رہا ہوں جن کو آپ بلا خوف و خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

چاول اُبلے ہوئے

مسور یا مونگ کی دال سادہ پکی ہوئی

تلوں کا تیل

زیتون کا تیل

انجیر

کوئی بھی پھل، لیکن اپنے ہاتھ سے درخت سے نہ توڑے

دھیان ساعت

جس قسم کا عمل ہو اس سے متعلق کوکب کی ساعت میں شروع کرے اور کوشش کرے کہ اس کی ساعت کے اندر ہی ختم ہو جائے۔ ساعتوں کے بارے میں تفصیل پہلے دی جا چکی ہے۔

بعض نا تجربہ کار عامل یا لاپرواہ عامل ساعات کا خیال نہیں کرتے۔

اگر عمل لمبا ہو تو ساعت کے ختم ہونے کے بعد بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ متعلقہ کوکب کی ساعت کے اندر اندر عمل کو مکمل کر لیں۔

کواکب کے شرف و ہبوط کی اہمیت کے بارے پچھلی سطور میں تحریر کر چکا ہوں، اُس کو ضرور مدنظر رکھیں۔

روزہ

کوئی بھی زکوۃ دینے سے قبل کم از کم سات دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دے۔ اس سے روحانیات میں اضافہ ہوگا۔

نیاز

کوئی بھی زکات شروع کرنے اور ختم ہونے پر کوئی میٹھی چیز لے کر اللہ واسطے بچوں میں یا ضرورت مندوں میں بانٹ دیں۔

کسی بھی عمل یا نقش تحریر کرنے کے بعد بھی اس فعل کو ضرور انجام دینا چاہیے۔

خیال رہے نیاز غیر اللہ کے نام کی نہ ہو۔ ایسی نیاز حرام اور شرک میں آتی ہے۔ چاہے وہ کسی بھی بزرگ سے بزرگ تر ہستی کے نام سے ہو۔

باوجود عملیات، نجوم، جفر، اعداد اور دیگر مخفی علوم سے تعلق رکھنے کے میں اس بات کا سختی سے قائل ہوں کہ ''اعمال نورانی'' کو ''اعمال حرام'' میں تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔ لوگوں نے اپنے پاس سے عجیب و غریب مسائل گھڑ لیے ہیں۔

سو نیاز، صدقہ اور قربانی ہمیشہ اللہ کے نام کی دیں۔ ہاں ثواب اس کا جس کے مرضی نام کر دیں۔ تاہم یاد رکھیں غیر اللہ کے نام ایسے کام کرنا حرام اور خلاف شرع ہے۔

میں نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی ہے، آگے آپ کی مرضی اور سمجھ۔

عملیاتی سیاہی

سعد مقاصد کے لیے عمومی طور پر زعفران اور نحس مقاصد کے لیے کالی سیاہی کا استعمال کریں۔

منازل قمر اور عملیات

کوئی بھی عمل تیار کرتے ہوئے اگر ممکن ہو تو منازل سے متعلق کاموں کو ذہن میں رکھیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ اعمال کی تیاری میں آپ جس قدر بہتر وقت کا انتخاب کریں گے اور جس قدر عملیاتی اُصول و قواعد کو مدنظر رکھیں گے اِسی قدر حوصلہ افزاء نتائج کا ظہور ہوگا۔

تاہم میری اس تحریر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ یہ سارے لوزامات پورے کرنے کے بعد ضرور سو فی صد نتائج حاصل کر سکیں گے۔ میدان عملیات نظر نہ آنے والی قوتوں کا کھیل ہے۔ انسان جتنی بھی کوشش کرے آخری فیصلہ رب کائنات نے ہی کرنا ہے۔ سو اگر وہاں منظوری نہ ہو تو پھر صبر کے سوائے کچھ چارہ نہیں۔

گو اللہ کسی کی محنت رائیگاں نہیں کرتا سو دربار الٰہی سے منظوری ہوئی تو عمل ہمیشہ تیر بہدف ہوگا۔

ذیل کی سطور میں 28 منازل قمر کے نام، اِن سے منسوب حرف اور وہ کام جو اس منزل میں کیے جا رہے ہیں، اِن کا بیان ہے:-

نمبر شمار	نام منزل	حروف	منسوبی کام
ا	شرطین	ا	عداوت، باہم دشمنی، علیحدگی پیدا کرنے اور پابند کرنے کے لیے

۲	بطین	ب	باہم پیار و محبت، تجدید تعلقات اور صحت کے لیے جانوروں اور انسانوں کو قابو کرنے کے لیے
۳	ثریا	ج	باہم پیار و محبت، تجدید تعلقات اور صحت کے لیے جانوروں اور انسانوں کو قابو کرنے کے لیے
۴	دبران	د	عداوت؛ باہم دشمنی، علیحدگی اور جھگڑے پیدا کرنے کے لیے
۵	ہقعہ	ھ	عمل عداوت اور ہلاکت، فساد وغیرہ کے کام کریں
۶	ہنعہ	و	باہم پیار و محبت، حصول دولت اور کامیابی
۷	ذراعہ	ز	باہم پیار و محبت اور تجارتی اُمور
۸	نثرہ	ح	عداوت مخالفین، دشمنوں کی تباہی وغیرہ کے لیے
۹	طرفہ	ط	عداوت
۱۰	جبہ	ی	دوستی و ترقی، نفع، آزادی اور کسی کام کی ابتداء کے لیے
۱۱	زبرہ	ک	محبت اور ترقی، تجارت میں اضافہ، پھل دار درختوں کے پھل میں اضافہ
۱۲	صرفہ	ل	عداوت
۱۳	عوا	م	عداوت
۱۴	سماک	ن	عداوت
۱۵	غفرہ	س	محبت اور ترقی، زوجین میں محبت کے لیے
۱۶	زبانہ	ع	محبت اور ترقی، بحالی تعلقات، خاتمہ مخالفت

۱۷	اکلیل	ف	عداوت
۱۸	قلب	ص	دوستی اور ترقی، بقائے ملازمت اور دشمنوں پر فتح کے لیے
۱۹	شولہ	ق	محبت، ترقی اور اقتدار کے لیے
۲۰	نعائم	ر	سفر میں حفاظت وغیرہ اور توجہ محبوب کے لیے
۲۱	بلدہ	ش	عداوت، طلاق، علیحدگی وغیرہ کے لیے
۲۲	ذابح	ت	عداوت
۲۳	بلعہ	ث	عداوت
۲۴	سعود	خ	دوستی، ترقی وغیرہ
۲۵	اخبیہ	ذ	عداوت، دشمنوں پر فتح، شہوت باندھنے
۲۶	مقدم	ض	محبت، تجدید تعلقات، نجات خوف وغم
۲۷	موخر	ظ	عداوت
۲۸	رشا	غ	محبت، صلح زوجین، نفع وفائدہ مال تجارت میں

نظرات کواکب اور اعمال ونقوش

مختلف کواکبی نظرات، مختلف نجومی احکام اور اثرات پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ سو اگر عمل تیار کرتے ہوئے اِن کو بھی مدنظر رکھا جائے تو مفید نتائج کا حصول ہوسکتا ہے۔

مثلاً کوکب رجعت میں بھی ہو، نحس بھی ہو اور نظر بھی نحس بنا رہا ہو تو پھر نحس

اثرات کے حوالے سے بہترین نتائج دے گا۔

اگر برعکس حالت میں ہو تو پھر سعادت کے حوالے سے بہترین نتائج لائے

گا۔

نظرات کواکب کے حوالے سے یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ علمی لحاظ سے زہرہ و مشتری جو سعد ترین کواکب ہیں ان کی باہمی سعد نظر ہمیشہ اچھے اثرات کی حامل نہیں ہوتی۔ لیکن بہت سے لوگ بلا علم ہر نظر کی سعادت و نحوست پر اعمال تحریر کر دیتے ہیں اور ضرورت مند کر بھی لیتے ہیں جو کہ فائدہ مند نہیں رہتے۔ سو ''راہنمائے عملیات'' کے قارئین کی خصوصی راہنمائی کے لیے ہر ماہ اس موضوع پر ایک خصوصی مضمون تحریر کیا جاتا ہے۔ تا کہ کوئی بھی کواکبی نظر ہو آپ اس مضمون کو مدنظر رکھ کر ایسے وقت عمل کریں جب کامیابی کا زیادہ سے زیادہ امکان ہو۔ مکمل تفصیل اور تازہ مضمون ہر ماہ کی مناسبت سے آپ راہنمائے عملیات میں دیکھ سکتے ہیں۔

شرف و ہبوط کواکب اور نقوش و اعمال

قمر اور دیگر کواکب کے شرف، ہبوط، اوج اور حضیض کے اوقات آپ ''خالد روحانی جنتری'' میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہر ماہ کے ''راہنمائے عملیات'' میں ان اوقات کو دوبارہ دیا جاتا ہے۔ قمر کے شرف اور اوج میں سے شرف کا وقت بلحاظ سعادت زیادہ موثر ہوتا ہے۔ جبکہ قمر کے ہبوط اور حضیض میں سے بلحاظ نحوست ہبوط کا وقت زیادہ موثر ہوتا ہے۔

اب بطور اُصول دیکھیں اگر اس 2 گھنٹے (قریباً) کے اوقات میں جب کہ قمر درجات شرف پر ہو۔ اگر ساعت بھی قمر ہی کی چل رہی ہو تو بلحاظ سعادت یہ وقت زیادہ موثر ہو گا۔ لیکن اگر اس وقت قمر کی اپنی ساعت نہ چل رہی ہو تو بلا شبہ عمل تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس عمل کے موثر ہونے یا نہ ہونے کے حوالے سے اس وقت جاری ساعت کا حاکم کوکب حتمی فیصلہ کرنے میں معاون ہو گا۔ یہ طرز کار صرف شرف قمر ہی کے لیے موثر نہیں بلکہ دیگر کواکب اور ان کی تمام حالتوں مثلاً شرف' اوج' ہبوط اور حضیض وغیرہ اور نظرات کے لیے بھی موثر ہو گا۔ تمام قارئین اور عامل حضرات کوئی عمل تیار کرتے ہوئے میری اس تحریر کو ضرور مدنظر رکھیں۔ انشاءاللہ ان کے اعمال زیادہ بہتر اور موثر ثابت ہوں گے۔

نوٹ:

- جب بھی کوئی عمل یا نقش تحریر کریں تو اس بات کو مدنظر رکھیں کہ عمل کے لیے اُن دو میں سے ایک کوکب کی ساعت کا لازم انتخاب کریں جو باہم نظر بنا رہے ہیں یا جس کا شرف یا ہبوط وغیرہ ہے۔
- اگر ان کی ساعت نہ ملے تو پھر کسی دوسرے مددگار کوکب کی ساعت میں بھی عمل کر سکتے ہیں بشرطیکہ نجوم کی سمجھ ہو۔ لیکن قابل ترجیح پہلا حکم ہے۔
- اعمال نظرات تحریر کرتے ہوئے کواکب کی نظر کی کیفیت یعنی نظر کے بننے کی ابتداء کا وقت' اس کی انتہا کا وقت اور اس کے اختتام کا وقت ہمیشہ مدنظر ہو۔ "ابتدائی' انتہائی اور اختتامی وقت" میں سے انتہاء کا وقت اعمال روحانی یعنی نقوش والواح کی تیاری کے لیے

سب سے موثر ہوتا ہے۔ اختتام کا وقت غیر موثر ترین ہوتا ہے۔ خیال رہے عمل ہمیشہ نظر بننے کے ابتدائی وقت میں شروع کریں اور عین انتہاء پر ختم کر دیں۔ اس کے بعد کے وقت میں گو عمل تیار کیا جا سکتا ہے لیکن نظری اعتبار سے کمزور وقت شروع ہو جاتا ہے۔

عملی تجربات

میں یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ کورس کی اس سطح پر بہت سے طالب علم عملیات کے روحانی پہلو کی طرف رجحان اور عملی طور پر تعویذ اور چلہ کشی کی طرف رغبت کا اظہار کریں گے۔ اس حوالے سے آپ کے لیے مشورہ ہے کہ آپ اس کورس کو جو کہ بنیادی طور پر تھیوری سے متعلق ہے پہلے مکمل کر لیں۔ جب آپ کو اس بات کی مکمل آگاہی ہو جائے کہ عملیات کیا ہیں؟ کیسے عمل کرتے ہیں؟ ان کے نفع نقصان کیا ہیں؟ کیا وہ اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ عملیاتی میدان میں عملی طور پر داخل ہو سکیں؟ یعنی اِن کے اندر اس قدر ذہنی صلاحیتیں ہیں' ان کی صحت ٹھیک ہے اور ان میں خطرات اور مسائل کا سامنا کرنے کی صلاحیت اور جرات بدرجہ موجود ہے۔ تب ان کو علم عملیات کی تھیوری سے آگے بڑھ کر حقیقی چلہ کشی اور نقوش وغیرہ تحریر کرنے کے معاملات میں داخل ہونا چاہیے۔

ہاں اس کورس کی کامیاب تکمیل کے بعد جو طالب علم اس شعبے میں عملی راہنمائی کے خواہش مند ہوں گے ان کی راہنمائی بااحسن طریقے سے کی جائے گی۔ آپ کو ابھی اس حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سلسلے میں مزید راہنمائی کے لیے

مکمل طریقہ کار واضح کیا گیا ہے۔اس حوالے سے مکمل تفصیل آپ اس کتابی کورس کے آخر میں پڑھ سکتے ہیں۔ادارہ سے رابطہ میں رہنے اور آگے بڑھنے کے حوالے سے مکمل اور جامع اور باقاعدہ سلسلہ ہے۔دیکھیں ربط و تعلق میں رجسٹریشن کا حصہ۔

آپ ایک دفعہ اس کورس کی کامیاب تکمیل کرلیں تاکہ آپ کو خود اپنی ذات کے حوالے سے آگاہی ہو اور ادارہ بھی آپ کی صلاحیتوں کو اور آپ کی علمی سطح کو جان کر اس بارے میں حقیقی راہنمائی کر سکے۔

جنتری کو سمجھیں

ایک سمجھ دار اور کامیاب عامل کے لیے ضروری ہے کہ وہ جنتری میں دی گئی معلومات کو مکمل طور پر ہضم کر سکتا ہو۔عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جنتری یا تو سالانہ حالات معلوم کرنے کے لیے ہے یا اس میں تاریخوں کا استخراج مل جاتا ہے یا یہ علم نجوم سے متعلق لوگوں کا ہتھیار ہے۔یہ سب خیالات اپنی جگہ جنتری کا نامکمل تصور پیش کرتے ہیں۔ایک اچھی جنتری جیسا کہ خالد روحانی جنتری ہے۔پھولوں کا ایک ایسا گلدستہ ہے جو اپنے اندر رنگ برنگ کے پھول لیے ہوئے ہے۔سو خالد روحانی جنتری بھی علوم مخفی کے تمام شعبوں کے لوگوں کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر تخلیق کی گئی ہے۔ایک نجومی کی طرح ایک عامل بھی اس سے بہت فوائد حاصل کر سکتا ہے۔بشرطیکہ وہ اس کو اپنے تجربے میں رکھے اور اس کے مکمل اور درست استعمال پر قادر ہو۔

زائچہ سازی

علم نجوم بنیادی طور پر بارہ بروج اور سات کواکب پر مشتمل ہے۔ دائرۃ البروج 360 درجوں پر مشتمل ہے۔ اس کو 12 برابر حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ہر حصہ برج کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ہر برج کو ایک خاص نام یعنی حمل، ثور، جوزا............ دیا جاتا ہے۔ ہر برج کا ایک خاص حاکم کوکب بھی ہوتا ہے۔

طالع پیدائش کیا ہے؟

شمسی زائچہ شمس کی گردشی حرکت اور قمری زائچہ قمر کی گردشی حرکت کی بنیاد پر بنایا جاتا ہے۔ تاہم طالع پیدائش کسی بھی کواکب کی گردشی حرکت کی بجائے بروج کی گردشی حرکت کی بنیاد پر بنایا جاتا ہے۔ مختصر یہ سمجھ لیں کہ بارہ بروج ایک دن رات میں اپنی گردشی حرکت مکمل کر لیتے ہیں۔ بطور مثال آسانی کی خاطر یوں فرض کر لیں کہ ایک دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں 2 گھنٹے ہر ایک برج کو ملتے ہیں۔ اس طرح 24 چوبیس گھنٹوں میں تمام کے تمام بروج اپنی گردشی حرکت مکمل کر لیتے ہیں بطور مثال یوں سمجھ لیں کہ طلوع آفتاب کے فوراً بعد پہلے 2 گھنٹے برج حمل کے ہوں گے اگلے 2 گھنٹے برج ثور کے اگلے 2 گھنٹے برج جوزا کے............ اور یہ چکر برج حوت کے آخری 2 گھنٹوں تک اس ہی طور پر چلتا رہے گا اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک دن میں پیدا ہونے والے بچوں کو ہم 12 مختلف بروج یا 12 مختلف طالعوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

اب دیکھیں کہ ہمارا حساب کس قدر باریکی پر پہنچ گیا کہاں ایک ماہ میں پیدا ہونے والے تمام بچوں کا ایک برج کے تحت اور کہاں سوا دو دن میں پیدا ہونے والے بچوں کا ایک برج اور کہاں ہر دو گھنٹے بعد برج تبدیل ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شمسی اور قمری زائچوں کے بجائے طالع پیدائش کے تحت کیا گیا حساب زیادہ درستگی کا حامل ہوتا ہے۔ سو آپ جب بھی کسی فرد کے ذاتی احکام بیان کریں تو یہ کوشش کریں کہ اس کے حقیقی کوائف اکٹھے کر کے طالع پیدائش کی بنیاد پر زائچہ سازی کریں بصورت دیگر آپ کے احکام میں درستگی کا عنصر مفقود ہوتا جائے گا۔

نوٹ

مندرجہ بالا سطور میں آپ کو سمجھانے کی غرض سے طالع پیدائش کو اوسطاً دو دو گھنٹے دیئے ہیں۔ تاہم حسابی لحاظ سے یہ بات ٹھیک نہیں ہے کیونکہ طالع پیدائش کا دورانیہ دو گھنٹے سے کم و بیش ہوتا ہے اسی طرح پاکستان کے افق پر اس کی ابتداء ہمیشہ برج حمل سے نہیں ہوتی یہ تمام سطور آپ کو صرف سمجھانے کی غرض سے تحریر کی گئی تھیں۔ طالع پیدائش معلوم کرنے کے لیے حتمی طریقے پر علم نجوم کے کورس میں مکمل بحث کی گئی ہے۔

آیئے عملیات کی طرف

عزیز طالب علم تمام بنیادی اُمور کی وضاحت کے بعد اب کورس کو عملیات کے خاص امر پر مرتکز کرتے ہیں۔ اس حوالے سے آپ کے لیے مشورہ ہے کہ آپ عملیات

کے موضوع پر ہماری مختلف کتب مثلاً اُصول وقواعد عملیات اور راہنمائے عملیات وغیرہ کو اپنی توجہ کا مرکز بنائیں۔ یہ کتب عملیات کے موضوع پر ایک اُستاد کی سی حیثیت رکھتی ہے۔اس لیے میرا مشورہ ہے کہ آپ اس کو اپنے مطالعہ میں رکھیں۔انشاء اللہ اچھے نتائج کا حصول ہوگا۔

تربیت

ایک عامل کو کن اوصاف کا مالک ہونا چاہیے اس کو اپنی زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیے۔اس کو طرز عمل، طرز فکر اور طرز کار کس نہج پر ہونا چاہیے۔یہ سب اُمور ایک کامیاب عامل کے لیے حد درجہ ضروری ہیں۔

ذاتی ترقی

علم عملیات کے جو طالب علم اس شعبے میں کامیابی کے خواہش مند ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی ذات کو روحانی حوالے سے لطیف اور پائیدار بنانا ہوتا ہے۔بطور عامل ایک فرد کو کئی طرح کے خطرات سے واسطہ پڑسکتا ہے۔سو اگر وہ ذاتی حیثیت میں ایک کمزور روحانی شخصیت کا مالک ہوگا تو اس کی اپنی ذات کو نقصان پہنچنے کا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔

رجعت، نحوست و خطرات عملیات

عملیات کے شعبے میں کئی حوالوں سے نحوست اور خطرات سے واسطہ پڑتا ہے۔

سادہ حوالے سے ہوتا یہ ہے کہ آپ نے کسی فرد کے لیے عمل تیار کیا تو اس فرد کی نحوست عامل پر نحس اثرات طاری کرنے کا باعث ہوتی ہے۔

ایک دوسرے حوالے سے تیارہ کردہ عمل یا نقش یا لوح وغیرہ کا ردعمل عامل کے لیے بھاری ثابت ہوتا ہے۔

عمل یا کام عامل کی روحانی طاقت سے باہر ہے یعنی ایسا کام جو وہ پہلی دفعہ کر رہا ہے یا جس کی ابھی تک اس کے اُستاد یا مرشد وغیرہ نے اجازت نہ دی' ایسا کام بھی عامل کو ذات اور اس کی ذات سے وابستہ افراد کے لیے مسائل لے کر آتا ہے۔

ایسے تمام معاملات میں عامل ذاتی حیثیت میں ہی متاثر نہیں ہوتا بلکہ اس کی شریک حیات خاص طور پر اولاد کے متاثر ہونے کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔

ایک اور میدان جو حد درجہ خطرناک ہے وہ ہے حاضرات اور تسخیر جنات کا۔ تسخیر کے اعمال میں عموماً عامل عمل کی رجعت کے باعث' دیوانگی یا کسی جسمانی عیب کا شکار ہو جاتا ہے۔ گو یہ موضوع ہمارے کورس کے احاطہ سے باہر ہے۔ تاہم خبردار کرنے کے حوالے سے اس امر کو یہاں تحریر کر دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ادارے نے تسخیر موکلات و حاضرات کے نام سے الگ سے کورس تشکیل دیا ہے جو صرف اور صرف غیر مرئی مخلوق سے متعلق معاملات پر بحث کرتا ہے۔

وہ عامل جو سحری اثرات کے خاتمے

یا

جناتی یا موکلاتی اُمور میں دخل دیتے ہیں۔اِن کے لیے بھی کافی خطرات ہوتے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ سحری اثرات کا عام حالات میں روحانی علاج کسی بھی پریشانی کو پیدا کرنے کا باعث نہیں ہوتا۔تاہم ایسے سحری عملیات جن کہ کرنے میں اپنے فن کے ماہر کا عمل دخل ہو خطرات ہو سکتے ہیں۔یعنی علمی و روحانی لحاظ سے آپ سے برتر عامل کا کیا گیا عمل آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اِسی طرح جناتی یا موکلاتی اثرات کے تابع افراد کا علاج اس صورت میں زیادہ خطرناک ہوتا ہے جب زیرِ غور مخلوق طاقت ور اور عامل سے زیادہ طلسماتی قوتوں کی حامل ہو۔

اِسی طرح دورانِ عمل نامکمل تیاری ہونا۔یعنی عمل کے لیے جس طریقہ کار اور لوازمات کی ضرورت ہو ان کا موجود نہ ہونا یا کسی طور سے نامکمل یا ناقص ہونا بھی عمل کے نامکمل رہنے یا ناکام ہونے یا رجعت کا باعث ہو سکتا ہے۔

بہر حال ایسی تمام صورتوں سے بچنے کے لیے ضروی ہے کہ آپ اس شعبے میں ہمہ وقت محتاط اور ہوشیار رہیں۔اپنے معمول کے وظیفے کا ناغہ نہ کریں۔اور اپنے معمولات پر سختی سے عمل پیرا رہیں۔

بہر حال یہ سب کچھ اُسی وقت ممکن ہے جب آپ اپنے آپ کو روحانی و عملیاتی دنیا میں داخل ہونے کے لیے موزوں طور پر تیار کریں۔کسی بھی فرد کو جو بطور عامل کامل

اس شعبے کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اس کو سب سے پہلی توجہ اس شعبے میں داخلے کے باقاعدہ طریق پر دینا چاہیے۔

موزوں راستہ

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں سب سے موزوں راستہ کون سا ہے؟

سب سے موزوں راستہ ہے ادائیگی زکات۔ جو بھی اس شعبے کو باقاعدہ طور پر اپنانا چاہتا ہے تو اس کو سب سے پہلے حروف کی زکات ادا کرنا چاہیے۔ اس کے بعد کسی اور طرف منہ کرنا چاہیے۔ اگر آپ پوری زندگی میں ایک دفعہ حروف کی زکات اکبر ادا کرنے کی تکلیف اُٹھا لیتے ہیں تو پھر ساری عمر کے وظیفے وظائف سے بہت حد تک آپ کی جان چھوٹ جائے گی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو جتنی مشقت چھوٹے چھوٹے اعمال کا عامل بننے کے لیے کرنی پڑے گی اس سے جان چھوٹ جائے گی۔

شاید یہ بات آپ کو ہضم نہ ہوئی ہو۔ سو اس کو تفصیل سے تحریر کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت اہم ہے اور آپ کا اس کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔

عملیات کی کتب ورسائل میں جو روحانی عملیات اور نقوش تحریر ہوتے ہیں، ان کو صرف نقل کر کے استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ پہلے حروف ونقوش کی زکات ادا کریں۔ پھر دوسرے لوگوں کو نقوش تحریر کر کے دیں۔ اگر کوئی بھی فرد بطور عامل کام کرتے ہوئے عملیات کی ضروری زکات ادا نہیں کرتا تو نہ تو اس کے

عملیات میں تاثیر ہوگی اور نہ ہی ایسے عملیات اس کی اپنی ذات کے لیے بہتر ہوں گے بلکہ اس پر نحس اثرات ڈالیں گے۔

کون سی زکات؟

گو زکات کے نظام کو زکوۃ اکبر اور زکات اصغر کے ناموں سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاہم اس عنوان کے تحت یہ بات واضح کی جا رہی ہے کہ آپ کئی طرح کی زکات ادا کر سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ سب لوگ زکات اکبر یا زکات اصغر ہی ادا کریں۔ یوں زکات کئی اقسام کی ہوتی ہے۔

حروف کی زکات

اسماءِ حُسنیٰ کی زکات

کلام الٰہی کی زکات

نقوش کی زکات

حرفِ آخر

عزیز طالب علم مجھے یقین ہے مندرجہ بالا امور کو آپ با آسانی سمجھ گئے ہوں گے۔ اگر اس حوالے سے کوئی جواب طلب مسئلہ ہو تو اپنا سوال جوابی لفافے کے ذریعے اگلے کورس سے پہلے ارسال کر دیں۔ سوالنامہ ارسال کرنے کے سلسلے میں مکمل تفصیلات آپ پہلے کورس کے ساتھ ارسال کردہ تفصیلی تعارفی پمفلٹ میں دیکھ سکتے ہیں۔

میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔اللہ آپ کو کامیاب کرے۔علم، ذہانت اور راستی پر رکھے۔اللہ ہی ہم سب کا مددگار اور حامی و ناصر ہے۔میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

خالد اسحٰق راٹھور، مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، محمد نگر، گڑھی شاہو، لاہور

ربط و تعلق

رجسٹریشن

اِن کتابی کورسز کے ذریعے ہماری پوری کوشش یہ ہے کہ طلباء اور ماہرین عملیات کو ادارہ ''راہنمائے عملیات'' اور ''خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز'' کے تحت مکمل راہنمائی فراہم کی جائے اور باہم مستقل تعلق کو قائم کیا جائے۔ سو پہلے کتابی کورس کے آخر میں ایک فارم دیا گیا ہے جو کوئی بھی فرد جو اس حوالے سے مزید راہنمائی یا ادارے سے راہنمائی کے حصول کا متمنی ہو، مکمل کر کے ادارہ کو ارسال کر سکتا ہے۔ فارم وصول ہونے پر فرد کو ادارہ کے ساتھ رجسٹر کر لیا جائے گا۔ ادارہ راہنمائے عملیات کے ساتھ رجسٹر ہونے پر آپ کو سالانہ بنیاد پر رجسٹریشن فیس ادا کرنی ہوگی جو کہ بالکل معمولی ہے۔ اس بارے میں تفصیل اس مضمون کے آخر میں دی گئی ہے۔ ادارہ کے ساتھ رجسٹرڈ ہونے کے فوائد کیا ہیں۔ یہ بات آپ کے ذہن میں لازم آئے گی۔ خاص طور پر جب آپ متعلقہ کورس بھی حاصل کر چکے ہوں تو پھر مزید فیس ادا کرنے اور ادارے سے

منسلک رہنے کا کیا فائدہ؟ سو دیکھیں اگلے صفحہ میں کوئی وجہ ایسی ہے جو آپ کو ادارے سے منسلک ہونے کا باعث بن سکے۔

خاتم سلیمان

خاتم سلیمان ایک ایسی متفرق خواص کی لوح ہے جو اِن امور کے لیے موثر مانی جاتی ہے۔ جن میں جادو ٹونہ، حصول محبت، عشق، خاتمہ دشمنی، غلبہ، محبت، قرض سے نجات، تحفظ دھوکہ، کامیاب سفر، حفاظت شر، خاتمہ خفیہ دشمن، حصول محبوب، تکمیل حاجت، منگنی نکاح، خاتمہ غربت، ترقی، تحفظ بدنظری، اچانک حادثہ، حفاظت حاسدین، دلوں میں محبت، مسافر و غائب کو حاضر کرنا، جھگڑالو سے حفاظت، لوگوں کو مطیع کرنا، حصول مراد، خیر و برکت، خاتمہ دشمن، صحت، خاتمہ بیماری جیسے اُمور شامل ہیں۔

فوائد رجسٹریشن

-- ادارہ اور سربراہ ادارے کے مستند ہونے کے باعث اس سے منسلک افراد کے درست سمت ہونے اور متعلقہ فن میں مہارت اور درست تعلیم کے حصول کی سند ہے۔

-- منسلک افراد کو ادارے کی طرف سے تکمیل کورس کی سند بعد از امتحانی جائزہ جاری کی جائے گی۔

-- موضوع سے متعلق جو سوالات دوران کورس سامنے آئیں گے یا عملی زندگی میں کام کرتے کسی امر کی وضاحت مطلوب ہوگی اس حوالے سے ممبر طلباء کی مکمل راہنمائی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کی جائے گی۔

-- ذاتی کام شروع کرنے یا اس حوالے سے جو بھی راہنمائی اور مدد درکار ہوگی وہ فراہم کی جائے گی۔

-- مستند ماہرین کی راہنمائی۔

-- کلاسوں کا اجراء برائے طلباء۔

-- کلاسز میں شرکت بلا معاوضہ یا معمولی معاوضہ پر اس کا انحصار کلاس کی نوعیت پر ہوگا۔

-- گھر بیٹھے مکمل راہنمائی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق۔

-- کورسز کے حوالے سے ذاتی راہنمائی یعنی سوال جواب کی نشست اور راہنمائی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق۔

-- امتحانی سوالات/ پرچہ جو کورس میں شامل ہیں۔ اِن کو حل کر کے ادارہ کو ارسال کریں۔ ادارہ اِن کو چیک کر کے آپ کو واپس ارسال کرے گا۔ اس طرح آپ اپنی علمی سطح کے بارے میں جان سکیں گے۔

-- ماھنامہ "راہنمائے عملیات" ادارہ کے ساتھ منسلک افراد کو بالکل مفت رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے مستقل طور پر ارسال کیا جائے گا۔

-- ادارے کی ویب سائٹ پر رجسٹر فرد کا نام اور فون نمبر دیا جائے گا۔

-- ذاتی استعمال کے لیے حاصلہ تمام نقوش/ الواح اور زائچہ جات پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔

-- تجارتی استعمال کے لیے تمام نقوش/ الواح اور دیگر روحانی و نجومی حسابات اور اُمور پر رعایت دی جائے گی، تا کہ طالب علم اپنے کام کو با آسانی شروع کر سکے۔

-- ادارے کے تحت جاری ہونے والے تمام رسائل و جرائد پر خصوصی رعایت

دی جائے گی۔

-- خاص موضوعات پر بحث مباحثہ وغیرہ کے لیے شرکت کی دعوت۔

-- معلومات کا تبادلہ۔

-- کتب کی رعایتی نرخوں پر فراہمی۔

-- ذاتی کتب وغیرہ کی اشاعت میں مکمل تعاون

-- ادارے کے مختلف رسائل و جرائد میں رجسٹرڈ افراد اپنے مضامین وغیرہ شائع کروانے کے حوالے سے خصوصی راہنمائی اور مشورہ۔

-- روحانی درجات اور طاقت میں اضافے کیلیے خاص اعمال کروائے جائیں گے۔

-- مختلف اعمال کی اجازت اور چلہ کشی ذاتی روحانی نگرانی میں کروائی جائے گی اور رجسٹرڈ طلباء کو اس حوالے سے خصوصی رعایت اور راہنمائی دی جاتی ہے۔

-- ادارہ کی دیگر روحانی و عملیاتی خدمات یعنی عطریات' جواہرات' اگربتیوں' تسبیحوں اور نجومی خدمات پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔

رجسٹریشن فیس

رجسٹریشن فیس یہ صرف پہلی دفعہ ادا کرنا ہوگی اور زندگی میں ایک مرتبہ	
سالانہ فیس	

طریق خط وکتابت

کورس کے حوالے سے ارسال کردہ خط پر پتہ اور دیگر معلومات درج ذیل طریقے کے مطابق ارسال کریں۔

<u>شعبہ کتابی کورس (علم عملیات)</u>

Registry.

خالداسحاق راٹھور،

مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور۔

تحریر کردہ طریقہ کار اور فیس وغیرہ کورس کی ضروریات اور رفتار زمانہ کے ساتھ منسلک ہیں اور تبدیل ہو سکتی ہیں۔

نمونہ داخلہ فارم

داخلہ فارم کتاب کے ہمراہ فراہم کیا گیا ہے.

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

راٹھور مینشن، مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، محمد نگر، گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

کورس عملیات

نام طالب علم (اُردو میں) ____________________

ولدیت ________ پیشہ/روزگار ________ تعلیمی قابلیت ________

وقت پیدائش ________ تاریخ پیدائش ________ مقام پیدائش ________

فارم تحریر کرنے کا وقت ________ تاریخ ________ مقام ________

فون نمبر ________ موبائل نمبر ________

کیا خاندانی حوالے سے علوم مخفی، نجوم، عملیات، روحانیت سے تعلق ہے؟ اگر ہے تو کس نوعیت کا؟ تفصیل بیان کریں

____

علوم مخفی سے کب سے رغبت/دلچسپی ہے؟ ______________________________

علوم مخفی میں اگر پہلے سے کچھ سمجھ یا علم ہے تو اس کی مکمل تفصیل بیان کریں ______________________________

____

____

علوم مخفی کا اگر کوئی عملی تجربہ ہے تو اس کی تفصیل بیان کریں ______________________________

____

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز لاہور کا نام آپ نے پہلی مرتبہ کب' کہاں اور کیسے سُنا؟ ______________________________

____

کیا آپ نے کبھی پہلے ادارہ ہذا کی زیر نگرانی کوئی کورس کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو اس کی تفصیل' یعنی کون سا کورس کیا اور کب کیا؟ وضاحت فرمائیں ______________________________

____

کیا آپ اپنی خدمات ادارہ کو پیش کر سکتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو وضاحت کریں کس طرح؟ خیال رہے ہماری مراد صرف مالی خدمت نہیں۔ بلکہ یہ ہے کیا آپ ادارہ کے تحت جاری علمی کاموں' ترجمہ' تحقیق' اشاعت کتب' راہنمائے عملیات' خالد روحانی جنتری' خالد ہندی جنتری اور Far-zooq وغیرہ کو لوگوں سے متعارف کروانے' کتب کی فروخت' سالانہ خریدار بنانے' ادارہ کو اپنے علاقے میں متعارف کروانے وغیرہ یا جس طرح آپ کے ذہن میں یا آسانی سے کر سکتے ہوں۔ تفصیل بیان کریں ______________________________

____

____

میں اقرار کرتا ہوں/کرتی ہوں کہ میں ادارے میں داخلہ کے وقت اور اس کے بعد بنائے جانے والے تمام قواعد و ضوابط کی سختی سے پابندی کروں گا/گی۔ میں کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھاؤں گا/گی جس سے ادارے کی ساکھ پر کوئی حرف آئے۔ مزید یہ کہ اس فارم میں درج تمام کوائف اور معلومات درست اور حقیقت پر مبنی ہیں۔ کسی بھی معاملے میں حتمی فیصلے کا اختیار صرف ادارے کو حاصل اور میں اس فیصلے کی عملی اور روحانی پابندی کروں گا/گی۔ ادارہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اگر وہ سمجھے کہ میرا طرز عمل وغیرہ علوم مخفی یا ادارہ کے اُصول و قواعد کے مطابق نہیں یا میں کسی غیر اخلاقی وغیر قانونی سرگرمیوں میں معروف ہوں تو ادارہ کورس سے الگ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

نشان انگوٹھا طالب علم ______________ دستخط طالب علم ______________ تاریخ ______________

فون 0300-4783518 0300-8442060

0321-4753240 042-36293245 042-36374864

www.khalidrathore.com
email:kirathor@yahoo.com

o لکھائی صاف ستھری ہو۔ o تمام کاغذات لازم ارسال کریں۔ o تین عدد تازہ تصاویر۔ o موجودہ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی۔ o تعلیمی اسناد۔ o بیان عملی تجربہ۔ o جواب طلب امور کے لیے جوابی لفافہ

لکھائی صاف ستھری ہو، پڑھے نہ جا سکنے والے اور نامکمل فارم ضائع کر دیے جاتے ہیں۔ توجہ سے فارم مکمل کریں۔

جواب طلب امور کے لیے جوابی لفافہ لازم ارسال کریں ورنہ جواب نہیں دیا جائے گا

فارم سوال و جواب (نمونہ)

رجسٹریشن نمبر----------- نام کورس-------------

سوال

جواب

خالد روحانی جنتری

خالد روحانی جنتری ہر سال شائع ہوتی ہے۔

خالد ہندی جنتری

خالد ہندی جنتری ہر سال شائع ہوتی

Far-Zoq, an English quarterly

خالد رُوحانی جنتری

خالد روحانی جنتری ہر سال شائع ہوتی ہے۔ یہ سال بھر کے لیے آپ کی تمام نجومی وعملیاتی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ مختلف موضوعات پر بہترین مضامین اس کو مقابلے کی تمام تقویموں اور جنتریوں سے ممتاز کر دیتے ہیں۔ تمام بروج کے سالانہ حالات، ملکی حالات، تمام سال کی تقویم وتاریخوں کا حساب، کواکب کے شرف وہبوط وداخلہ بروج کا بیان، گرہن، سحری وافطاری کے اوقات، نظرات کواکب، عملیات، نجوم اور دیگر علوم مخفی پر مضامین اس کا لازمی حصہ ہیں۔ مکمل تفصیل آپ خالد روحانی جنتری دیکھ کر ہی جان سکتے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیں یہ جنتری پیشہ ور نجومی، عامل سے لیکر علوم مخفی کے طلباء اور عام لوگوں کے لیے بھی مفید ہے۔ عملیات اور مختلف موضوعات پر مضمون اس کی خاص صفت ہیں۔

خالد ہندی جنتری

ہندی حساب سے پاکستان میں شائع ہونی والی پہلی اور واحد جنتری ہے۔ اس میں ہندی حساب سے سالانہ حالات کے علاوہ تمام حسابات پاکستانی وقت کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ تتھی، نچھر، یوگ، لگن سارنی، ہندی کواکبی رفتاریں اور بہت ساری دیگر معلومات جو تمام تر ہندی حساب سے ہیں۔ پاکستان کے وہ نجومی حضرات جو انڈیا سے آنے والی جنتریاں جو کہ انڈیا کے وقت کے مطابق تیار کی جاتی ہیں استعمال کرتے تھے ان کے لیے یہ ایک نعمت سے کم نہیں۔ انڈیا سے آنے والی جنتریاں صرف انڈیا میں درست طریقے سے استعمال ہو سکتی ہیں۔ جبکہ خالد ہندی جنتری میں دیئے گئے کسی بھی حساب کو پاکستان کے وقت کے مطابق کرنے یا تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کی سہولت کے لیے ہم نے یہ سب محنت کر دی ہے۔ پاکستان کے تمام اہم شہروں کی لگن سارنی بھی اس میں شامل ہے۔ ہندی حساب سے کواکبی تقویم بھی سال بھر کی تمام ضروریات کے مطابق شامل کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندی نجوم وغیرہ کے حوالے سے قابل قدر مواد اس میں فراہم کیا گیا ہے۔ اضافی طور سال بھر کے لیے انعامی نمبرز روزانہ کی بنیاد پر بھی دیئے گئے ہیں۔

خالد روحانی جنتری
ہر سال شائع ہوتی ہے

جواھرات

آپ کے مسائل کے حل، آپ کی صحت، روزگار اور رزق میں برکت و وسعت، مختلف امراض سے حصول صحت، معاشرتی عزت و وقار و مرتبہ کے حصول، روحانی مسائل کے حل، روز مرہ مسائل و پریشانی کے حل کے واسطے، تعلیمی سلسلوں میں رکاوٹوں کے خاتمے اور ذہن کے علم کی طرف متوجہ ہونے، اعلیٰ تعلیم کے واسطے، جادو ٹونے سے بچنے، سحر کے علاج وغیرہ کے لئے زائچہ پیدائش کے حوالے سے موزوں پتھر کا انتخاب۔ ستاروں کی نحوست دور کرنے کے واسطے پتھر و جواہرات استعمال کرنا زندگی میں کامیابیوں کو بڑھائے گا۔

آپ ادارہ سے اصل پتھر مناسب قیمت پر اعتماد کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

عملیات سیکھیں

ادارہ راہنمائے عملیات کے تحت دیگر کورسز کے ساتھ ساتھ عملیات کے کورس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ وہ لوگ جو عملیات سیکھنے کے خواہش مند ہیں یا میدان عملیات میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ عملیات کے کورس میں داخلہ لے کے اس فن میں کمل مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کورس کی خاص خوبی یہ ہے کہ آپ کو مختلف قسم کے عملیات، زکوٰۃ اور چلہ وغیرہ کے حوالے سے الگ الگ عمل سیکھنے اور کورس کرنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ اس کورس میں آپ کو ہر قسم کے نقش بنانے اور کسی بھی مقصد کے لیے مکمل اور جامع عمل تیار کرنے کے حوالے سے پوری راہنمائی دی جائے گی۔ جیسا کہ بعض لوگ سحر اور جادو کے لیے الگ، نظر بد کے لیے الگ، رزق کے لیے الگ اور اس طرح دیگر معاملات کے لیے الگ الگ کورس کرواتے ہیں، ایسا راہنمائے عملیات کے تحت جاری کورس میں نہیں کیا جاتا بلکہ طالب علم کو کورس کے اختتام پر ایک کمل عامل کی قابلیت تک پہنچایا جاتا ہے۔ یہ کورس بذریعہ ڈاک کروایا جاتا ہے اور کوئی بھی فرد اس میں داخلہ لے سکتا ہے۔

خالد اسحٰق راٹھور، مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، محمد نگر، گڑھی شاہو، لاہور